بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین
والصلوۃ والسلام علی رسولہ
الامین و علی آلہ وآلہٖ
اجمعین
زیر نظر کتاب مرتد اعظم
احمد رضا خان بریلوی سود
اللہ وجہہ کی ہے یہ نہایت ہی
پرانا ایڈیشن ہے جسے رد
رضاخانیت سکین آپ کی
خدمت میں پیش کرنے کی
سعادت کر رہا ہے۔۔

لللہ الحمد

کہ امکان کذب الٰہی ماننے والوں کے ابطال مذہب [illegible]

کتاب لاجواب زنگ زدای صدق و صواب زنگ زدای کذب و ارتیاب مسمّٰی بہ نام تاریخی

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

کی

جلد اول

ملقب بلقب تاریخی

دو سو حجج باہرہ وا

بالغ اور اس رسالہ محدثہ مین ہذیانات کہنہ رسالہ یکروزی مصنفہ امام وہابیہ ناحق پژوہ و جہالات تازہ

براہین قاطعہ وہابی گنگوہ کا طرد بازغ ہے ـ تالیف لطیف صاحب تصانیف کثیرہ و تالیف غزیرہ

حامی سنت ماحی بدعت عالم محقق فاضل مدقق محدث ارشد فقیہ امجد وارث العلم اباً عن جد عبد المصطفیٰ [illegible]

جناب مولٰنا مولوی محمد احمد رضا خانصاحب

محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی لازالت شموس افضالہ طالعۃ و بدور کمالہ لامعۃ مع تذییل جمیل جس مین جلد دوم

کے مقاصد و مجاہد کا اجمالی تذکرہ اور رسالہ تقدیس القدیر کے مفاسد و مکائد کا مجمل تبصرہ اور آخر مین ضمیمہ اخبار

نظام الملک کی بدنظمیون کا مختصر نمونہ ہے

مطبع انوار محمدی لکھنو مین مطبوع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست جلد اول سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

پیش از معائنہ رسالہ فہرست پر ضرور ایک نگاہ ہو کہ اس بحر لآلی کے جواہر تابندہ پر اجمالی انتباہ ہو

فہرست بعض فوائد ہائیہ و حواشی

قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلا ۔ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون

الحمد للہ کہ در ابطال مذہب ردی وہابی و دعوی امکان کذب الٰہی این رسالہ رائقہ عجالہ نافعہ مبین کذب شنیع و صدق منیع مسمے بنام تاریخی مشعر سال ہجری

سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح

۱۳۰۷ھ

تالیف منیف تاج الفقہاء والمحدثین سراج العلماء المدققین حامی سنت مفتی ملت جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی حفظہ المولی القوی عن شر کل غبی وغوی

ایں مجموعہ باہتمام بہادر نشین شد
در مطبع فیض احمدی لکھنؤ باہتمام محمد تیغ رئیس الطباع

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین در بارہ مسئلہ امکان کذب باریتعالی جسکا اعلان تحریری و تقریری علماے گنگوہ و دیوبند اور انکے اتباع آجکل بڑے زور شور سے کر رہے ہیں تحریراً کتاب براہین قاطعہ میں کہ مولوی خلیل احمد انبہٹی کے نام سے شائع کی گئی (جسکے لوح پر لکھا ہے بامر حضرت جمیع خوبیان مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی) اور خاتمہ پر انکی تقریظ بایں الفاظ ہے احقر الناس رشید احمد گنگوہی نے اس کتاب مستطاب براہین قاطعہ کو اول سے آخر تک بغور دیکھا الحق کہ یہ جواب کافی اور حجت وافی ہے اور اپنے مصنف کی وسعت نظر علم و فصاحت فہم و فہم رسا پر دلیل واضح حقتعالی اس تالیف نفیس میں کرامت قبولیت عطا فرماوے اور مقبول مقبولین و معمول عاملین فرماوے جس سے ثابت کہ گویا کتاب ہی تالیف انکی ہے صفحہ ۳ پر یوں مکتوب ہے امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں جو مختار میں ہے ھل یجوز الخلف فی الوعید فظاھر ما فی المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلون بجوازہ پس اس پر طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے اور امکان کذب بخلف وعید کی فرع ہے انتہی ملخصاً تقریراً مولوی ناظر حسن دیوبندی مدرس اول مدرسہ عربی میرٹھ نے مسجد کوٹ پر بلند آواز سے چند مسلمانوں میں کہا کہ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ خدا نے کبھی جھوٹ بولا نہ بولے مگر بول سکتا ہے بہشتیوں کو دوزخ اور دوزخیوں کو بہشت میں بھیجدے تو کسی کو اجارہ نہیں اور یہی امکان کذب ہے اب ایسا اعتقاد کیسا ہے اور اوسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں جسکا عقیدہ ایسا ہے بحوالہ کتب بیان فرماویں اور اجر پاویں

المستفتی ابو محمد صادق علی محتاج عفی عنہ محلہ مکینسری ازمیرٹھ بالائے کوٹ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

سبحٰن ربك رب العزة عما يصفون ۝ وسلٰم على المرسلين ۝ والحمد لله رب العٰلمين ۝
الحمد لله المتعالى شانه عن الكذب و الجهل و السفه و الهزل و العجز و البخل و كل ما
ليس من صفات الكمال، المنزه عظيم قدرته بكمال قدوسيته و جمال سبوحيته عن صحة خروج
ممكن و ولوج محال، قوله الحق و وعده الصدق و من اصدق من الله قيلا، و كلامه الفصل و
ما هو بالهزل فسبحٰن الله بكرة و اصيلا، لذاته القدم و لنعته القدم فلا حادث يقوم و لا قائم
يجول، و كلامه ازلى و صدقه ازلى فلا الكذب يحدث و لا الصدق يزول، والصلٰوة
والسلام على الصادق المصدوق سيد المخلوق النبى الرسول، الاتى بالحق من عند الحق
لدين الحق على وجه الحق والحق يقول، فهو الحق و كتابه الحق بالحق انزل و بالحق نزل
و على الحق النزول، واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له حقا حقا
واشهد ان محمدا عبده و رسوله بالحق ارسله صدقا صدقا، صلوات
الله و سلامه عليه و على اله و صحبه و كل من ينتمى اليه و علينا معهم و بهم و لهم يا ارحم الراحمين
امين امين اله الحق امين، قال المصدق لربه بتوفيقه العظيم، المسترحم المولى الكريم من كل
وصف ذميم عبد المصطفى احمد رضا المحمدى السنى الحنفى القادرى البركاتى البريلوى
صدق الله تعالى قوله فى الدنيا والاخرة، و صدق فيه ظنه بالعفو والمغفرة، امين

الجواب اللّٰہمّ ہدایۃ الحقّ والصواب

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ بحول و قوت رب الارباب اس مختصر جواب توضیح صواب و تحقیق از ہیاب مین اپنے مولیٰ جل و علا کی تسبیح و تقدیس اور اوس جناب رفیع و جلال منیع پر جرأت و جسارت والون کی تقبیح و تفلیس کے لیے کلام چار تنزیہون پر منقسم اور ایک خاتمہ پر مختتم اور نظر ہدایت عوام و ازاحت اوہام ایک ضروری تمہید و ہی متقدم کرتا ہے **تنزیہ اول** مین ائمہ دین و علمائے معتمدین کے ارشادات متین جنسے بحمد اللہ شمس و امس کی طرح روشن و مبین کہ کذب الٰہی بالاجماع محال اور اوسے قدیم سے ائمہ سنت مین مختلف فیہ ماننا عناد و مکابرہ یا جاہلانہ خیال **تنزیہ دوم** مین بفضل ربانی دعوی الحق پر دلائل نورانی جنسے واضح ہو کہ کذب الٰہی قطعاً مستحیل اور ادعائے امکان باطل و بے دلیل **تنزیہ سوم** مین امام وہابیہ و معلم ثانی طائفہ نجدیہ مصنف رسالہ یکروزی کی خدمتگاری اور اون حضرت کے اوہام باطلہ و تمنیات عاطلہ کی نازبرداری کہ یہی صاحب ان حضرات نو کے امام کہن اور انکے مرجع و ملجا و ماخذ و منتہیٰ ہیں اونہین سے سخن **تنزیہ چہارم** مین جہالات جدیدہ کا علاج کافی اور اس امر حق کا ثبوت وافی کہ مسئلہ قدیمہ خلف وعید اس مزلۂ حادثہ سے منزلون بعید **خاتمہ** مین جواب مسائل و حکم قائل والحمد للہ مجیب السائل +

مقدمہ

اقول و باللہ التوفیق و بہ الوصول الی ذری التحقیق مسلمان کا ایمان ہے کہ مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ کی سب صفات صفات کمال و بروجہ کمال ہین جسطرح کسی صفت کمال کا سلب اوس سے ممکن نہین یونہین معاذ اللہ کسی صفت نقص کا ثبوت بھی امکان نہین رکھتا اور صفت کا بروجہ کمال ہونا یہہ معنی کہ جسقدر چیزین اوسکے تعلق کی قابلیت رکھتی ہین ان کا کوئی ذرہ اوسکے احاطۂ دائرہ سے خارج نہو نہ یہہ کہ موجود و معدوم و باطل و موہوم ہین کوئی شئ و مفہوم بے اسکے تعلق کے نرہے اگرچہ وہ اصلاً صلاحیت تعلق نرکھتی ہو اور اس صفت کے دائرہ سے محض اجنبی ہو اب احاطہ دوائر کا تفرقہ دیکھیے (۱) خلاق کبیر جل و علا فرماتا ہے **خالق کل شیٔ فاعبدوہ** وہ ہر چیز کا بنانے والا ہے تو اوسے پوجو

صفات الٰہیہ کے احاطون کا مفصل بیان

یہاں صرف حوادث مراد ہیں کہ قدیم یعنی ذات و صفات باری عز مجدہ مخلوقیت سے پاک (۲) سمیع بصیر جل مجدہ فرماتا ہے انه بکل شیء بصیر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے یہ تمام موجودات قدیمہ و حادثہ سبکو شامل مگر معدومات خارج یعنی جس چیز نے ازل سے ابتک کسوت وجود نہ پہنی نہ ابد تک پہنے کہ ابصار کی صلاحیت موجود ہی میں ہے جو اصلا ہی نہیں وہ نظر کیا آئیگا تو نقصان جانب قابل ہے نہ جانب فاعل شرح فقہ اکبر میں ہے قد افتی ائمۃ سمرقند و بخارا انہ (یعنی المعدوم) غیر مرئی وقد ذکر الامام الزاہد الصفار فی آخر کتاب التلخیص ان المعدوم مستحیل الرؤیۃ وکذا المفسرون ذکروا ان المعدوم لایصلح ان یکون مرئی اللہ تعالی وکذا قول السلف من الاشعریۃ والماتریدیۃ ان الوجود علۃ جواز الرؤیۃ مع الاتفاق ان المعدوم الذی یستحیل وجودہ لایتعلق برؤیتہ سبحنہ اھ شرح السنوسی للکبری میں ہے انہما یعنی سمعہ تعالی وبصرہ) لایتعلقان الا بالموجود والعلم یتعلق بالموجود والمعدوم والمطلق والمقید اھ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں ہے المعدومات التی ما اراد ہا اللہ تعالی ولا تعلقت القدرۃ بایجادہا فی ازمنتہا المقدرۃ لہا ولا کشف عنہا العلم موجودۃ فی تلک الازمنۃ فلا یتعلق بہا السمع والبصر وکذلک المستحیلات بخلاف العلم فانہ یتعلق بالموجود والمعدوم (۳) قوی قدیر تبارک و تعالی فرماتا ہے

ف فائدۃ اعلم انہ ربما یوہم کلام القاری فی منح الروض الی تخصیص البصارۃ تعالی بالاشکال والالوان وسمعہ بالاصوات والکلام وقد صرح العلامۃ اللقانی فی شرح جوہرۃ التوحید بعمومہا کل موجود وتبعہ سیدی عبد الغنی فی الحدیقۃ وہذا کلام اللقانی قال لیس سمعہ تعالی خاصا بالاصوات بل یعم سائر الموجودات ذوات کانت او صفات فیسمع ذاتہ العلیۃ وجمیع صفاتہ الازلیۃ کما یسمع ذواتنا وما قام بنا من صفاتنا کعلومنا والواننا وکذا البصر سبحنہ وتعالی لایختص بالالوان ولا بالاشکال والاکوان فحکمہ حکم السمع سواء بسواء فمتعلقہما واحد اھ اما ما قال القاری فقبل ذلک حیث عرف السمع بانہا صفۃ ازلیۃ قائمۃ بذاتہ تعالی تتعلق بالمسموعات او بالموجودات الخ والبصر بانہ صفۃ ازلیۃ تتعلق بالمبصرات او بالموجودات الخ فاقول لایجب ان یکون اشارۃ الی الخلاف بل اتی اولا بالمبصرات معتمدا علی بداہتہ تعمیمہ ثم اردف بالموجودات ذرا عن عموم الدور ولیس فی التعبیر بہ منافیۃ اصلا فان المبصر ما یتعلق بہ الابصار ولیس فیہ دلالۃ علی خصوصیۃ شیء دون شیء فاذا کان الابصار یتعلق بکل شیء کان المبصر والموجود متساویین نعم لما کان الابصار الدنیوی العادی مختصا باللون ونحوہ ربما یسبق الذہن الی ہذا الخصوص فازال الوہم بتعقیبہ او بالموجودات تبیانا بکلمۃ او للتخییر فی التعبیر وفیہ نکتۃ اخری للارداف وانہ لم یکتف بہ لان ذکر المبصرات ادخل فی التمییز ثم اقول تحقیق المقام ان الابصار لاشک رئیس کالارادۃ والقدرۃ والتکوین التی لایجب فعلیۃ جمیع التعلقات الممکنۃ لہا بل ہو من الصفات التی یجب ان تتعلق بالفعل بکل ما یصلح تعلقہا کالعلم فعدم الابصار بعض ما یصح ان یبصر نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ کعدم العلم ببعض ما یصلح ان یعلم وہذا مما لایجوز ان یتنازع فیہ ۱۲

وھو علی کل شیء قدیر ○ وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے) یہہ موجود ومعدوم سبکو شامل شیء حدوث
وامکان کہ واجب ومحال اصلا لائق مقدوریت نہیں مواقف مین ہے القدیم لا یستند الی القدرۃ
شرح مقاصد مین ہی لاشیء من الواجب والممتنع بمقدور امام یافعی فرماتے ہین جمیع المستحیلات العقلیۃ
لا تعلق للقدرۃ بہا کنز الفوائد مین ہے خرج الواجب والمستحیل فلا یتعلقان ای القدرۃ والارادۃ بہما
شرح فقہ اکبر مین ہی الممتنع لنفسہ مفہومہ کجمع الضدین وقلب الحقائق واعدام القدیم لا یدخل تحت القدرۃ
القدیمۃ (۴۴) علیم خبیر عز شانہ فرماتا ہے وھو بکل شیء علیم ○ وہ ہر چیز کو جانتا ہے)
یہہ کلیہ واجب وممکن وقدیم وحادث وموجود ومعدوم ومفروض وموہوم غرض ہر شے ومفہوم کو قطعا
محیط جسکے دائرہ سے اصلا کچھہ خارج نہین یہہ اون عمومات سے ہے جو عموم قضیۃ ما من عام الا وقد خص منہ
البعض سے مخصوص ہین شرح مواقف مین فرمایا علمہ تعالی یعم المفہومات کلہا الممکنۃ والواجبۃ والممتنعۃ فہو اعم من القدرۃ
لانہا تختص بالممکنات دون الواجبات والممتنعات اب دیکھیے لفظ چار دن جگہہ ایک ہے یعنی کل شیء
مگر ہر صفت نے اپنی ہی دائرے کی چیزون کو احاطہ فرمایا جو اوسکے قابل اور اوسکے احاطہ مین داخل ہین تو جسطرح
ذات وصفات خالق کا دائرہ خلق مین نہ آنا معاذ اللہ عموم خالقیت مین نقصان نہ لایا نقصان جب تھا کہ کوئی
مخلوق احاطہ سی باہر رہتا یا معدومات کا دائرہ ابصار سے مہجور رہنا عیاذا باللہ احاطہ بصر الہی مین باعث فتور نہوا
فتور جب ہوتا کہ کوئی مبصر خارج رہ جاتا اسیطرح صفت قدرت کا کمال یہہ ہے کہ جو شی اپنی حد ذات مین ہونے کے قابل
ہے اوس سب پر قادر ہو کوئی ممکن احاطہ قدرت سی جدا نرہے نہ یہہ کہ واجبات یا محالات عقلیہ کو بھی شامل ہو
جو اصلا تعلق قدرت کی صلاحیت نہین رکھتی سبحن اللہ محال کے معنی ہی یہہ ہین کہ کسیطرح موجود نہو سکے اور مقدور وہ
کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائی پھر یہہ دونون کیونکر جمع ہو سکتے ہین اور اوسکے سبب یہہ سمجھنا کہ کوئی شیء دائرہ
قدرت سی خارج رہ گئی محض جہالت کہ محالات مصداق وذات سے بہرہ ہی نہین رکھتی حتی کہ فرض وتجویز عقل مین
بھی تو اصلا یہان کوئی شی تھی ہی نہین جسے قدرت شامل نہوئی یا ان اللہ علی کل شیء قدیر ○
کے عموم سے نکلی یہان سے ظاہر ہو گیا کہ مغویان تازہ جو اسی مسئلہ کذب و دیگر نقائص وغیرہا کی بحث مین
مسلمون کو بہکاتے ہین کہ مثلا کذب یا فلان عیب یا فلان بات پر اللہ عزوجل کو قادر نمانا تو معاذ اللہ عاجز
ٹھہرا اور ان اللہ علی کل شیء قدیر ○ کا انکار ہوا یہہ اون ہوشیارون کی محض عیاری و
تزویر اور بیچاری عوام کو بھڑکانے کی تدبیر ہے یا ایہا المسلمون قدرت الہی صفت کمال ہو کر ثابت ہوئی ہے نہ

معاذ اللہ صفت نقص و عیب اور اگر محالات پر قدرت مانیں تو ابھی انقلاب ہوا جاتا ہے عموم قدرت کہ اعلیٰ صفات
کمالیہ سے تھا عیاذاً باللہ سخت عیب و منقصت قرار پاتا ہے۔ وجہ سنیے جب کسی محال پر قدرت مانی اور محال
محال سب ایک سے معہذا تمہاری جاہلانہ خیال پر جس محال کو مقدور نہ کہیے تو ناہی عجز و قصور سمجھیے تو واجب کہ سب
محالات زیر قدرت ہوں اور منجملہ محالات سلب قدرت الٰہیہ بھی ہے تو لازم کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کھو دینے اور
اپنے آپ کو عاجز محض بنا لینے پر بھی قادر ہو اچھا عموم قدرت مانا کہ اصل قدرت ہی ہاتھ سے گئی یوہیں منجملہ محالات
عدم باری عزوجل ہے تو اس پر بھی قدرت لازم اب باری جل و علا عیاذاً باللہ واجب الوجود نہ ٹھہرا تعمیم قدرت کی
بدولت الوہیت ہی پر ایمان گیا تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ۝ پس بحمد اللہ ثابت
ہوا کہ محال پر قدرت ماننا قطع نظر اس سے کہ خود قول بالمحال ہے جناب باری عز اسمہ کو سخت عیب لگانا اور
تعمیم قدرت کے پردہ میں اصل قدرت بلکہ نفس الوہیت سے منکر ہو جانا ہے للہ انصاف حضرات کی یہہ تو
حالات اور اہلسنت پر معاذ اللہ عجز باری عزوجل ماننے کے الزامات۔ ہمارے دینی بھائی اس مسئلہ کو
خوب سمجھہ لیں کہ حضرات کی مغالطہ و تلبیس سے امان میں رہیں واللہ الموفق۔

تنزیہ اوّل ارشادات علماء میں

اقول و باللہ التوفیق میں یہاں ازالۂ اوہام حضرات مخالفین کو اکثر عبارات ایسی نقل کروں گا کہ امتناع
کذب الٰہی پر تمام اشعریہ و ماتریدیہ کا اجماع ثابت کریں جسکے باعث اس وہم عاطل کا علاج قاتل ہو کہ
معاذ اللہ یہہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہا ہے حاش للہ بلکہ بطلان امکان پر اجماع اہلحق ہے جسمیں اہلسنت
کے ساتھ معتزلہ وغیرہم فرق باطلہ بھی متفق ناظر ماہر دیکھیگا کہ میرا یہہ مدعا ان عبارتوں سے کن کن طرح پر
رنگ ثبوت پائیگا **اول** ظاہر و جلی یعنی وہ نصوص جنمیں امتناع کذب پر صراحۃً اجماع منصوص **دوم** اکثر
عبارتیں علمائے اشعریہ کی ہونگی تاکہ معلوم ہو کہ مسئلہ خلافی نہیں **سوم** وہ عبارات جنمیں نہایت کلام
حسن و قبح عقلی کے انکار پر ہو کہ یہہ اصول اشاعرہ سے ہے تو لاجرم مسئلہ اشاعرہ و ماتریدیہ کا اجماعی ہوا
اگرچہ عند التحقیق صرف حسن و قبح بمعنی استحقاق مدح و ثواب و ذم و عقاب کی شرعیت و عقلیت میں تجاذب
آرا ہے نہ بمعنی صفت کمال و صفت نقصان کہ بایں معنی باجماع عقلا عقلی ہیں کما نصوا علیہ جمیعا و نبہ علیہ
ہہنا المولی سعد الدین التفتازانی فی شرح المقاصد و المولی المحقق علی الاطلاق کمال الدین محمد بن الہمام

وغیرہما من الجہابذۃ الکرام اب بتوفیق اللہ تعالیٰ نصوص ائمہ وکلمات علما نقل کرتا ہوں نص ۱ شرح مقاصد کے
بحث کلام میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء وہو علی
اللہ تعالیٰ محال اھ ملخصا جھوٹ باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال نص ۲
اوسیکی بحث حسن وقبح میں ہے قد بینا فی بحث الکلام امتناع الکذب علی الشارع تعالیٰ ہم بحث کلام میں ثابت
کرآئے کہ اللہ عزوجل پر کذب محال ہے نص ۳ اوسیکے بحث تکلیف بالمحال میں ہے محال جہلہ او کذبہ تعالیٰ عن
ذلک اللہ تبارک وتعالیٰ کا جہل یا کذب دونوں محال ہیں برتری ہے اوسے النسی نص ۴ اوسیمیں ہے
الکذب فی اخبار اللہ تعالیٰ فیہ مفاسد لاتحصی ومطاعن فی الاسلام لاتخفی منہا مقال الفلاسفۃ فی المعاد
ومجال الملاحدۃ فی العناد ومنہا بطلان ما علیہ الاجماع من القطع بخلود الکفار فی النار فمع صریح اخبار اللہ تعالیٰ
بہ فجواز عدم وقوع مضمون ہذا الخبر محتمل ولما کان ہذا باطلا قطعا علم ان القول بجواز الکذب فی اخبار اللہ تعالیٰ
باطل قطعا اھ ملتقطا یعنی خبر الٰہی میں کذب پر بیشمار خرابیاں اور اسلام میں آشکارا طعن لازم آئینگے
فلاسفہ حشر میں گفتگو لائینگے ملحدین اپنی مکابروں کی جگہہ پائینگے کفار کا ہمیشہ آگ میں رہنا کہ بالاجماع
یقینی ہے اسپر سے یقین اوٹھ جائیگا کہ اگرچہ خدا نے صریح خبریں دیں مگر ممکن ہے کہ واقع نہوں اور جب
یہہ امور یقینا باطل ہیں تو ثابت ہوا کہ خبر الٰہی میں کذب کو ممکن کہنا قطعا باطل ہے نص ۵ شرح عقائد
نسفی میں ہے کذب کلام اللہ تعالیٰ محال اھ ملخصا کلام الٰہی کا کذب محال ہے نص ۶ طوالع الانوار کی
[illegible]تعلیق بمبحث کلام میں ہے الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ
[illegible] نص ۷ مواقف کی بحث کلام میں ہے انہ تعالیٰ یمتنع علیہ الکذب اتفاقا اما عند المعتزلۃ فلانہ
[illegible]یح وہو سبحنہ لا یفعل القبیح واما عندنا فلانہ نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال اجماعا یعنی
[illegible] معتزلہ سبکا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے معتزلہ تو اسلیے محال کہتے ہیں کہ کذب
[illegible]للہ تعالیٰ برا عمل نہیں کرتا اور ہم اہلسنت کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے
[illegible] تعالیٰ پر بالاجماع محال ہے نص ۸ مواقف وشرح مواقف کی بحث حسن وقبح میں ہے
[illegible]ب منہ تعالیٰ عندنا لیس ہو لقبحہ العقلی حتی یلزم من انتفاء قبحہ ان لا یعلم امتناعہ منہ بل لہ
مدرک آخر قد تقدم اھ ملخصا یعنی ہم اشاعرہ کے نزدیک کذب الٰہی محال ہونے کی دلیل قبح عقلی نہیں
ہے کہ اوسکے عدم سے لازم آئے کہ کذب الٰہی محال نجانا جائے بلکہ اوس کے لیے دوسری دلیل ہے

کہ اوپر گذری) یعنی وہی جھوٹ عیب اور اللہ تعالی مین عیب محال **نص ۹** اونہین کی بحث معجزات مین ہے

قدمر فی مسئلۃ الکلام من موقف الالہیات امتناع الکذب علیہ سبحنہ وتعالی یعنی ہم موقف الٰہیات ہی مسئلہ

کلام مین بیان کر آئی کہ اللہ تعالی کا کذب ہمارے نزدیک ممکن نہین **نص ۱۰** امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد

مسایرہ مین فرماتے ہین یستحیل علیہ تعالی سمات النقص کالجہل والکذب جتنی نشانیان عیب کی ہین جیسے جہل

وکذب سب اللہ تعالی پر محال ہین **نص ۱۱** علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اوسکی شرح

مسامرہ مین فرماتے ہین لاخلاف بین الاشعریۃ وغیرہم فی ان کل ما کان وصف نقص فالباری تعالی

عنہ منزہ وہو محال علیہ تعالی والکذب وصف نقص اھ ملخصا یعنی اشاعرہ وغیر اشاعرہ کسیکو اسمین خلاف نہین

کہ جو کچھ صفت عیب ہی باری تعالی اوس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالی پر ممکن نہین اور کذب صفت عیب ہے

نص ۱۲ امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین قولہ تعالی فلن یخلف اللہ عہدہ یدل علی انہ سبحنہ

منزہ عن الکذب فی وعدہ ووعیدہ قال اصحابنا لان الکذب صفۃ نقص والنقص علی اللہ تعالی محال وقالت

المعتزلۃ لان الکذب قبیح لانہ کذب فیستحیل ان یفعلہ فدل علی ان الکذب ممتنع اھ ملخصا اللہ عزوجل کا فرمانا کہ اللہ

ہرگز اپنا عہد جھوٹا نہ کریگا دلالت کرتا ہے کہ مولی سبحنہ وتعالی اپنے ہر وعدہ و وعید مین جھوٹ سے منزہ ہے ہمارے

اصحاب اہلسنت وجماعت اس دلیل سے کذب الہی کو ناممکن جانتے ہین کہ وہ صفت نقص ہے اور اللہ عزوجل پر نقص

محال اور معتزلہ اس دلیل سے ممتنع مانتے ہین کہ کذب قبیح لذاتہ ہے تو اوسکا باری عزوجل سے صادر ہونا محال

غرض ثابت ہوا کہ کذب الہی اصلا امکان نہین رکھتا **نص ۱۳** اللہ عزوجل فرماتا ہے وتمت کلمت

ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وہو السمیع العلیم ۰ پوری ہے بات تیرے رب کی

سچ اور انصاف مین کوئی بدلنے والا نہین اوسکی باتون کا اور وہی ہے سنتا جانتا) امام ممدوح اس

آیت کے تحت مین لکھتے ہین اعلم ان ہذہ الآیۃ تدل علی ان کلمۃ اللہ تعالی موصوفۃ بصفات کثیرۃ

(الی ان قال) الصفۃ الثانیۃ من صفات کلمۃ اللہ کونہا صدقا والدلیل علیہ ان الکذب نقص والنقص علی

اللہ تعالی محال یہ آیت ارشاد فرماتی ہے کہ اللہ تعالی کی بات بہت صفتون سے موصوف ہے انہیں سے اوسکا

سچا ہونا اور اسپر دلیل یہ ہے کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالی پر محال **نص ۱۴** انہیں فرماتے ہین صحۃ

الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالی محال دلائل قرآن وحدیث کا صحیح ہونا اسپر موقوف ہے

کہ کذب الہی محال مانا جائے **نص ۱۵** زیر قولہ تعالی ما کان للہ ان یتخذ من ولد سبحنہ

بعض تمسکات معتزلہ کے رد میں فرماتے ہیں اجاب اصحابنا عنہ بان الکذب علی اللہ تعالیٰ محال اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب الٰہی محال ہے **نص ۱۶** علامہ سعد تفتازانی شرح مقاصد میں انہیں امام ہمام سے ناقل صدق کلامہ تعالیٰ لما کان عندنا ازلیا امتنع کذبہ لان ما ثبت قدمہ امتنع عدمہ کلام خدا کا صدق جبکہ ہم اہلسنت کے نزدیک ازلی ہے تو اوسکا کذب محال ہوا کہ جس چیز کا قدم ثابت ہے اوسکا عدم محال ہے) **تنبیہ** انہیں امام علام کا ارشاد کہ **کذب الٰہی کا جواز ماننا قریب بکفر ہے** انشاء اللہ تعالیٰ تنزیہ چہارم میں آئیگا **نص ۱۷** تفسیر بیضاوی شریف میں ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار ان یکون احد اکثر صدقا منہ فانہ لا یتطرق الکذب الی خبرہ بوجہ لانہ نقص وہو علی اللہ تعالیٰ محال اللہ تعالیٰ اس آیت میں انکار فرماتا ہے اس سے کہ کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا ہو کہ اوسکی خبر تک تو کذب کو کسی طرح راہ ہی نہیں کہ کذب عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال **نص ۱۸** تفسیر مدارک شریف میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا تمییز وہو استفہام بمعنی النفی ای لا احد اصدق منہ فی اخبارہ ووعدہ ووعیدہ لاستحالۃ الکذب علیہ تعالیٰ لقبحہ لکونہ اخبارا عن الشیء بخلاف ما ہو علیہ آیت میں استفہام انکاری ہے یعنی خبر و وعدہ و وعید کسی بات میں کوئی شخص اللہ سے زیادہ سچا نہیں کہ اوسکا کذب تو محال بالذات ہے کہ خود اپنی معنی ہی کے رو سے قبیح ہے کہ خلاف واقع خبر دینے کا نام ہے **نص ۱۹** تفسیر علامۃ الوجود سیدی ابی السعود عمادی میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار لان یکون احد اصدق منہ تعالیٰ فی وعدہ وسائر اخبارہ وبیان لاستحالتہ کیف لا والکذب محال علیہ سبحٰنہ دون غیرہ آیت میں انکار ہے اسکا کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو وعدہ میں یا اور کسی خبر میں اور بیان ہے اس زیادت کے محال ہونیکا اور کیوں نہ محال ہو کہ اللہ تعالیٰ کا کذب تو ممکن ہی نہیں بخلاف اوروں کے **نص ۲۰** تفسیر روح البیان میں ہے ومن اصدق من اللہ حدیثا ۝ انکار لان یکون احد اکثر صدقا منہ فان الکذب نقص وہو علی اللہ محال دون غیرہ ملخصا آیت اس امر کا انکار فرماتی ہے کہ کوئی شخص صدق میں اللہ سے زائد ہو کہ کذب عیب ہے اور وہ خدا پر محال ہے نہ اوسکے غیر پر **نص ۲۱** شرح السنوسیہ میں ہے الکذب علی اللہ تعالیٰ محال لانہ دناءۃ اللہ تعالیٰ پر کذب محال ہے کہ وہ کمینہ پن ہے **نص ۲۲** فاضل سیف الدین ابہری کی شرح مواقف میں ہے ممتنع علیہ الکذب **اتفاقا** لانہ نقص والنقص

علے اللہ تعالی محال اجماعا کذب الٰہی بالاتفاق محال ہے کہ وہ عیب ہی اور ہر عیب اللہ تعالے پر
بالاجماع محال نص ۲۳ شرح عقائد جلالی مین ہے الکذب نقص و النقص علیہ تعالی محال فلا یکون من
الممکنات و لا تشملہ القدرۃ کسائر وجوہ النقص علیہ تعالی کالجہل والعجز جھوٹ عیب ہے اور عیب
اللہ تعالی پر محال تو کذب الٰہی ممکنات سے نہین نہ اللہ تعالی کی قدرت اوسے شامل جیسے تمام
اسباب عیب مثل جہل و عجز الٰہی) کہ سب محال ہین اور صلاحیت قدرت سے خارج نص ۲۴ اوسی مین ہے
لا یصح علیہ تعالی الحرکۃ والانتقال ولا الجہل ولا الکذب لانہا نقص و النقص علے اللہ تعالی محال اللہ تعالے
پر حرکت و انتقال و جہل و کذب کچھ ممکن نہین کہ یہہ سب عیب ہین اور عیب اللہ تعالی پر محال
نص ۲۵ کنز الفوائد مین ہے قدس تعالی شانہ عن الکذب شرعا و عقلا اذ ہو قبیح یدرک العقل قبحہ
من غیر توقف علی شرع فیکون محالا فی حقہ تعالی عقلا و شرعا کما حققہ ابن الہمام و غیرہ اللہ عزوجل
بحکم شرع و بحکم عقل ہر طرح کذب سے پاک مانا گیا اسلیے کہ کذب قبیح عقلی ہے کہ عقل خود بھی اوسکے
قبح کو مانتے ہے بغیر اسکے کہ اوسکا پہچاننا شرع پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالے کے حق مین عقلا
و شرعا ہر طرح محال ہے جیسے کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اسکی تحقیق افادہ فرمائی نص ۲۶ مولنا
علی قاری شرح فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ مین فرماتے ہین الکذب علیہ تعالی محال
اللہ تعالی پر کذب محال ہے نص ۲۷ مسلم الثبوت مین ہے المعتزلۃ قالوا لولا کون الحکم عقلیا لما
امتنع الکذب منہ تعالی عقلا والجواب انہ نقص فیجب تنزیہہ تعالی عنہ کیف و قد مر انہ عقلی باتفاق العقلا
لان ما ینافی الوجوب الذاتی من جملۃ النقص فی حق الباری تعالی و من الاستحالات العقلیۃ علیہ بحبہ اطمضا
شرح حاصل یہہ کہ معتزلہ نے اہلسنت سے کہا اگر حکم عقلی نہو تو اللہ تعالی کا کذب محال عقلی نرہے حالانکہ
اوسے ہم تم بالاتفاق محال عقلی مانتے ہین اہلسنت نے جواب دیا کہ کذب اسلیے محال عقلی ہوا کہ وہ عیب ہے
تو واجب ہوا کہ اللہ تعالی کو اوس سے منزہ مانین اسکے عقلی ہونے پر تمام عقلا کا اجماع ہی وجہ یہہ کہ
کذب الوہیت کی ضد ہی اور جو کچھ الوہیت کی ضد ہی وہ سب اللہ تعالی کے حق مین عیب ہی اور اوسکی شان نیر
محال عقلی نص ۲۸ مولنا نظام الدین سہالی اوسکی شرح مین لکھتے ہین الکذب نقص لان ما ینافی الوجوب
الذاتی من الاستحالات العقلیۃ بذلک اثبت الحکماء الذین ہم غیر متشرعین بشریعۃ الاستحالۃ المذکورۃ فان
الوہیۃ و الکذب لا یجتمعان کما بین فی الکلام اہ یعنی جھوٹ بولنا عیب ہی کہ جو کچھ خدا ہونے کے

منافی ہے وہ سب محال عقلی ہے اسی دلیل سے وہ حکما تک اسے محال جانتے ہین جو کسی شریعت پر ایمان
نہین رکھتے کہ خدائی و دروغگوئی جمع نہونگی جیسا کہ علم کلام مین ثابت ہو چکا ہے **نص ۲۹** مولنا بحر
العلوم عبد العلی ملک العلما فواتح الرحموت مین فرماتے ہین اللہ تعالی صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک
اللہ تعالی یقینا سچا ہے کہ وہان کذب کا امکان ہی نہین **نص ۳۰** افسوس کہ امام وہابیہ کے
نسبا چچا اور علما باپ اور طریقۃً دادا یعنی شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے بھی اس پسر نامور کی رعایت
نفرمائی کہ تفسیر عزیزی مین زیر قولہ تعالی **فلن یخلف اللہ عہدہ** یون تصریح کی ٹھہرائی خبر او تعالی
کلام ازلی اوست و کذب در کلام نقصانیست عظیم کہ ہرگز بصفات او راہ نیابد در حق او تعالی کہ بری از
جمیع عیوب و نقائص ست خلاف خبر مطلقا نقصان محض ست ام لخصامہ عیان جدید سے یو ہی جائی جناب
باری مین کہانتک نقصان ممکن مانتے ہین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہ تعالی سچا ایمان سچا ادب نصیب
فرمائے آمین یہان نصوص ائمہ و تصریحات علما مین نہایت کثرت اور جسقدر فقیر نے ذکر کیے عاقل
منصف کے لیے ادنین کفایت بلکہ ایسے مسائل مین ہنگام تنبہ یا ادنی تنبیہ پر سلامت عقل و نور
ایمان دو شاہد عدل کی گواہی معتبر و اذ وعیت ما القی علیک لیرتفع و تبین الاجماع و بان ان لیس
لاحد نزاع فلا علیک من اضطراب مضطرب والحمد للہ المنزہ عن کذب ✱✱

تنزیہ دوم دلائل قاہرہ و حجج باہرہ مین

فقیر غفر اللہ تعالی لہ بتوفیق مولی سبحنہ و تعالی ان مختصر سطور مین بلحاظ ایجاز کذب باری عز اسمہ کے محال
صریح اور توہم امکان کے باطل قبیح ہونے پر صرف تین دلیلین ذکر کرتا ہی جنمین خمسہ اولی کلمات
طیبات ائمہ کرام و علمائے عظام علیہم رحمۃ الملک العلام مین ارشاد و الہام ہوئین اور باقی بخشش
باری اجل عز وجل کے فیض ازل سے عبد اول کے قلب پر القا کی گئین والحمد للہ رب العلمین ○
دلیل اول کہ نصوص سابقہ مین مکرر گزری حسب طوالع و شرح مقاصد و مسایرہ و مسامرہ و
شرح العقائد و مدارک و بیضاوی و ارشاد العقل و روح البیان و شرح سنوسیہ و شرح اکبری
و شرح عقائد جلالی و کنز الفوائد و مسلم الثبوت و شرح نظامی و فواتح الرحموت و غیرہا کتب کلام
و تفسیر و اصول مین تعویل فرمائی کہ کذب عیب ہے اور عیب باری عز وجل کے حق مین محال او رفع الوقع

یہہ کلیہ اصول اسلام و قواعد علم کلام سے ایک اصل عظیم و قاعدہ جلیلہ ہے جسپر تمام عقائد تنزیہ بلکہ
مسائل صفات ثبوتیہ بھی متفرع کما لا یخفی علے من طالع کلمات القوم شرح عقائد نسفی مین ہے
الحی القادر العلیم السمیع البصیر الشائی المرید لان اضدادہا نقائص یجب تنزیہ اللہ تعالی عنہا شرح
سنوسیہ مین ہے اما برہان وجوب السمع والبصر والکلام لہ تعالی فالکتاب والسنۃ والاجماع
وایضا لو لم یتصف بہا لزم ان یتصف باضدادہا وہی نقائص والنقص علیہ تعالی محال شرح مواقف
مین ہے لا طریق لنا الی معرفۃ الصفات سوی الاستدلال بالافعال والتنزہ عن النقائص
اقول وباللہ التوفیق بداہت عقل شاہد ہے کہ اکہ عز مجدہ جمیع عیوب و نقائص سے منزہ اور اسکا
ادراک شرع پر موقوف نہین ولہذا بہت عقلای غیر اہل ملت بھی تنزیہ باری جل وعلا مین ہمارے
موافق ہوئی وان یثبتوا الجہلہم باستلزام النقص غیر دارین انہ کذلک بل زاعمین انہ ہو الکمال ولا
عبرۃ بسخافات الحمقاء الذین لا عقل لہم ولا دین اعاذنا اللہ تعالے من شرہم اجمعین یہانتک
کہ فلاسفہ نے بھی بزعم خود اس اصل اصیل پر مسائل متفرع کیے منہا ما فی المواقف وشرحہا قال
جمہور الفلاسفۃ لا یعلم الجزئیات المتغیرۃ والا فاذا علم مثلا ان زیدا فی الدار الآن ثم خرج عنہا
فاما ان یزول ذلک ویعلم انہ لیس فی الدار او یبقی ذلک العلم بعینہ بحالہ والاول یوجب التغیر
فی ذاتہ من صفۃ الی اخری والثانی یوجب الجہل وکلاہما نقص یجب تنزیہہ تعالی عنہ اھ ومنہا ما فیہ
ایضا اما الفلاسفۃ فانکروا القدرۃ بالمعنی المذکور لاعتقادہم انہ نقصان واثبتوا لہ الایجاب زعما
منہم انہ الکمال التام پھر شرع مطہر کی طرف رجوع کیجیے تو مسئلہ اعلی ضروریات دین سے ہے جسطرح قرآن و
حدیث نے باری جل مجدہ کی توحید ثابت فرمائی یونہین ہر عیب و منقصت سے اوسکی تنزیہ و تقدیس
اور خود کلمہ طیبہ سبحٰن اللہ واسمای حسنے سبوح و قدوس کے معنی یہی ہین ولہذا تسبیحات
حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین وارد سبحٰن الذی لا ینبغی التسبیح الا لہ جسکے باعث
تو قدوہ پر وقف اور تسبیحوہ کو اوس سے فصل کیا گیا پھر مرتبہ اجماع مین اوسپر اجماع اہل اسلام
منعقد کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والا اپنے رب عز وجل پر عیوب
و نقائص روا نہ رکھیگا فالاجماع فے الدرجۃ الثالثۃ من الادلۃ لا انہ العمدۃ فی اثبات المسئلۃ کما
دفع عن بعض الاجلۃ فاعرف **دلیل دوم** ۔ العظمۃ للہ اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو اسلام کے

وہ طعن لازم آئین کہ اوٹھائے نہ اوٹھین کافرون ملحدون کو اعتراض و مقال و عناد و جدال کی وہ مجالین
ملین کہ مٹائے نہ مٹین دلائل قرآن عظیم و وحی حکیم یکدست ہاتھ سے جائین حشر و نشر و حساب و کتاب
و جنت و نار و ثواب و عذاب کسی پر یقین کی کوئی راہ نہ پائین کہ آخر ان امور پر ایمان صرف اخبار الٰہی سے
ہے جب معاذ اللہ کذب الٰہی ممکن ہو تو عقل کو ہر خبر الٰہی مین احتمال رہیگا شاید یونہین فرمادی ہو شاید
ٹھیک نہ پڑے سبحٰنہ و تعالیٰ عما یصفون و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہہ دلیل
شرح مقاصد مین افادہ فرمائی جسکی عبارت نفس چہارم مین گزری اور امام رازی نے بھی تفسیر کبیر مین
زیر قولہ تعالیٰ و تمت کلمت ربک صدقا و عدلا کے اسکی طرف اشعار کیا کذب الٰہی
کے محال ہونے پر دلیل عقلی قائم کر کے فرماتے ہین و لا یجوز اثبات ان الکذب علی اللہ محال
بالدلائل السمعیۃ لان صحۃ الدلائل السمعیۃ موقوفۃ علی ان الکذب علی اللہ تعالیٰ محال فلو اثبتنا امتناع
الکذب علی اللہ تعالیٰ بالدلائل السمعیۃ لزم الدور و ہو باطل **اقول** و باللہ التوفیق تنویر دلیل یہہ ہے
کہ عقل جس امر کو ممکن جانیگی اور ممکن وہی ہے جسے وجود و عدم دونون سے یکسان نسبت ہو تو چاہی وہ امر
کیساہی مستبعد ہو مگر عقل از پیش خویش اوسکے ازلاً ابداً عدم وقوع پر جزم نہین کر سکتی کہ ہر ممکن مقدور
اور ہر مقدور صالح تعلق ارادہ ہے اور ارادہ الٰہیہ امر غیب ہے جس تک عقل کی اصلا رسائی نہین پھر وہ
بطور خود کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اگرچہ کذب الٰہی زیر قدرت ہے مگر مجھے اوسکے ارادہ پر خبرت ہے کہ ازل سے
ابد تک بولا نہ بولے ارادہ پر حکم وہین کر سکتے ہین جہان خود صاحب ارادہ جل مجدہ خبر دی کہ فلان امر
ہم کبھی صادر نہ فرمائینگے کقولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا و قولہ تعالیٰ یرید
اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر امام فخر الدین رازی تفسیر سورہ بقرہ مین زیر کریمہ ؎ ام
تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۰ فرماتے ہین الایۃ تدل علی فوائد (الی ان قال)
ثانیہا ان کل ما جاز وجودہ و عدمہ عقلا لم یجز المصیر الی الاثبات او الی النفی الا بدلیل سمعی اور تفسیر سورہ
انعام مین زیر قولہ تعالیٰ قل اللہ شہید بینی و بینکم فرماتے ہین المطالب علی اقسام ثلثۃ
منہا ما یمتنع اثباتہ بالدلائل السمعیۃ فان کل ما توقف صحۃ السمع علی صحتہ امتنع اثباتہ بالسمع و الا لزم الدور
و منہا ما یمتنع اثباتہ بالعقل و ہو کل شیء یصح وجودہ و یصح عدمہ عقلا فلا امتناع فی احد الطرفین اصلا فالقطع
علی احد الطرفین بعینہ لا یمکن الا بالدلیل السمعی الخ امام الحرمین قدس سرہ کتاب الارشاد مین ارشاد

کرتے ہین اعلموا وفقکم اللہ تعالی ان اصول العقائد تنقسم الی ما یدرک عقلا ولا یسوغ تقدیر ادراکہ سمعا والی
ما یدرک سمعا ولا یتقدر ادراکہ عقلا والی ما یجوز ادراکہ سمعا وعقلا فاما ما لا یدرک الا عقلا فکل قاعدۃ فی
الدین تتقدم علی العلم بکلام اللہ تعالی ووجوب اتصافہ بکونہ صدقا اذ السمعیات تستند الی کلام اللہ
تعالی وما یسبق ثبوتہ فی الترتیب علی ثبوت الکلام وجوبا فیستحیل ان یکون مدرکہ السمع واما ما لا یدرک الا
سمعا فہو القضاء بوقوع ما یجوز فی العقل فلا یتقدر الحکم بثبوت الجائز ثبوتہ فیما غاب عنا الا بالسمع الخ
شرح عقائد نسفی مین ہے القضایا منہا ما ہی ممکنات فلا طریق الی الجزم باحد جانبیہا فکان من
فضل اللہ ورحمتہ ارسال الرسل لبیان ذلک اہ ملخصا مین کہتا ہون اب آدمیون ہی مین دیکھ لیجی
کہ جو کام زید کی قدرت مین ہی دوسرا ہرگز اسپر جزم نہین کر سکتا کہ وہ کبھی اسے نکریگا پھر یہان بعد
اخبار زید بھی جزم و یقین کی راہ نہین مثلا زید نے قسم بھی کہائی کہ مین اس سال ہرگز سفر نکرونگا
تاہم دوسرا اگرچہ صدق زید کا کیسا ہی معتقد ہو قسم نہین کہا سکتا کہ زید اس سال یقینا سفر نکریگا
اور کہا ئے تو سخت جری و بیباک اور نگاہ عقلا مین ہلکا ٹھہریگا تو وجہ کیا وہی کہ غیب کا حال معلوم نہین
اور زید کی بات سچی ہی ہونی کیا ضرور ممکن کہ فرق پڑجائے جب یہہ مقدمہ ذہن نشین ہو لیا اور
اب تمنی کذب الہی کو زیر قدرت مانا تو عقلا تو ہر خبر مین احتمال کذب ہوا ہی رہا یہہ کہ خبر الہی یقین
دلائے کہ اللہ عزوجل اگرچہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر نہ کبھی بولا نہ بولے یہہات اس یقین کیطرف
بھی کوئی راہ نہین کہ آخر یہہ خبر کلام الہی سے خود ایک کلام ہوگی تو عقلا ممکن کہ یہی بروجہ کذب صادر
ہوئی ہو پھر کونسا ذریعہ وثوق رہا جسکے سبب عقل یقین کر سکے کہ یہہ ممکن جو قدرت الہی مین تھا
واقع نہوا خلاصہ یہہ کہ جب کذب عقلا ممکن تو استحالہ عقلی تو تم خود نہین مانتے رہا استحالہ شرعی
وہ دلیل شرع سے مستفاد ہوتا ہی اور دلائل شرع سب کلام الہی کی طرف منتہی کما مر من ارشاد
امام الحرمین تو جبتک کلام الہی سے کذب الہی کا استحالہ ثابت نکیجے پہلے خود اسی کلام الہی کا وجوب
صدق شرعا ثابت کر لیجے لاجرم دور یا تسلسل سے چارہ نہین اب عقلی و شرعی دونون استحالی
اوٹھ گئے اور اللہ تعالی کی بات معاذ اللہ زید وعمرو کی سی بات ہو کر رہ گئی تعالی اللہ عما
یقولون علوا کبیرا ۵ پھر حشر ونشر وجنت ونار وغیرہا تمام سمعیات پر ایمان لانے کا
کیا ذریعہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ ہذا ما عندی فی تقریر دلیل ہولاء الاعلام

التمام المجاث طوال تعرف بالغوص فی بحر الکلام ٥ **دلیل سوم** مواقف و شرح مواقف مین ہے

اما امتناع الکذب علیہ تعالی عندنا فلثلثۃ اوجہ (الی ان قال) والضا فیلزم علی تقدیر ان یقع الکذب

فی کلامہ سبحنہ ان نکون نحن اکمل منہ فی بعض الاوقات اعنی وقت صدقنا فی کلامنا یعنی کذب الٰہی

محال ہونا ہم اہل سنت کے نزدیک تین دلیل سے ہے ایک یہہ کہ اوسکے کلام مین کذب آئے تو بعض

وقت ہم اوس سے اکمل ہو جائین جبکہ ہم اپنے کلام مین سچے ہون **اقول** تقریر دلیل یہہ ہے کہ ہر

محکی عنہ مین امکان عقلی کہ انسان اوسے بروجہ صحیح حکایت کرے اور شک نہین کہ جس حکایت مین جو

سچا ہو وہ اوسمین جھوٹے پر خاص اس وجہ کی رو سے تفضل رکھتا ہے اگرچہ اور کرورون وجہ سے مفضول

ہو اب اگر کذب الٰہی ممکن ہو تو معاذ اللہ جسوقت وہ جھوٹ بولے اور انسان اوسی بات کو مطابق

واقع ادا کرے تو لازم کہ آدمی اسوجہ اوس سے افضل ہو جائے اور باری عزوجل پر کسی جہت سے کسی

مخلوق کو کسیطرح کا فضل جزئی بھی اگرچہ نہایت ضعیف و مضمحل ہو ملنا محال تو ثابت ہوا کہ امکان

کذب محض باطل خیال فافہم والعزۃ للہ ذی الجلال **ثم اقول** اس دلیل کی ایک مختصر تقریر یون ممکن

کہ اگر کذب خالق ممکن ہو تو صدق خلق محال ہو کہ اوسکے امکان پر یہہ بھی ممکن ہو تو کتنی بڑی شناعت

ہے کہ خلق سچی اور خالق جھوٹا ہو والعیاذ باللہ رب العلمین لیکن صدق خلق محال نہین تو کذب خالق

ممکن نہین **دلیل چہارم** جسکی طرف امام فخر الدین رازی نے نص اپنی اشارہ فرمایا کہ جب

اہلسنت کے نزدیک اللہ عزوجل کا صدق ازلی تو کذب محال کہ ہر ازلی ممتنع الزوال **اقول** وباللہ

التوفیق تصویر دلیل یہہ ہے کہ اللہ عزوجل پر اسم صادق کا اطلاق قطع نظر اس سے کہ قرآن عظیم و حدیث

و اجماع سے ثابت مخالف عنید یعنی طائفہ جدیدہ کو بھی مقبول کہ وہ بھی اللہ عزوجل کو صادق بالفعل

تو مانتے ہین اگرچہ صادق بالضرورۃ ہونے سے صاف انکار کرتے ہین کہ جب کذب ممکن جانا تو امکان

نہین بلکہ جانب مخالف سے سلب ضرورت تو لاجرم باری تعالی کے صادق ہونے کو ضروری نہ مانا مگر

جاہل کہ صادق بالفعل ماننا ہی اونکے مذہب نامہذب کا استیصال کر گیا کہ جب وہ صادق ہے

اور صدق مشتق قیام مبدء کو مستلزم تو واجب کہ صدق اوسکی ذات پاک سے قائم اور ذات الٰہی سے

قیام حوادث محال تو ثابت کہ صدق الٰہی ازلی ہے بعینہ اسی طریقہ سے ہمارے ائمہ کرام نے تکوین

وغیرہ کا صفات ازلیہ ہونا ثابت فرمایا شرح عقائد نسفی مین ہے (التکوین صفۃ) للہ تعالی لاطباق

العقل والنقل علے انہ تعالی خالق العالم کون لہ وامتناع اطلاق الاسم المشتق علی الشئ من غیر ان یکون یاخذ الاشتقاق وصفالہ قائمابہ (ازلیتہ) الوجود الاول انہ یمتنع قیام الحوادث بذاتہ تعالی لماعرفت نخصا او یمین تعالے متکلم بکلام ہو صفۃ لہ ضرورۃ امتناع اثبات المشتق للشئ من غیر قیام ماخذ الاشتقاق بہ

شرح المواقف میں ہے مسامرہ میں ہے الایمان من صفات اللہ تعالی لان من اسمائہ الحسنی المؤمن کما نطق الکتاب العزیز والایمان ہو التصدیق فی الازل بکلامہ القدیم ولا یتاول ان التصدیق ہنا محدث ولا مخلوق تعالی ان یقوم بہ حادث اہ ملخصا اور جب صدق الٰہی ازلی ہوا تو امکان کذب کا محل نہ رہا کہ اوسکا وقوع زوال انعدام صدق ممکن نہیں تحقیقا معنی التضاد اور انعدام صدق محال ہے کہ علم کلام میں مبین ہو چکا کہ قدیم اصلا قابل عدم نہیں فیتم المقصود

دلیل پنجم اگر باری عزوجل کذب سے متصف ہو سکے تو اوسکا کذب اگر ہوگا تو قدیم ہی ہوگا کہ اوسکی کوئی صفت حادث نہیں اور جو قدیم ہے معدوم نہیں ہو سکتا تو لازم کہ صدق الٰہی محال ہو جائے حالانکہ یہہ بالبداہۃ باطل تو کذب سے اتصاف ناممکن یہہ دلیل تفسیر کبیر و مواقف و شرح مقاصد میں بافادہ فرمائی امام کی عبارت یہہ ہے زیر قولہ تعالی ومن اصدق من اللہ حدیثا امتناع کذب الٰہی پر اہلسنت کی دلیل بیان کرتے ہیں اما اصحابنا فدلیلہم انہ لو کان کاذبا لکان کذبہ قدیما ولو کان کذبہ قدیما لامتنع زوال کذبہ لامتناع العدم علے القدیم ولو امتنع زوال کذبہ قدیما لامتنع کونہ صادقا لان وجود احد الضدین یمنع وجود الآخر فلو کان کاذبا لامتنع ان یصدق لکنہ غیر ممتنع لانا نعلم بالضرورۃ ان کل من علم شیئا فانہ لایمتنع علیہ ان یحکم علیہ بحکم مطابق للمحکوم علیہ والعلم بہذہ الصحۃ ضروری فاذا کان امکان الصدق قائما کان امتناع الکذب حاصلا لا محالۃ ۔

اقول وباللہ التوفیق تحریر دلیل یہہ ہے کہ تمنی باری عزوجل کا تکلم بکلام کذب تو ممکن مانا اوسکا کاذب و متصف بالکذب ہونا بھی ممکن مانتے ہو یا نہیں اگر کہیے نہ تو قول بالمتناقضین اور بداہت عقل سے خروج ہے کہ کاذب و متصف بالکذب نہیں مگر وہی جو تکلم بکلام کذب کرے اسے ممکن کہکر اوسے محال ماننا نرا جنون ہے اور اگر کہیے ہاں تو اب ہم پوچھتے ہیں یہہ اتصاف صرف لم یزل میں ممکن یا ازل میں بھی شق اول باطل کہ امکان قیام حوادث کو مستلزم اور شق ثانی پر حسب ازلیت کذب ممکن ہوئی تو اوسکا ممتنع الزوال ہونا ممکن ہے کہ ہر ازلی واجب الابدیۃ اور کذب کا امتناع زوال استحالہ صدق کو مستلزم کہ کذب و صدق کا اجتماع محال جب اوسکا زوال محال ہوگا اوسکا

ثبوت ممتنع ہوگا اور امکان وجود ملزوم امکان وجود لازم کو مستلزم تحقیقاً لمعنی اللزوم حیث کان

ذاتیاً لا للعارض کما ہہنا تو لازم آیا کہ صدق الٰہی کا محال ہونا ممکن ہو اور استحالہ اوسی شی کا ممکن

ہوگا جو فی الواقع محال ہو بھی کہ ممکن کا محال ہو جانا ہرگز ممکن نہیں ورنہ انقلاب لازم آئے اور

وہ قطعاً باطل تو ثابت ہوا کہ اگر باری تعالیٰ کا امکان کذب مانو تو اوسکا صدق محال ہوگا لیکن

وہ بالبداہتہ محال نہیں تو امکان کذب یقیناً باطل اور استحالہ کذب قطعاً حاصل و الحمد للہ اصدق قائل

الدلائل الفائضۃ علی قلب الفقیر بعون القدیر عز جدہ

وجل مجدہ دلیل ششم ✤ اقول وبحول اللہ اصول کلام الٰہی ازل میں با یجاب کلی

حق تھا یا معاذ اللہ اوسکا بعض باطل یا کلہ حق تھا باطل شق ثانی تو کفر صریح اور ثالث میں مطابقت ولا مطابقت

دونوں کا ارتفاع اور وہ قطعاً محال **اولاً** بالبداہتہ فان ارتفاع محمول لا انفصال الحقیقی عن الموضوع

کارتفاع النقیضین **ثانیاً** باجماع عقلاء حتے الجاحظ المعتزلی وانما نزاعہ فی مجرد التسمیۃ **ثالثاً**

خود قرآن عظیم نفی واسطہ پر ناطق قال مولٰنا ذو الجلال فماذا بعد الحق الا الضلٰل تو لاجرم

شق اول متعین اور شاید مخالف بھی اوس سے انکار نہ رکھتا ہو اب ہم پوچھتے ہیں کذب ممکن علی

فرض الوقوع صرف کسی کلام لفظی کو عارض ہوگا یا نفسی کو بھی اول مخص ہمیں کہ صدق و کذب حقیقۃً

وصف معانی ہے نہ صفت عبارت و لہٰذا شرح مقاصد میں فرمایا طریق اطراد ہذا الوجہ فی کلامہ

المنتظم من الحروف المسموعۃ انہ عبارۃ عن کلامہ الازلی ومرجع الصدق والکذب الی المعنی بر تقدیر ثانی

یہ کلام نفسی وہی کلام قدیم یا علی تقدیر التجزی اوسکا بعض ہوگا جو ازل میں ایجاباً کلیاً صادق تھا یا اوسکا

غیر شق ثانی پر قیام حوادث لازم اور اول میں انقلاب صدق بکذب کہ کلام بشر میں بھی محال ہے تاکہ بھی

[illegible]

نہیں ہو سکتی جھوٹی کبھی سچی ورنہ مطابقت و لامطابقت میں تصادق لازم آئے گی اور نقیضین باہم نقیضین
نہ رہیں بالجملہ کلام صادق کے لیے ثبوت صدق ضروری تو سلب ضرورت ضرورۃً مسلوب وہو المطلوب وانت تعلم
ان صدق الکلام القدیم سبحٰنہ وتعالٰی لیس علٰی وجہ الاختیار فان القدیم لایستند الی المختار من حیث ہو مختار
والقرآن کلام اللہ غیر مخلوق ولا فی اقتدار فلا یسترلک الشیطان ان الاستحالۃ انما جاءت من قبل ان المولٰی سبحنہ
وتعالٰی لم یصدر فی الازل الا کلاما صادقا وہو لا یقدر ان یخلق لنفسہ صفۃ حادثۃ فبقی الامکان فی بدو الامر علٰی
ما کان **دلیل ہفتم** وہو اخصر واظہر **اقول** وباللہ التوفیق امکان کذب اوسکی فعلیت بلکہ دوام بلکہ
ضرورت کو مستلزم کہ اگر کلام نفسی ازلی ابدی واجب للذات محیل التجدد کذب پر مشتمل نہ ہو تو کلام لفظی کا کذب ممکن نہیں
ورنہ وجود دال بلا مدلول یا کذب دال مع صدق المدلول لازم آئے اور دونوں بالبداہۃ محال اور جب
کلام لفظی میں کذب ممکن نہ ہو تو نفسی میں بھی ممکن نہیں ورنہ باری عزوجل کا عجز عن التعبیر لازم آئے تو لاجرم
امکان کذب ماننے والا اپنے رب کو واقعی کاذب مانتا اور اوسکے کلام نفسی میں کذب موجود بالفعل جانتا ہے
اور وہاں فعل و دوام و وجوب متلازم **وبوجہ آخر اوضح وازہر اقول** وباللہ التوفیق تمہارے دعوی کا
حاصل یہ ہے کہ بعض ما ہو کلام اللہ تعالٰی فہو ممکن الکذب بالضرورۃ اور شک نہیں کہ کل ما ہو ممکن الکذب
کاذب بالضرورۃ کہ کلام واحد میں امکان کذب بے فعلیت کذب متصور نہیں اور فعلیت کذب امتناع
صدق اور امتناع صدق ضرورت کذب ہی نتیجہ نکلا بعض ما ہو کلام اللہ تعالٰی کاذب بالضرورۃ اب اسمیں جسب
عنوانی کا صدق خواہ بالفعل لو کما ہو المشہور خواہ بالامکان کما ہو عند الفارابی ہر طرح باری عزوجل کا
معاذ اللہ کاذب بالفعل ہونا لازم بر تقدیر اول تو لزوم بدیہی اور بر تقدیر ثانی اس قضیہ یعنی بعض ما ہو
کلام اللہ تعالٰی بالامکان العام کاذب بالضرورۃ کو کبری کیجیے اور قضیہ کل ما ہو کلام اللہ بالامکان العام
فہو کلام اللہ بالفعل کو صغری ثبوت صغری یہ ہے کہ باری تعالٰی کے لیے کوئی حالت منتظرہ نہیں شکل ثالث
کی ضرب خامس یہی نتیجہ دیگی کہ بعض ما ہو کلام اللہ بالفعل کاذب بالضرورۃ والعیاذ باللہ تعالٰی
بلکہ حقیقۃً یہ وجہ دلیل مستقل ہونے کے قابل کما لا یخفی علی المتامل واللہ الموفق لابطال الباطل ✢
دلیل ہشتم ✢ اقول وباللہ التوفیق صدق الٰہی صفت قائمہ بذات کریم ہے ورنہ
مخلوق ہوگا کہ ذات و صفات کے سوا سب مخلوق اور ہر مخلوق عدم سے مسبوق تو لازم کہ عیاذاً باللہ
ازل میں اللہ تعالٰی سچا نہ ہو تعالٰی عن ذلک علواً کبیرا اور جب صدق صفت

قائمہ بالذات ہیں اور صفات مقتضائے ذات اور مقتضائے ذات میں تغیر محال کہ تغیر مقتضی تغیر مقتضی کو مقتضی اور تغیر ذات عموماً محال خصوصاً جناب عزت میں جہاں تغیر صفت بھی مستحیل تو لاجرم کذب منافی ذات ہوا اور منافی ذات کا وقوع منافی ذات ہے اس سے بڑھکر اور کیا استحالہ متصور۔ **دلیل نہم۔ اقول** وباللہ التوفیق ہم زیر دلیل چہارم و ششم بدلائل ثابت کر آئے کہ صدق صفت قائمہ بالذات ہے تو کذب بھی اگر ممکن ہو صفت ہی ہو کر ممکن ہوگا فانہما متضادان والضدان انما یکونان بحسب الورود علیٰ محل واحد اب مخالف منصف دو فور استحالات دیکھے اولا لازم کہ کذب الٰہی موجود بالفعل ہو کہ صفات باری میں کوئی صفت منتظرہ غیر واقعہ ماننا باطل ورنہ تاثر الغیر یا تخلف مقتضی یا تاخر اقتضا یا حدوث مقتضی بلازم آئے تعالیٰ عنہ علوا کبیرا **ثانیاً** واجب کہ کذب واجب ہو کہ صفات الٰہیہ سب واجب للذات ہیں **ثالثاً** صدق الٰہی محال ٹھہرے کہ وجوب کذب امتناع صدق ہے **رابعاً** کذب صفت کمال ہو کہ صفات باری سب صفات کمال **خامساً** صدق صفت نقصان ہو کہ وہ عدم کذب کو مستلزم اور اب عدم کذب عدم کمال اور عدم کمال میں نقصان **سادساً سابعاً ثامناً** صدق کلی و کذب جزئی جب دونوں صفت اور دونوں ممکن تو دونوں واجب تو دونوں فعال تو اجتماع نقیضین و ارتفاع نقیضین و اجتماع اجتماع وارتفاع سب حاصل **تاسع عاشر حادی عشر** بعینہ اسی طریقہ سے دونوں کمال تو دونوں نقصان تو دونوں مجمع کمال و نقصان **ثانی عشر ثالث عشر رابع عشر** جب دونوں صفت تو دونوں مقتضی تو دونوں منافی تو دونوں جامع اقتضا و تنافی **خامس عشر** جب دونوں مقتضے تو وجود ذات مستلزم اجتماع نقیضین اور جسکا وجود مستلزم محال ہو خود محال تو بر تقدیر امکان کذب وجود باری جل جلالہ محال ٹھہرتا ہے مدعی معاند دیکھے کہ اوسکی سلطانی ہگ سے بھڑک کر کہاں تک پھونکا یہ سب پندرہ استحالے ہیں اور ہر استحالہ بجائے خود ایک دلیل مستقل تو اب تک الحمد للہ اور پندرہ تمیز ۲۳ دلیلیں ہوئیں **دلیل بست و چہارم۔ اقول** وباللہ التوفیق اگر کذب کو عیب و منقصت نہ مانیے تو اتنا تو بالضرورۃ ضرور کہ کوئی کمال نہیں ورنہ مولیٰ تعالیٰ کے لیے واجب الثبوت ہوتا اور عقل سلیم شاہد کہ باری عز و جل کے لیے ایسی شے کا ثبوت بھی محال جو کمال سے خالی ہو اگرچہ نقص نہو امام سعد الدین تفتازانی مبحث رابع فصل تنزیہات شرح مقاصد میں فرماتے

ہین ان لم یکن من صفات الکمال امتنع اتصاف الواجب بہ للاتفاق علی ان کل ما یتصف ہو بہ لازم
ان یکون صفۃ کمال علامہ ابن ابی شریف شرح مسایرہ مین فرماتے ہین یستحیل علیہ تعالی کل صفۃ لا کمال
ولا نقص لان کلا من صفات الالٰہ صفۃ کمال ٭ دلیل بست و پنجم ٭ اقول وباللہ
التوفیق بداہت عقل شاہد عدل کہ جو مطلق کذب پر قادر ہوگا کذب مطلق پر بھی قدرت رکھیگا
کہ بعض کلام مین کذب پر قادر اور بعض مین اوس سے عاجز ہونے کے کوئی معنی نہین اور قرآن کلام
اللہ قطعا حق جسکے بعض قضایا مثل قولہ تعالی لا الہ الا اللہ و قولہ تعالی محمد رسول
اللہ وغیرہما کے صدق پر عقل صرف بلے توقف شرع و توقیف سمع خود حکم کرتی ہے تو واجب
کہ قرآن عظیم مقتضائے ذات نہو ورنہ کذب مطلق مقدور نرہیگا کہ کلام صادق ہرگز کاذب نہین ہوسکتا
اور جو کچھ ذات نہ مقتضائے ذات وہ قطعا حادث و مخلوق تو کذب الہی کا ممکن ماننا قرآن عظیم
کلام اللہ کے حادث و مخلوق ماننے کو مستلزم اب بعد تنبیہ بھی اصرار کرو تو اپنے معتزلی کرامی گمراہ
ہونے سے کیون انکار کرو ٭ دلیل بست و ششم ٭ اقول وباللہ التوفیق جب بر تقدیر
امکان کذب بوجہ بطلان ترجیح بلا مرجح و نیز بحکم بداہت غیر مکذوبہ ہر فرد کذب قدرت الہی مین ہوا
تو ہر فرد صدق بھی مقدور ہوگا ورنہ صدق فی البعض واجب یا محال ہوگا تو کذب فی البعض محال یا
واجب حالانکہ ہر فرد کذب مقدور مانا تھا ہذا خلف پس صدق و کذب کا ہر ہر فرد مقدور ہوا اور
ہر مقدور حادث تو کلام الہی سے ازل مین مطابقت ولا مطابقت دونون مرتفع اور یہ بداہۃ
محال ٭ دلیل بست و ہفتم ٭ اقول وباللہ التوفیق کتب حدیث و سیر مطالعہ کیجیے بہت
خوش نصیب ذی عقل لبیب صرف جمال جہان آرائے حضور پرنور سید عالم سرور اکرم مولائے اعظم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دیکھکر ایمان لائے کہ لیس ہذا وجہ الکذابین یہ منہ جھوٹ بولنے کا نہین
ای شخص یہ اوسکے حبیب کا پیارا منہ تھا جسپر خوبی و بہار دو عالم نثار صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
اور پاکی و قدوسی ہے اوسکے وجہ کریم کے لیے واللہ اگر آج حجاب اوٹھا دین تو ابھی کھلتا ہے
کہ اوس وجہ کریم پر امکان کذب کی تہمت کسقدر جھوٹ تھی مخالف اسی دلیل خطابی سے لکھے مگر
ہین اوسے حجت ایقانی لقب دیتا اور مسلمان کی بداہت ایمانی سے انصاف لیتا اور اپنے
رب کے پاس اوس دن کے لیے ودیعت رکھتا ہون یوم ینفع الصدقین صدقہم

یوم لاینفع مال ولا بنون ٥ الا من اتی اللہ بقلب سلیم ٥ باایں ہمہ اگر مجادل
بازنہ آئے تو دلیل ہفتم ہیں وجہ دوم کہ بجائے خود دلیل مستقل تھی اس کے عوض سعدود جانے
بہر حال ہیں کا عدد کامل ہانے دلیل نہست و ہشتم ۔ قال اللہ عزوجل ومن اصدق
من اللہ قیلا ٥ اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے اقول و باللہ التوفیق آیہ کریمہ نص جلی
ہے کہ کذب الٰہی محال عقلی ہے وجہ دلالت سنیئے خادم تفسیر و حدیث و واقف کلمات فقہا پر روشن
کہ امثال عبارات اگرچہ بظاہر نفی مرتبت غیر کرتی ہیں مگر حقیقۃً تفضیل مطلق و نفی برتر و ہمسر کے لیے
مسوق ہوتی ہیں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل کوئی نہیں یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سب سے افضل ہیں ومن احسن من اللہ صبغۃ یعنی صبغۃ اللہ سب سے احسن ہے
ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ ای ہو احسن قولا من کل من عداہ علامۃ الوجود
سیدی ابو السعود علیہ رحمۃ الودود تفسیر ارشاد میں زیر قولہ عزوجل ومن اظلم ممن افترے
علی اللہ کذبا فرماتے ہیں ہو انکار و استبعاد لان یکون احد اظلم ممن فعل ذلک او مساویا لہ
وان کان سبک الترکیب غیر متعرض لانکار المساواۃ ونفیہا یشہد بہ العرف الفاشی والاستعمال المطرد
فانہ اذا قیل من اکرم من فلان اولا افضل من فلان فالمراد بہ حتما انہ اکرم من کل کریم وافضل من
کل فاضل الا یری الی قولہ عزوجل لا جرم انہم فی الاخرۃ ہم الاخسرون بعد قولہ
تعالیٰ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا الخ والسر فی ذلک ان النسبۃ بین الشیئین انما
تتصور غالبا لاسیما فی باب المغالبۃ بالتفاوت زیادۃ ونقصانا فاذا لم یکن احدہما ازید تحقق النقصان
لامحالۃ تو لاجرم معنی آیت یہہ ہیں کہ مولی عزوجل کی بات سب کی باتوں سے زیادہ صادق ہے جبکے
صدق کو کسی کلام کا صدق نہیں پہونچتا اور ظاہر کہ صدق کلام فی نفسہ اصلا قابل تشکیک نہیں کہ باعتبار
ذوات قضایا خواہ اختلاف قدم و حدوث کلام یا بقا و فنائے سخن یا کمال و نقصان متکلم خواہ کسی
وجہ سے اوسمیں تفاوت ہو سکیں سچی سچی باتیں مطابقت واقع میں سب یکساں اگر ذرا بھی فرق ہو تو
سچ ہی نہ رہا اصدق و صادق کہاں سے صادق آئیگا یہہ معنی اگرچہ فی نفسہ بدیہی ہیں مگر کلام
واحد میں لحاظ کرنے سے ادن اغبیا پر بھی انکشاف تام پائینگے جنہیں بدیہیات میں بھی حاجت تنبانہ
جنبانی تنبیہ ہوتی ہے قرآن عظیم نے فرمایا محمد رسول اللہ ہم بھی کہتے ہیں محمد رسول اللہ

۵۵ الصدق لا یتغیر … الی الفضول … الی التفاضل … الکلام … النفی الاول … … لا ینافی … بیکس …

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیا وہ جملہ محمد رسول اللہ کہ قرآن مین آیا زیادہ مطابق واقع ہے اور ہم نے
جو محمد رسول اللہ کہا کم مطابق ہے حاشا کوئی مجنون بھی اسمین تفاوت گمان نکریگا یا متعدد باتونمین
دیکھیے تو یون نظر کیجیے فرقان عزیز نے فرمایا وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا ہم کہتے ہین
لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کیا وہ ارشاد کہ بچے کا پیٹ مین رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے مین
ہے زیادہ سچا ہے اور اس قول کے صدق مین کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہین معاذ اللہ کچھہ کمی ہے
تو ثابت ہوا کہ اصدقیت بمعنی اشد مطابقۃ للواقع غیر معقول ہے ہان نظر سامع مین ایک تفاوت متصور
اور اس تشکیک اصدق وصادق مین وہی مقصود ومعتبر جسے دو عبارتون سے تعبیر کرسکتے ہین ایک یہ
کہ وقعت وقبول مین زائد ہے مثلا رسول کی بات ولی کی بات سے زیادہ سچی ہے یعنی ایک کلام کہ ولی سے
منقول اگر وہی بعینہ رسول سے ثابت ہوجائے قلوب مین وقعت اور قبول کی قوت اور دلون مین
سکون وطمانینت ہی اور پیدا کریگا کہ ولی سے ثبوت تک اوسکا عشر نتھا اگرچہ بات حرف بحرف
ایک ہی دوسرے احتمال کذب سے ابعد ہونا مثلا مستور کی بات سے عادل کی بات صادق تر ہے یعنی
بہ نسبت اوسکے احتمال کذب سے زیادہ دور ہے اور حقیقۃ تعبیر اول اسی تعبیر دوم کی طرف راجع کہ سامع
کے نزدیک جسقدر احتمال کذب سے دوری ہوگی اوسی درجہ وقعت ومقبولیت پوری ہوگی جب یہ
امر ممہد ہولیا تو آیہ کریمہ کا مفاد یہہ قرار پایا کہ اللہ عزوجل کی بات ہر بات سے زیادہ احتمال کذب
سے پاک ومنزہ ہے کوئی خبر اوسکی خبر اس امر مین اوسکے مساوی نہین ہوسکتی اور شاید حضرات
مخالفین بھی اس سے انکار کرتے کچھ خوف خدا دلمین لائین آپ جو ہم خبر اہل تواتر کو دیکھتے ہین
تو وہ بالبداہتہ بروجہ عادت دائمہ ابدیہ غیر متخلفہ علم قطعی یقینی جازم ثابت غیر محتمل النقیض کو
مفید ہوتی ہے جسمین عقل کسیطرح تجویز خلاف روا نہین رکھتی اگرچہ بنظر نفس ذات خبر ومخبرین احتمال
ذاتی باقی ہے کہ اونکا جمع علی الکذب قدرت الٰہیہ سے خارج نہین تلویح مین ہے المتواتر یوجب
علم الیقین بمعنی ان العقل یحکم حکما قطعیا بانہم لم یتواطؤا علی الکذب وان ما اتفقوا علیہ حق
ثابت فی نفس الامر غیر محتمل للنقیض لا بمعنی سلب الامکان العقلی عن تواطئہم علی الکذب ملخصا
ایسا امکان منافی قطع بالمعنی الاخص بھی نہین ہوتا کما حقق فی المواقف وشرحہا واشار
الیہ فی شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرہما اسے پیش نظر رکھکر کلام باری عزوجل کیطرف

بے جاے امکان کذب باری کے بعد مباحث مذکورہ دلیل دوم و فرق امور عادیہ و ارادۂ غیبیہ سے
قطع نظر بھی ہو تو غایت درجہ اسقدر کہ کلام ربانی و خبر اہل تواتر کلنے کی قول ہم پلہ ہونگے
جیسا احتمال کذب یعنی نافی قطع و منافی جزم اس کلام پاک مین نہین یونہی اوس سے خبر تواتر کا بھی دامن
پاک اور بنظر امکان ذاتی جو احتمال عقلی خبر تواتر مین ناشی وہ بعینہ کلام الٰہی مین بھی باقی پھر کلام
الٰہی کا سب کلامون سے اصدق ہونا اور کسی کی بات کا اوس سے صدق مین بھی ہمسری نکر سکنا کہ بمفاد آیہ
کریمہ تھا معاذ اللہ کیونکر درست آیا بخلاف عقیدہ مجیدہ اہلسنت وفقاتہ اللہ لہم دامت یعنی
امتناع عقلی کذب الٰہی کہ اس تقدیر پر کلام مولی جل وعلا ہرگز کسی طرح احتمال کذب کا امکان نہین بخلاف
خبر تواتر کہ احتمال امکانی رکھتی ہے اور یہ بات قطعا صرف اوسی کلام پاک سے خاص مگر یہ محال کہ کوئی
شخص ایسی صورت نکال سکے کہ کسی غیر خدا پر کذب محال عقلی ہوجائے عصمت انبیا اگر بمعنی امتناع
صدور و عدم قدرت ہی لیجیے تاہم امتناع ذاتی تو نہین کہ سلب عصمت خود زیر قدرت اب بحمد اللہ
شمس تابندہ کیطرح روشن و درخشندہ صادق آیا کہ و من اصدق من اللہ قیلا اور العزۃ
للہ کیون نہ صادق آئے کہ آخر و من اصدق من اللہ حدیثا دیکھو یہ منشا تھا علما
کے اوس ارشاد کا کہ زیر آیہ کریمہ استدلال مین فرمایا کہ کوئی اوس سے کیونکر اصدق ہو سکے کہ
اوسپر تو کذب محال اور اونپر ممکن و الحمد للہ رب العلمین ❊ **دلیل بست و نہم** قال
المولی سبحنہ و تعالے قل ای شئ اکبر شہادۃ قل اللہ تعالی اے نبی تو کافرون سے پوچھ کون سی چیز کی
گواہی سب سے بڑی ہے تو خود ہی فرما کہ اللہ **اقول** اللہ کے لیے حمد و منت یہی یہ آیہ کریمہ آیہ
سابقہ سے بھی ابین و اظہر اور افادۂ مراد مین اجل و ازہر وہان ظاہر نظم نفی اصدقیت غیر تھا
اور اثبات اصدقیت کلام اللہ بحوالہ عرف یہان صراحتہ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل کی گواہی
سب گواہیون سے اکبر و اعظم و اعلی ہے اب اگر معاذ اللہ امکان کذب کو دخل دیجیے تو ہرگز
شہادت الٰہی کو شہادت اہل تواتر پر تفوق نہین کہ جو یقین اس سے ملیگا اوس سے بھی مہیا اور جو
احتمال ادہر مین باقی اسمین بھی پیدا تو قرآن پر ایمان لانے والے کو یہی چارہ کہ مذہب مہذب
اہلسنت کیطرف رجوع کرے اور جناب عزت کے امکان کذب سے برات پر ایمان لائے باقی
تقریر دلیل مثل دلیل سابق ہے فافہم و اعلم واللہ اعلم **دلیل سیم** قال ربنا عز من قائل

وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ وھو السمیع العلیم ۝

اور پورا ہے تیرے رب کا کلام صدق وانصاف مین کوئی بدلنے والا نہین اوسکی باتون کا اور وہی ہے
سننے والا جاننے والا (علما فرماتے ہین یعنی باری عزوجل کا کلام انتہا درجہ صدق وعدل پر ہے جسکا عکس
ان امور مین متصور نہین بیضاوی مین ہے بلغت الغایۃ اخبارہ واحکامہ ومواعیدہ صدقا فی الاخبار
والمواعید وعدلا فی الاقضیۃ والاحکام ارشاد العقل السلیم مین ہے المعنی انہا بلغت الغایۃ
القاصیۃ صدقا فی الاخبار والمواعید وعدلا فی الاقضیۃ والاحکام لا احد یبدل شیئا من ذلک
بما ہو اصدق واعدل ولا بما ہو مثلہ) **اقول** وباللہ التوفیق صدق قائل کے لیے درجات ہین

درجہ ۱ روایات وشہادات مین قطعا کذب سے محترز ہو اور مخاطبات مین بھی زنہار ایسا جھوٹ روا نرکھے
جسمین کسیکا اضرار ہو اگرچہ اسیقدر کہ غلط بات کا باور کرانا مگر مزاحا یا عبثا ایسے کذب کا استعمال کرے جو نہ
کسیکو نقصان دے نہ سننے والا یقین لاسکے مثلا آج زید نے منون کھانا کھایا یا آج مسجد مین لاکھون آدمی
تھے ایسا شخص کاذب نہ گنا جائیگا یا آثم ومردود الروایۃ نہوگا تاہم بات خلاف واقع ہے اور محض فضول وغیر
نافع اگرچہ نفس کلام مین حکایت واقع مراد نہونے پر دلیل قاطع ولہذا حدیث مین ارشاد فرمایا انی وان
داعبتکم فلا اقول الا حقا اخرجہ احمد والترمذی باسناد حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **درجہ ۲** ان لغو وعبث جھوٹون سے بھی بچے مگر نثر یا نظم مین خیالات
شاعرانہ ظاہر کرتا ہو جسطرح قصائد کی تشبیبین ع بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ۔ سب جانتے
ہین کہ وہان نہ کوئی عورت سُعاد نامی تھی نہ حضرت کعب رضی اللہ تعالی عنہ اوسپر مفتون نہ
وہ انسے جدا ہوئی نہ یہہ اوسکے فراق مین محزون محض خیالات شاعرانہ ہین مگر نہ فضول بحت
کہ تشحیذ خاطر وتشویق سامع وترقیق قلب وتزیین سخن کا فائدہ رکھتے ہین تاہم از انجا کہ حکایت
بے محکی عنہ ہے ارشاد فرمایا گیا وما علمنٰہ الشعر وما ینبغی لہ ط نہ ہمنے اوسے شعر
سکھایا نہ وہ اوسکے شان کے لائق صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **درجہ ۳** اسنے بھی تحرز
کرے مگر مواعظ وامثال مین اون امور کا استعمال کرتا ہو جنکے لیے حقیقت واقعہ نہین جیسے
کلیلہ دمنہ کی حکایتین منطق الطیر کی روایتین اگرچہ کلام قائل بظاہر حکایت واقع ہے مگر تغلیط
سامع نہین کہ سب جانتے ہین وعظ ونصیحت کے لیے یہہ تمثیلی باتین بیان کی گئی ہین جنسے

منفعت مقصود وہہر بھی انعدام مصداق موجود والہذا قرآن عظیم کو اساطیر الاولین کہنا کفر ہوا جیسی آجکل
کے بعض کفار لیام بدعیان اسلام نئی روشنی کے پرانے غلام دعوی کرتے ہین کہ کلام عزیز مین
آدم و حوا کے قصے شیطان و ملک کے افسانے سب تمثیلی کہانیان ہین جنکی حقیقت مقصود نہین
تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا ٥ درجہ ۴ ہر قسم حکایت بلی محکی عنہ کے
تعمد سے اجتناب کلی رہے اگرچہ باد سہو و خطا حکایت خلاف واقع کا وقوع ہوتا ہو یہہ درجہ
خلص اولیاء اللہ کا ہے درجہ ۵ اللہ عزوجل سہوا و خطاً بھی صدور کذب سے محفوظ رکھے مگر امکان
وقوعی باقی ہو یہہ مرتبہ اعاظم صدیقین کا ہے کہ ان اللہ تعالی یکرہ فوق سمائہ ان یخطأ ابوبکر الصدیق
فی الارض رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والحارث فی مسندہ وابن شاہین فی السنۃ عن معاذ بن
جبل رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم درجہ ۶ معصوم من اللہ ومؤید
بالمعجزات ہو کہ کذب کا امکان وقوعی بھی نرہے مگر بنظر نفس ذات امکان ذاتی ہو یہہ حضرات
انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والسلام اجمعین کا ہے درجہ ۷ کذب کا امکان ذاتی بھی نہو بلکہ
اوسکی عظمت علیہ و جلالت عظیمہ بالذات کذب و غلط کی نافی و منافی ہو اور اوسکی ساحت عزت کے گرد
اس گرد و لوث کا گزر محال عقلی یہہ نہایت درجات صدق ہے جس سے مافوق متصور نہین اب آیہ کریمہ
ارشاد فرمارہی ہے کہ تیرے رب کا صدق و عدل اعلے درجہ منتہی پر ہے تو واجب کہ جسطرح اوس سے
صدور ظلم و خلاف عدل باجماع اہلسنت محال عقلی ہے یونہین صدور کذب و خلاف صدق بھی عقلا ممتنع
ہو ورنہ صدق الہی غایت نہایت تک نہ پہونچا ہوگا کہ اوسکے مافوق ایک درجہ اور بھی پیدا ہوگا یہہ خود بھی محال
اور قرآن عظیم کے بھی خلاف فثبت المقصود والحمد للہ العلی الودود **تنبیہ** - **اقول** فرق ہی دلیل ہمی کے
مناط استحالہ و مظہر استحالہ ہونے مین اول کے یہہ معنی کہ استحالہ صدق آیت پر موقوف ہے یعنی ورود دلیل
نے محال کر دیا اگر سمع مین نہ آتا عقلا ممکن تھا یہہ استحالہ شرعی ہوگا اور ثانی کا یہہ حاصل کہ صدق آیت ماننا
تسلیم استحالہ پر موقوف یعنی اگر محال عقلی نہ مانیے تو مفاد آیت صادق نہین آتا یہہ استحالہ عقلی ہوگا فقیر نے
ان تینون دلیل آخرین مین بھی طریقہ برتا ہے غایت یہہ کہ کلام مقدمات مسلمہ پر مبنی ہوگا اسقدر دلیل کو
عقلیت سے خارج نہین کرتا کما لایخفی خلاصہ یہہ کہ آیات اون اثبات مین نسلم ثبوت والحمد للہ مالک الملکوت
یہہ بحمد اللہ تین دلیلین ہین کہ عجالۃً حاضر کی گئین اور اگر غور و استقصا کی فرصت ہوتی تو باری عزوجل کے

امید نہ یادت تھی پھر بھی ع درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست ٭ واللہ الہادی الی الحق المبین ٭

والحمد للہ رب العالمین

تنزیہ سوم - رد ہذیانات امام وہابیہ

یا معشر المسلمین آن ہمارے عنایت فرما مخالفین ہدایہم اللہ تعالی الی الحق المبین کا معاملہ سخت نازک مجیلہ براہ
سادگی ایک شخص کو امام بنالیا اور بیش خویش آسمان برین پر اوٹھا کر رکھدیا اب اوسکے خلاف کسی کی
بات قبول ہونی تو بڑی بات کان تک آنی اور طبیعت سے آگ کی آہٹ ہوئی اور غصہ نے
باگ کی سننے سے پہلے ہی ٹھہرالیا کہ ہرگز نہ سنینگے بگڑنے کی قسم کہ بنائے نہ بنینگے آن ہٹون کا
پاس ہدایت بھی پاس ولا رہا ہے مگر پھر بھی اظہار حق کے بغیر چارہ کیا ہے ٥ من آنچہ شرط
بلاغ ست با تو میگویم ٭ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ٭ کاش خدا انہی توفیق دے کہ اک ذرا
دیر کے لیے تعصب و نفسانیت کو یہان رخصت ملے قائل امام طریق ہے معترض خصم فریق ان
حیثیتون کے لحاظ سے نظر یکجہ چلے پھر گوش ہوش کو اجازت شنیدن ہو پھر میزان خرد کو حکم
سنجیدن آب اگر قول خصم قابل قبول ہو تو اتباع حق سے کیون ناحق عدول ہو ورنہ پھر دہی تم وہی
تمہارے امام جو بادعاے آج بکام ہے کل بھی درجام آس چند ساعت مین نہ کچھ نہ بگڑے نہ رنگ
امامت جما ہوا او کھڑے ہاتھ ارے وہ سوا خوبہ سے دونون طرف گوہر سماعت کے کان بنے
ہو خبیر ہوا کی موجین نیسان سخن سے بار ور ہوکر جہین جہین ہم ہوا ہے سے آوازون کا جھالا برساتی
اوران قدرتی سیپون مین اون ننھی ننھی بوندیون سے سننے کے موتی بناتی ہین کیا تم مین کوئی
القی السمع وھو شہید ہے کے قابل نہین ہان ای گوشت کے وہ صنوبری ٹکڑے جو سینون
کے بائین پہلوون مین ملک بدن کے تخت نشین ہو جنکی سرکار مین آنکھون کے عوض سنگی
کانون کے جاسوس بیرونی اخبار کے پرچے سناتے اور خرد کے وزیر فہم کی مشیر اپنی روشن تدبیرسے
نظم ونسق کے بیڑے اوٹھاتے ہین کیا تم مین کوئی یستمعون القول فیتبعون احسنہ کا
قائل نہین جان برادر یقین جان تعصب باطل واصرار عاطل کا وبال شدید ہے آج نہ کھلا تو کل کیا
بعید ہے شب درمیان فردا لو کنا نسمع او نعقل کا یوم عصیب الا ان موعدھم

الصبح الیس الصبح بقریب آور سدن رب ارجعون اعمل صالحاً کا جواب
کلا ہوگا اور طعن بے امان الم یاتکم نذیر کے جگر دوز تیر ہین بلا کا بلا ابھی سویرا ہے
ہوش سنبھالو آنکھین مل ڈالو آہستہ سوجھنے کی راہ نکالو چل تو دیے یہہ بھی دیکھتے ہو کہ اس
جھلی اندھیری مین کسلیے بھیجے ہو جسنے نہ صرف ایک مسئلہ کذب باری بلکہ خوارج روافض معتزلہ
مرجیہ ظاہریہ کرامیہ وغیرہم طوائف ضالہ کی بدعات شنیعہ اور اونکے علاوہ صدہا ضلالات قبیحہ
قطعیہ کی خندقین جھنکائین اور تمھین ان ٹھوکرون ستم لغزشون کی خبر تک نہوئی چشم فہم مین
وہ بلا کی نیندین جھک آئین اور پھر گمان یہہ کہ اس پہر راہ کا ہدایت مآل تھا ہیہات ہیہات کہان
ہدایت اور کہان یہہ چال ع اذا کان الغراب دلیل قوم + سیہدیہم طریق
الہالکینا + تند اپنی حالت پر رحم کرو قبل اسکے کہ پھر معذرت ربنا ہولاء الذین
اضلونا السبیلا کام نہ آئے اور لا تختصموا لدی کی غضب جھنجھلاہٹ اذ تبرا
الذین اتبعوا من الذین اتبعوا کا رنگ دکھائے ربنا افتح بیننا وبین قومنا
بالحق وانت خیر الفاتحین فقیر اس تمہید حمید وتہدید رشید کو اپنا شفیع بنا کر مجال مقال
مین قدم دھرتا اور ڈرتے ڈرتے نازک طبعون گران سمعون چین جبینون ناتوان بینون سے
کچھ عرض کرتا ہے ع کہتے تو ہو تم سے کہتا ہون احوال دل مگر + ڈر ہے کہ شان ناز پہ
شکوہ گران نہو + ایہا القوم ان حضرت امام اول وہابیت ہندیہ معلم ثانی طوائف نجدیہ کو
اپنی اپچ کا مزہ مقدم تھا بیباک دلی مین اہلی کا عالم تھا زبان کے آگے بارہ ہل چلتے جب ولتی
پھر کیا کسی کے سنبھالے سنبھلتے جدہر جا نکلے مسجد ہو یا دیر لگی رکھنے سے پورا ہے ع کہ بت
شکنی گاہ بمسجد زنی آتش + از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد + اسلیے حضرت کی ایک کتاب مین
جو کفر ہے دوسری مین ایمان آج جو ولی ہے کل بکا شیطان ایک آنکھ سے راضی دوسری سے
خفا ایک پر مین زہر دوسرے مین شفا دور کیون جائیے ایک ہاتھ پر صراط ایک پر تقویت رکھ
لیجیے ایک دوسری کا رد کر دیگی تو سہی اب ایک بڑی مصلحت سی جسکے لیے حضرت نے اپنی تصانیف
مین بڑے بڑے پانی باندھے اور پیش خویش آہستہ آہستہ سب سامان کر لیے جسے فقیر نے اپنے
مجموعہ مبارکہ **البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ** مجلد سوم فتاوای فقیر مسمی بہ

العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ مین مفصل و مدلل بیان کیا ہے سوجھی
کہ وہ مطلب نہ نکلیگا جبتک اللہ تعالی کا وجوب صدق باطل نہو لہذا رسالہ یکروزی مین امکان
کذب کے قائل ہوئے اور اس بیہودہ دعوی کے ثبوت کو بہزار جانکنی وہ ہذیان بین البطلان ظاہر کیے

ہذیان اول امام وہابیہ اگر کذب الہی محال ہو اور محال پر خدا کو قدرت نہین تو اللہ
تعالی کے جھوٹ بولنے پر قادر نہوگا حالانکہ اکثر آدمی اوسپر قادر ہین تو آدمی کی قدرت اللہ کی قدرت سے
بڑھ گئی یہہ محال ہے تو واجب کہ اوسکا جھوٹ بولنا ممکن ہو ایہا المسلمون رحمکم اللہ بنظر الحق للہ
بنظر انصاف اس اغوای عوام و طغوای تمام کو غور کرو کہ اس تلبیس کی گانٹھ مین کیا کیا دہر کی زبان
ہندی ہین اولا دہوکا دیا کہ آدمی تو جھوٹ بولتے ہین خدا نہ بول سکے تو قدرت انسانی اوسکی
قدرت سے زائد ہو حالانکہ اہلسنت کی ایمانی ہین انسان اور اوسکے تمام اعمال و اقوال و اوصاف و احوال سب
جناب باری عز وجل کے مخلوق ہین قال المولی سبحنہ وتعالی واللہ خلقکم وما تعملون ۝
تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے) انسان کو فقط کسب پر ایک گونہ اختیار
ملا ہے اور اوسکے سارے افعال مولی عز وجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہین آدمی کی کیا طاقت کہ
بے اوسکے ارادہ و تکوین کے پلک مار سکے انسان کا صدق کذب کفر ایمان طاعت عصیان
جو کچھ ہے سب اوسی قدیر مقتدر جل وعلا نے پیدا کیا ہے اور اوسکی عمیم قدرت عظیم ارادت سے
واقع ہوتا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۝ تم نہ چاہوگے مگر یہہ کہ اللہ تعالی
چاہے جو پروردگار سارے جہان کا ع اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا ۝ ماشئت بہ کان وما تشاء بکون
لا ما تشاء الدہر والافلاک ٭ پھر کتنا نا زیب دہا ہی کہ آدمی کا فعل قدرت الہی سے جدا ہے یہہ خاص اشقیای
معتزلہ کا مذہب نامہذب اور قرآن عظیم کا مردود و مکذب **ثانیا اقول** اس مدہوش سے پوچھو انسانکو
اپنے جھوٹ بولنے پر قدرت ہی یا معاذ اللہ اللہ عز وجل سے بلوانے پر پہر قدرت بڑھنا تو جب
ہوتا کہ اللہ تعالی آدمی سے جھوٹ بلوانے پر قابو رکھتا اپنے کذب پر قادر نہوتا تو انسان کو اوس عزیز
جلیل کے کذب پر کب قدرت تھی کہ قدرت الہی سے اوسکی قدرت زائد ہو گئی ولکن من لم یجعل
اللہ لہ نورا فما لہ من نور **ثالثا** حضرت کو اسی یکروزی مین یہہ تسلیم روزی ہی کہ کذب عیب منقصت
ہے اور بیشک باری عز وجل مین عیب و نقصان آنا محال عقلی اور ہم اسی رسالے کے مقدمہ مین روشن کر چکے

کہ محال پر قدرت ماننا اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانا بلکہ اوسکی خدائی سے منکر ہو جانا ہے حضرات مبتدعین کے
معلم شفیق ابلیس خبیث علیہ اللعن نے یہہ عجز قدرت کا نیا شگوفہ ان دہلوی بہادر سے پہلے انکے مقتدا ابن حزم
فاسد العزم فاقد الجزم ظاہری المذہب ردی المشرب کو بھی سکھایا تھا کہ اپنے رب کا ادب و اجلال یکسر پس
پشت ڈال کتاب الملل والنحل میں بک گیا کہ انہ تعالی قادر ان یتخذ ولدا اذ لو لم یقدر لکان عاجزا یعنی
اللہ تعالی اپنے لیے بیٹا بنانے پر قادر ہے کہ قدرت نمانو تو عاجز ہوگا) تعالی اللہ عما یقول
الظلمون علوا کبیرا ٥ لقد جئتم شیئا ادا ٥ تکاد السموات یتفطرن منہ و
تنشق الارض وتخر الجبال ھدا ٥ ان دعوا للرحمن ولدا وما ینبغی للرحمن ان یتخذ
ولدا ٥ سیدی علامہ عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی مطالب وفیہ میں ابن حزم کا یہہ قول نقل کر کے
فرماتے ہیں فانظر اختلال ہذا المبتدع کیف غفل عما یلزم علی ہذہ المقالۃ الشنیعۃ من اللوازم التی لا تدخل
تحت وہم وکیف خفاہ ان العجز انما یکون لو کان القصور جاء من ناحیۃ القدرۃ اما اذا کان لعدم قبول
المستحیل لتعلق القدرۃ فلا یتوہم عاقل ان ہذا عجز یعنی اس بدعتی کی بدحواسی دیکھنا کیونکر غافل ہوا کہ اس
قول شنیع پر کیا کیا قباحتیں لازم آتی ہیں جو کسی وہم میں نہ سمائیں اور کیونکر اوسکے فہم سے گیا کہ
عجز تو جب ہو کہ قصور قدرت کی طرف سے آئے اور جب وجہ یہہ ہے کہ محال خود ہی تعلق قدرت کی
قابلیت نہیں رکھتا تو اس سے کسی عاقل کو عجز کا وہم نہ گزریگا) اوسمیں فرمایا و بالجملۃ فذلک التقدیر
الفاسد یودی الی تخلیط عظیم لا یبقی معہ شیئ من الایمان ولا من المعقولات اصلا یعنی یہہ تقدیر فاسد
(کہ باری عزوجل محالات پر قادر ہے) وہ سخت درہمی و برہمی کا باعث ہوگی جسکے ساتھ نہ ایمان کا
نام رہے نہ اصلا احکام عقل کا نشان) اوسمیں فرمایا وقع ہہنا لابن حزم ہذیان بین البطلان
لیس لہ قدوۃ الا شیخ الضلالۃ ابلیس یعنی مسئلہ قدرت میں ابن حزم سے وہ کھلی کھلی بات
کھلی باطل واقع ہوئی جسمیں اوسکا کوئی پیشوا نہ رئیس مگر سردار گمراہی ابلیس) کنز الفوائد میں ہے
القدرۃ والارادۃ صفتان مؤثرتان والمستحیل لا یمکن ان یتاثر بہما اذ یلزم ح ان یجوز تعلقہما باعدام
انفسہما واعدام الذات العالیۃ واثبات الالوہیۃ لما لا یقبلہا من الحوادث وسلبہا عن مستحقہا
جل وعلا فای قصور وفساد ونقص اعظم من ہذا وہذا الا تقدیر یودی الی تخلیط عظیم وتخریب جسیم
لا یبقی معہ عقل ولا نقل ولا ایمان ولا کفر ولعمارۃ لبعض الاشقیاء من المبتدعۃ عن ہذا اصرح

بنقیضہ فانظر عمار ہذا المبتدع کیف عمی عما یلزم علی ہذا القول الشنیع من اللوازم التی لا یتطرق

الیہا الوہم یعنی قدرت وارادہ دونوں صفتیں موثرہ ہیں اور محال کا انسے متاثر ہونا ممکن نہیں

ورنہ لازم آئیگا کہ قدرت وارادہ اپنے نفس کے عدم اور خود اللہ تعالی کے عدم اور مخلوق کو

خدا کر دینے اور خالق سے خدائی چھین لینے ان سب باتوں سے متعلق ہو سکے اس سے بڑھکر کونسا

قصور وفساد ونقصان ہوگا اس تقدیر پر وہ سخت وہمی اور عظیم خرابی لازم آئیگی جسکے ساتھہ نہ عقل

رہے نہ نقل نہ ایمان نہ کفر اور بعض اشقیائے بدمذہب کو جو یہہ امر نہ سوجھا تو صاف لکھہ گیا کہ ایسی

بات پر بھی خدا قادر ہے اب اس بدبختی کا اندھاپن دیکھو کیونکر اوسے نہ سوجھیں وہ شناعتیں جو

اس برے قول پر لازم آئینگی جنکی طرف وہم کو بھی راستہ نہیں) مسلمان انصاف کریں کہ یہہ

تشنیعیں جو علمانے اس بدمذہب ابن حزم پر کیں اس بدمشرب عدیم الحزم سے کتنی بحرین

كذلك قال الذين من قبلهم مثل قولهم تشابهت قلوبهم - والله

لا يهدي كيد الخائنين ٥ رابعا - اقول العزة لله اگر دہلوی ملاکی یہہ دلیل

سچی ہو تو دو خدا دس خدا ہزار خدا بیشمار خدا ممکن ہو جائیں وجہ سنیے جب یہہ قرار پایا کہ آدمی جو

کچھہ کر سکے خدا بھی اپنی ذات پاک کے لیئے کر سکتا ہی اور معلوم کہ نکاح کرنا عورت سے ہمبستر ہونا

اوسکے رحم میں نطفہ پہونچانا قدرت انسانی میں ہی تو واجب کہ ملاجی کا موہوم خدا بھی یہہ باتیں

کر سکے ورنہ آدمی کی قدرت جو اوس سے بڑھ جائیگی اور جب اتنا ہو چکا تو وہ آفتیں جنکے سبب

اہل اسلام اتخاذ ولد کو محال جانتے تھے امام وہابیہ نے قطعا جائز مان لیں آگے نطفہ ٹھہرنے

اور بچہ ہونے میں کیا زہر گھل گیا ہے وہ کونسی ذلت وخواری باقی رہی ہے جسکے باعث انھیں

ماننے جھجکنا ہوگا بلکہ یہان اگر خدا کا عاجز رہ جانا تو سخت تعجب ہی کہ یہہ تو خاص اپنے ہاتھہ کی کام ہیں

جب دنیا بھر میں بزعم ملاجی سبکے لیئے اوسکی قدرت سے واقع ہوتے ہیں تو کیا اپنی زوجہ کے بارے میں

تھک جائیگا آخر بچہ نہ ہونا یوں ہوتا ہے کہ نطفہ استقرار نکرے اور خدا استقرار پر قادر ہی یا یوں کہ

منی ناقابل عقد وانعقاد یا مزاج رحم میں کوئی فساد یا خلل آئے سبب مانع اولاد تو جب خدائی ہی

کیا ان موانع کا ازالہ نکر سکیگا بہرحال جب امور سابقہ ممکن ٹھہرے تو بچہ ہونا قطعا ممکن اور خدا کا

بچہ خدا ہی ہوگا قال اللہ تعالی قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العبدین ٥ تو دہ

اگر جمن کے لیے کوئی بچہ ہی تو مین سب کے کھلے پڑھنے والا ہون) تو قطعا دو خدا کا امکان ہوا اگر
چہ بنا فی غیرت ہو کر امتناع بالغیر ٹھہرے اور جب ایک ممکن تو کروڑن ممکن کہ قدرت خدا کی انتہا نہیں
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم * **خامسا** ملائے دہلی کا خدائے موہوم کہان کہان آدمی کی
حرص کریگا آدمی کھانا کھاتا ہے پانی پیتا ہے پاخانہ پھرتا ہے پیشاب کرتا ہے آدمی قادر ہے کہ جس
چیز کو دیکھنا نچاہے آنکھین بند کرلے سننا نچاہے کانون مین اونگلیان دیلے آدمی قادر
ہے کہ اپنے آپکو دریا مین ڈبو دے آگ سے جلالے خاک پر لیٹے کانٹون پر لوٹے رافضی ہو جائے
وہابی بنجائے مگر ملائے ملوم کا مولائے موہوم یہہ سب باتین اپنے لیے کر سکتا ہوگا ورنہ عاجز
ٹھہریگا اور کمال قدرت مین آدمی سے گھٹا رہیگا **اقول** غرض خدائی ہے ہر طرح ہاتھ دہو
بیٹھنا ہے نکر سکا تو حضرت کے زعم مین عاجز ہوا اور عاجز خدا نہین۔ کر سکا تو ناقص ہوا ناقص خدا
نہین۔ محتاج ہوا محتاج خدا نہین۔ ملوث ہوا ملوث خدا نہین تو کمس وامس کیطرح اظہر
واز ہر کہ دہلوی بہادر کا یہہ قول ابتر حقیقۃ انکار خدا کیطرف منجر **ما قدروا اللہ حق قدرہ**
والعیاذ باللہ عن اضلال الشیطین مگر سبحٰن ربنا ہمارا سچا خدا سب عیبون سے پاک اور قدرت
علی المحال کی تہمت سلب یا ضلال سے کمال منزہ عالم اور عالم کے اعیان اعراض ذوات صفات
اعمال اقوال خیر شر صدق کذب حسن قبیح سب اوسکی قدرت کاملہ وارادۂ ازلیہ سے ہوتے ہین نہ
کوئی ممکن اوسکی قدرت سے باہر نہ کسیکی قدرت اوسکی قدرت کے ہمسر نہ اپنے لیے کسی عیب
ونقصت پر قادر ہونا اوسکی شان قدوسی کے لائق و درخور **تعلی اللہ عما یقول الظلمون**
علوا کبیرا ۞ وسبحٰن اللہ بکرۃ واصیلا والحمد للہ حمدا کثیرا ثم **اقول** ذہن فقیر مین ان پانچ کے
علاوہ ہذیان مذکور پر اور ابحاث دقیقہ کلامیہ ہین جنکے ذکر کے لیے مخاطب قابل فہم دقائق درکار
نہ وہ حضرات جنمین اجلہ واکابر کا مبلغ علم سیدہی سیدہی نفس عبارت مشکوۃ وغیرہ سن سنا کر
اجازت وسند کی، داد وستد تا بہ اذلۂ و اصاغر چہ رسد امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولہم واللہ

الہادی ودلی الایادی ٭ **ہذیان دوم مولای نجدیہ** ٭ عدم کذب را از کمالات
حضرت حق جلّ مجدہ بیشمار بند واور جلّ شانہ باین مدح میکنند بخلاف اخرس وجماد کہ ایشان را کسی بعدم
کذب مدح نمیکنند و بر ظاہر ست کہ صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب بسیار دارد
و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضی حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نمی نماید ہمان شخص ممدوح
میگردد بسلب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم
بکلام کاذب نمی تواند کرد یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع نمیتواند
کرد یا شخصیکہ ہرگاہ کلام صادق میگوید کلام مذکور از و صادر میگردد و ہرگاہ کہ ارادہ تکلم بکلام کاذب
می نماید آواز او بند می گردد یا زبان او ماؤف میشود یا کسے دیگر دہن او را بند می نماید یا حلقوم
او را خفہ میکند یا کسی کہ چند قضایا صادقہ را یاد گرفتہ است واصلا بر ترکیب قضایای دیگر قدرت
نمیدارد و بنا علیہ کلام کاذب از و صادر نمیگردد و این اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مدح نیستند
بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست و بنا بر
عجز از تکلم بکلام کاذب ہیچگونہ از صفات مدائح نیست یا مدح آن بسیار دون ست از مدح اول
انتہی بلفظہ الرکیک المختل اس تسبیع باطل و تطویل لاطائل کا یہ حاصل بے حاصل کہ عدم کذب
اللہ تعالی کے کمالات و صفات مدائح سے ہی اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ متکلم باوجود
قدرت بلحاظ مصلحت بخوف الاتش سے بچنے کو کذب سے باز رہے نہ کہ کذب پر قدرت ہی نہ رکھے گونگا
یا پتھر کی کوئی تعریف نہ کریگا کہ یہ جھوٹ نہیں بولتا تو لازم کہ کذب الٰہی مقدور و ممکن ہو ٭

اقول وباللہ التوفیق اس ہذیان شدید الطغیان کے شنائع و مفاسد حد شمار سے
زائد مگر ان تو شیوں بدلگامیوں پر جو تازیانے نگاہ اولین ذہن فقیر میں حاضر ہوئے پیشکش
کرتا ہوں وباللہ العصمۃ فی کل حرف وکلمۃ **تازیانہ ۱- اقول العزۃ للہ** و
العظمۃ للہ واللہ الذی لا الہ الا ہو کبرت **کلمۃ تخرج من افواہھم ان یقولون**
الا کذبا ○ للہ یہ ظلم شدید و ضلال بعید تماشا کردنی کہ جابجا خود اپنی زبان سے کذب کو عیب
و تلوث کہتا جاتا ہے پھر اسی باری عزوجل کے لیے ممکن بتاتا اور اللہ کے جھوٹ نہ بولنے کی وجہ
یہ ٹھہراتا ہے کہ حکیم ہے اور مصلحت کی رعایت رکھتا ہے لہذا ترفعاً عن عیب الکذب و تنزہا عن

التلوث بہ یعنی اس لحاظ سے کہ کہیں عیب و لوث سے آلودہ نہو جاؤں کذب سے بچتا ہے دیکھو صاف صریح مان لیا کہ باری عزوجل کا عیب دار و ملوث ہونا ممکن وہ چاہے تو ابھی عیبی و ملوث بنجائے مگر یہہ امر حکمت و مصلحت کے خلاف ہے اسلیئے قصداً پرہیز کرتا ہے تعلی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ۞ اور خود یہ ہے اصل بنائے خود سری دیکھیے ہائے مقبوح کا یہہ املائے مقدوح اس کلام ائمہ کے رد مین ہے کہ کذب نقص ہے اور نقص باری تعالی پر محال اسکے جواب مین فرماتے ہین محال بالذات ہونا ہمین تسلیم نہین بلکہ ان ولیلون (یعنی دونون ہذیانون) سے ممکن ہے تو کیسی صاف روشن تصریح ہے کہ نہ صرف کذب بلکہ ہر عیب و آلائش کا خدا مین آنا ممکن واہ بہادر کیا بہم گردش چشم مین تمام عقائد تنزیہ و تقدیس کی جڑ کاٹ گیا عاجز جاہل احمق کاہل اندھا بہرا گونگا سب کچھ ہونا ممکن ٹھہرا کہانا پینا پاخانہ پہرنا پیشاب کرنا بیمار پڑنا بچہ جننا اونگھنا سونا بلکہ مر جانا مر کے پہر پیدا ہونا سب جائز ہو گیا غرض اصول اسلام کے ہزارون عقیدے جنپر مسلمانون کے ہاتھ مین یہی دلیل تھی کہ مولی عزوجل پر نقص و عیب محال بالذات ہین دفعتہً سب باطل و بے دلیل ہو کر رہ گئے فقیر تنزیہ دوم مین زیر دلیل اول ذکر کر آیا کہ یہہ مسئلہ کیسی عظمت والا اصل دینی تھا جسپر ہزارہا مسئلہ ذات و صفات باری عزوجل متفرع و مبنی اس ایک کے انکار کرتے ہی وہ سب گئے اور وہین شرح مواقف سے گزرا کہ ہمارے لیے معرفت صفات باری کیطرف کوئی راستہ نہین مگر افعال الہی سے استدلال یا یہہ کہ اوس پر عیوب و نقائص محال اب یہہ دوسرا راستہ تو تمنے خود بند کر دیا رہا پہلا یعنی افعال سے دلیل لانا کہ اوسنے ایسی عظیم چیزین پیدا کین اور ان مین یہہ یہہ حکمتین ودیعت رکھین تو لاجرم انکا خالق بالبداہتہ علیم و قدیر و حکیم و مرید ہے **اقول اولاً** یہہ استدلال صرف اونہین صفات کمال مین جاری جنہین خلق و تکوین کو علاقہ داری باقی ہزارہا مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ پر دلیل کہانسے آئیگی مثلاً مصنوعات کا ایسا بدیع و رفیع ہونا ہرگز دلالت نہین کرتا کہ انکا صانع صفت کلام یا صفت صدق سے بھی متصف یا نوم و اکل و شرب سے بھی منزہ ہے **ثانیاً** جن صفات پر دلالت افعال وہان بھی صرف اونکے حصول پر دال نہ یہہ کہ اونکا حدوث ممنوع یا زوال محال مثلاً اس نظم حکیم و عظیم بنانے کے لیے بیشک علم و قدرت و ارادہ و حکمت درکار مگر اس سے صرف بنانے وقت انکا ہونا ثابت ہمیشہ سے ہونے اور ہمیشہ رہنے سے

دلیل ساکت اگر دلائل سمعیہ کیطرف چلیے **اقول اولا** بعض صفات سمع پر متقدم تو اونکا سمع سے اثبات دور کو مستلزم **ثانیا** سمع بھی صرف گنتی کے سلوب و ایجابات مین وارد اونکے سوا ہزارون مسائل کس گھر سے آئینگے مثلا نصوص شرعیہ مین کہین تصریح نہین کہ باری عزوجل اعراض و امراض و بول و براز سے پاک ہی اسکا ثبوت کیا ہوگا **ثالثا** نصوص بھی فقط وقوع و عدم پر دال ہونگے وجوب و استحالہ و ازلیت و ابدیت کا پتا کہان سے چلیگا مثلا **بکل شیء علیم** **علی کل شیء قدیر** سے یہہ بیشک ثابت کر اوسکے لیے علم و قدرت ثابت یہہ کب نکلا کہ ازل سے ہین اور ابد تک رہینگے اور اونکا زوال اوس سے محال تو ہین **وھو یطعم ولا یطعم** اور **لا تاخذہ سنۃ ولا نوم** کا اتنا حاصل کہ کھاتا پیتا سوتا اونگھتا نہین نہ یہہ کہ یہہ باتین اوسپر ممتنع **ہان ہان** ان سب امور پر دلالت قطعی کرنے والا آن تمام دعاوی ازلیت و ابدیت و وجوب و امتناع پر بوجہ کامل ٹھیک اوترنے والا ہزارا ان ہزار مسائل صفات ثبوتیہ و سلبیہ کے اثبات کا یکبارگی سچا ذمہ لینے والا مخالف ذیہوش غیر مجنون و بدہوش کے موںھ مین دفعۃً بھاری پتھر دیدینے والا تھا مگر وہی دینی یقینی عقلی بدیہی اجماعی ایمانی مسئلہ کہ باری تعالی پر عیب و منقصت محال بالذات جب یہی ہاتھ سے گیا سب کچھ جاتا رہا اب نہ دین ہے نہ نقل نہ ایمان نہ عقل **انا للہ وانا الیہ راجعون** **کذالک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر** مفتون **ہان وہابیہ نجدیہ کو دعوت عام ہے** اپنے مولای مسلم و امام مقدم کا یہہ ہذیان امکان ثابت مان کر ذرا بتائین تو کہ اونکا معبود بول و براز سے بھی پاک ہے یا نہین حاشا للہ امتناع تو امتناع عدم وقوع کے بھی لالے پڑینگے آخر قرآن و حدیث مین تو کہین اسکا ذکر نہین نہ افعال الہی اس نفی پر دلیل اگر اجماع مسلمین کیطرف رجوع لائین اور بیشک اجماع ہے مگر جان برادر یہہ بیشک ہمنے یونہین کہا کہ یہہ عیب ہین اور عیب سے تنزیہ ہر مسلمان کا ایمان تو قطعا کوئی مسلم ان امور کو روا رکھیگا جب عیب سے تلوث ممکن ٹھہرا تو اب ثبوت اجماع کا کیا ذریعہ رہا کیا نقل و روایت سے ثابت کروگے حاشا نقل اجماع درکنار سلفا و خلفا کتابون مین اس مسئلہ کا ذکر ہی نہین اگر کہیے بول و براز کا وقوع ایسے آلات جسمانیہ پر موقوف جنسے جناب باری منزہ تو اولا اون آلات کے بطور آلات نہ اخلا ی

۹۵ [illegible]

ذات ہونے کے استحالہ پر سوا اوس وہوب تنزہ کے کیا دلیل جسسے تمہارا امام دمولی رو بیٹھا
ثانیاً توقف ممنوع آخر بے آلات زبان ومردمک وپردہ گوش کلام وبصر وسمع ثابت ہو گر
بے آلات بول بڑا سے کون مانع اسیطرح لاکھون کفریات لازم آئینگے کہ تمہارا امام کاوہ
بہتان امکان تسلیم ہو کر قیامت تک اونسے منفر نہ ہوگی کذٰلک یحق اللّٰہ الحق ویبطل الباطل
ولو کرہ المجرمون ۝ مسلمانون نے دیکھا کہ اس طائفہ تالفہ کے سردار وامام
مدعی اسلام نے کیا بس بویا اور کیا پھل کہویا اور لاکھون عقائد اسلام کو کیسا ڈبویا ہزارون
کفر شنیع وضلال فظیع کا دروازہ کیسا کہولا کہ اوسکا مذہب مان کر کبھی بند نہوگا پھر دعوی یہہ
کہ دنیا بھر مین ہمین موحد ہین باقی سب مشرک سبحٰن اللہ یہہ مونھہ اور یہہ دعوی اور ناقص وعیبی
وملوث خدا کے پوجنے والے کس مونھہ سے اوس اپنے تراشیدہ باطل موہوم کو حضرت حق سبحٰنہ
کہتا ہے سبحٰن اللہ وہی تو سبحٰنہ کے قابل ہمین و بہار سے عیبون الائشون کا امکان حاصل الحمد
للہ ہین اپنے رب ملک سبوح قدوس عزیز مجید عظیم جلیل کیطرف ہزار زبان وصد ہزار جان سے رجوع
کرتا ہون تیرے اوس عیبی آلائشی تراشیدہ معبود اور اوسکے سب پوجنے والون سے مسلمانو
تمہارے رب کی عزت وجلال کی قسم کہ تمہارا سچا معبود جل وعلا وہ پاک ومنزہ وسبوح وقدوس ہے
جسکے لیے تمام صفات کمالیہ ازلاً ابداً واجب للذات اور اصلاً کسی عیب لوث سے ملوث ہونا اوسکو
قطعاً محال بالذات اوسکی پاک قدرت اس ناپاک شناعت سے بری ومنزہ کہ معاذ اللہ اپنے کو عیبی
وناقص بنانے پر حاصل ہو نعم المولیٰ ونعم النصیر ۝ یہہ ملا ملوم کا مولائے موہوم تھا جو
اپنے لیے عیوب وفواحش پر قدرت تو رکھتا ہے مگر لوگون کے شرم لحاظ یا ہماری سے خدا کے قہر و
غضب سے ڈر کر باز رہتا ہے ضعف الطالب والمطلوب ۝ لبئس المولیٰ
ولبئس العشیر ۝ اوسفیہ ملوم کذوب ظلوم الوہیت ومنقصت باہم اعلیٰ درجہ منافی
پر ہین الہ وہی ہے جسکے لیے جمیع صفات کمال واجب لذاتہ ہون توکسی عیب سے اتصاف
ممکن ماننا زوال الوہیت کو ممکن جاننا ہے پھر خدا خدا کب رہا ولکن الظٰلمین بایٰت اللہ
یجحدون ۝ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر سے منقول ہوگا کہ باری کے لیے امکان
ظلم ماننی کا یہی مطلب کہ اوسکی خدائی ممکن الزوال ہے مین گمان نہین کرتا کہ اس بیباک کیطرح

(مسلمانون کی تو خدا امان کرے) کسی مجھ دال کا فرلے بھی بے دھڑک تصریح کردی ہو
کہ عیب لوث خدا مین آتو سکتے ہین مگر بطور ترفع یعنی مشخت بنی رکھنے کے لیے اوس سے دور
رہتا ہی صدق اللہ ومن اصدق من اللہ قیلا۔ فانہا لا تعمی الابصار
ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور۔ بیشک آنکھیں اندھی نہین ہوتین ولیکن
وہ دل اندھے ہو جاتے ہین جو سینون مین ہین والعیاذ بالمولی بحمہ وتعالی **ثم اقول** طرفہ
تماشا ہی خدا کی شان تمام طائفہ کا تو وہ ایمان کہ خدا کے لیے ہر عیب کا امکان اور ارباب
طائفہ یون بے وقت کی کہیتر کرنا حق بلکان کہ تمام امت کے خلاف حق تعالی سے عجز پر
عقیدہ ٹھہرایا تو مولف کے پیشوایان دین کا ہے مولف اسپر افسوس نہین کرتا حضرت ذرا
گھر کی خبر لیجیے یہان مولائی طائفہ عجز وجہل وظلم وبخل وسفہ وسرل وغیرہا دنیا بہر کے سب
عیوب ونقائص کے امکان کا جھنڈا گاڑ چکے ہین پہر بفرض غلط اگر کسینے ایک جگہ عجز مان
بھی لیا تو تمہارے امام کے ایمان پر کیا بچا کیا ایک امر کہ خدا کے لیے اوس سے کر درجہ بدتر
ممکن تھا اوسی اوس خرمن سے ایک خوشہ تسلیم کرلیا پھر کیا قہر کیا کہ تمہارا امام جو خدا کا
ناقص عیبی ملوث آلائشی ہو سکنے پر ایمان لایا نہ یہہ قابل افسوس نہ خلاف امت ہاہی یہہ تو
تمہارے اعظم پیشوایان دین کی سنت ہے معاذ اللہ اس امام کی بدولت طائفہ بیچاری کی کیا
بری گت ہی۔ **ثم اقول** اس سے بڑھکر مظلمہ حائفہ تناقض صریح امام الطائفہ اوسی
مونھہ سے خدا کیلیے عیب وتلوث ممکن مانتا ہی اوسی مونھہ سے کہتا ہی جھوٹ نہ بولے
سکے تو قدرت جو گھٹ جائیگی جی گھٹ جائیگی تو کیا آفت آئیگی آخر جہان ہزار عیب ممکن تھے
اتنا ہی علم بس ہے یہہ کہ رب کریم رؤف رحیم عز مجدہ اپنی اضلال سے اپنی پناہ مین رکھے
امین امین بجاہ سید الہادین محمدن الصادق الحق المبین صلوات اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ و
وصحبہ اجمعین **تازیانہ -۲- ۱ اقول** وبامد التوفیق ایہا المسلمون حاشا یہہ بچانا
کہ باری عزوجل کا عیوب ونقائص سے ملوث ہونا اس شخص کے نزدیک صرف ممکن ہی ہی
نہین نہین بلکہ یقینا اوسی بالفعل ناقص جانتا اور کمال حقیقی سے دور مانتا ہی ای مسلمان
کمال حقیقی یہہ ہے کہ اوس صاحب کمال کی نفس ذات مقتضی جملہ کمالات ومنافی جملہ

تلوثات ہو اور قطعاً جو ایسا ہو گا اوسپر ہر عیب و نقصان محال ذاتی ہو گا کہ ذات سے مقتضای ذات کا ارتفاع یا ذات و منافی ذات کا اجتماع دونوں قطعاً بدیہی الامتناع اور بیشک ہم اہلسنت اپنے رب کو ایسا ہی مانتے ہین اور بیشک وہ سچے کمال والا ایسا ہی ہے اس شخص نے کہ اوس عزیز جلیل کیلئے عیب و نقصان کا امکان مانا تو قطعاً کمالات کو اوسکا مقتضائے ذات نجانا تو کمال حقیقی سے بالفعل خالی اور حقیقۃً ناقص و فاقد مرتبہ عالی ہوا آج وجہ معلوم ہوئی کہ یہہ طائفۂ تالفہ اپنے آپ کو موحد اور اہلسنت کو مشرک کیون کہتا ہے اسکے زعم مین اللہ عزوجل کے لیے اثبات کمالات واجبہ للذات شرک ہے کہ لفظ وجوب جو مشترک ہو جائیگا اگرچہ وجوب بالذات و وجوب للذات فرق اوس طفل مکتب پر بھی مخفی نہین جو اربعہ و زوجیت کی حالت جانتا ہے و لہذا اس فرقۂ ضال نے باتباع کرامیہ کمالات الٰہیہ کو مقتضائے ذات نہ ٹھہرایا تو جیسے معتزلہ نے تعدد قدما سے بچنے کو نفی صفات کی اور اپنا نام اصحاب التوحید رکھا یونہین اس طائفۂ جدیدہ نے اشتراک لفظ وجوب سے بھاگنے کو نفی اقتضائے ذات کی اور اپنا نام موحد تراشا و فی ذلک **اقول**

لعمرک موحد تعنوا لہم ✢	تعسا لمن بالاعتزا
ل و بالتوہب جاوا	ذا اہل توحید و ذا
تشابہت قلوبہم	فتناسب الاسماء

تنبیہ نبیہ جہول سفیہ کو جسکو اوسکے استاذ قدیم ابلیس رجیم علیہ اللعن نے یہہ نقصان و تلوث باری عزوجل کا مہلکہ سکھایا تو دوسری کتاب افضاح الباطل مسمے بہ ایضاح الحق مین ترقی ضلال و شدت نکال کا رستہ دکھایا یعنی اوسمین نہایت دریدہ دہنی مسائل تنزیہ و تقدیس باری تعالیٰ عزوجل کو جنپر تمام اہلسنت کا اجماع قطعی ہے صاف بدعت حقیقیہ بتایا۔ جری بیباک کی یہہ عبارت ناپاک یہہ ہی تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلاجہت و محاذات و قول بعدم عالم بر سبیل ایجاب و اثبات قدم عالم و امثال آن ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ مختصرا دیکھو کیسا بے دھڑک لکھہ دیا کہ اللہ عزوجل کی یہہ تنزیہ و تقدیس کہ اوسے زمانہ و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اوسکا دیدار بلاکیف حق ماننا سب بدعت حقیقیہ ہین سچ ہے جب اللہ تعالیٰ کے لیے ہر عیب و آلائش کو ممکن ماننا سنت ملعونہ امام نجدیہ ہے تو اوس عزیز مجید جل مجدہ کی تنزیہ و تقدیس آپہی بدعت حقیقیہ شریعت وہابیہ ہوگی

وہی حساب ہے ع کہ تو ہم درمیان ما تلخی - مشرکین بھی تو دین اسلام کو بدعت بتاتی تھے
ماسمعنا بهذا فی الملة الآخرة ان هذا الا اختلاق خیر یہانتک
تو نری ہی بدعت تھی آگے شراب ضلالت تیز و تند ہو کر اونچی چڑھی اور نشہ کی ترنگ کیف
کی اُمنگ دونا پر آ کر کفر تک بڑھی کہ اللہ عزوجل کو پاک و منزہ اور دیدار الٰہی کو بے جہت و
مقابلہ ماننے کو مخلوقات کے قدیم جاننے اور خالق تعالیٰ کو بے اختیار ماننے کے ساتھ گنا
اور اوسے ان ناپاک مسلمانوں کے ساتھ کہ باجماع مسلمین کفر محض ہیں ایک حکم میں شریک کیا
اب کیا کہا جائے سوا اسکے کہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اچھے امام اور اچھے ماموم ع مذہب معلوم و اہل مذہب
معلوم ٭ تازیانہ ۴۳ - اقول و باللہ التوفیق سفیہ سحیق کی اور جہالت و ضلالت دیکھئے
خود مانتا جاتا ہے کہ صدق اللہ عزوجل کی صفات کمالیہ سے ہے حیث قال صفت کمال میں
پھر اوسے امر اختیاری جانتا ہے کہ باری تعالیٰ نے باوجود قدرت عدم برعایت مصلحت بطور ترفع
اختیار فرمایا اہلسنت کے مذہب میں اللہ عزوجل کے کمالات اوسکے پاک کی قدرت و اختیاری
نہیں بلکہ باقتضائے نفس ذات بے توسط قدرت و ارادہ و اختیار اوسکی ذات پاک کے لیے
واجب و لازم ہیں نہ کہ معاذ اللہ وہ اوسکی صنعت یا اونکا عدم اوسکے زیر قدرت تمام کتب
کلامیہ اسکی تصریح سے مالامال وہ احادیث و آثار تمہاری کان تک بھی پہونچے ہونگے جنہیں
کلام الٰہی کو باختیار الٰہی ماننے والا کافر ٹھہرا ہے اور عجب نہیں کہ بعض اونمیں سے میں بھی
ذکر کروں مگر مجھے یہاں حیرت ہے کہ اس بیباک بدعتی کو کیونکر الزام دوں اگر یہہ کہتا ہوں
کہ صفات کمالیہ الٰہی کا اختیاری اور اونکے عدم کا زیر قدرت باری نہونا ائمہ اہلسنت کا مسئلہ
اجماعی ہے تو اوسنے جیسے اور مسائل اجماعیہ تنزیہ و تقدیس کو بدعت حقیقیہ لکھدیا یہاں
کہتے کون اوسکی زبان پکڑتا ہے کہ ائمہ اہلسنت سب بدعتی تھے اور اگر یوں دلیل قائم
کرتا ہوں کہ صفت کمال کا اختیاری اور اوسکے عدم کا زیر قدرت ہونا مستلزم عیب و منقصت
ہے کہ جب کمال اختیاری ہوا کہ چاہے حاصل کیا یا نکیا تو عیب و نقصان بھی روا ٹھہرا
اور مولیٰ سبحنہ و تعالیٰ کا موصوف بصفات کمالیہ ہونا کچھ ضروری نہوا تو یہہ اوس بدمذہب کا

عین مذہب ہے وہ صاف لکھہ چکا کہ باری عزوجل ہیں و عیب و آلائش کا آنا ممکن مگر ہان ان پیروؤں سے اتنا کہو نگا کہ آنکھ کھول کر دیکھتے جاؤ کس معتزلی گرامی کو امام جانتے ہو جو صراحۃً عقائد اجماعیۂ اہلسنت و جماعت کو رد کرتا جاتا ہے پھر نہ کہنا کہ ہم سنی ہیں **تنبیہ نبیہ** حضرت نے صفات کمالیہ باری جل و علا کا اختیاری ہونا کچھ فقط صفت صدق ہی میں نہ لکھا بلکہ مسئلہ علم الٰہی میں بھی اسکی تصریح کی کتاب تقویت الایمان مسمّی بہ تفویۃ الایمان ص ۲۴ برعکس نہند نام زنگی کافور میں صاف لکھدیا غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے حاشا للہ یہہ اللہ عزوجل پر صریح بہتان ہے وہابیان نے کھلم کھلا اقرار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہے تو علم حاصل کر سکے جاہل ہی شاباش بہادر اچھا ایمان رکھتا ہی خدا پر اہلسنت کے مذہب میں ازلاً ابداً ہر بات کو جاننا ذات پاک کو لازم ہی کہ نہ وہ کبھی ارادہ و اختیار سے اوسکا نہ حاصل ہونا یا زائل ہو جانا کبھی قابو و اقتدار میں پیرو صاحبو ذرا پیر طائفہ کی بدمذہبیاں گنتے جاؤ اور اپنے امام معظم کے لیے ہم اہلسنت کے امام اعظم ہمام اقدم امام الائمہ سراج الامہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد واجب الانقیاد کا خطبہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں

صفاتہ تعالیٰ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہما فہو کافر باللہ تعالیٰ

صفات الٰہی ازلی ہیں نہ حادث نہ کسی کی مخلوق تو جو اونہیں مخلوق یا حادث بتائے یا اون میں تردد کرے یا شک لائے وہ کافر ہے اور اللہ تعالیٰ کا منکر **اقول** وجہ اسکی وہی ہی کہ صفات مقتضائے ذات تو اونکا حادث و قابل فنا ہونا ذات کے حدوث و قابلیت فنا کو مستلزم اور یہہ عین انکار ذات ہی والعیاذ باللہ رب العالمین **تازیانہ ۳۳**

اقول وباللہ التوفیق جب صدق الٰہی اختیاری ہوا اور قرآن عظیم قطعاً اوسکا کلام صادق تو واجب کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا مقتضائے ذات نہو ورنہ قرآن لازم ذات ہوگا اور صدق لازم قرآن اور لازم لازم لازم اور لازم کا اختیاری ہونا بداہۃً باطل اور باجماع مسلمین جو کچھہ ذات و مقتضائے ذات کے سوا ہے سب حادث و مخلوق تو دلیل قطعی سے ثابت ہوا کہ مولوی وہابیہ پر قرآن عظیم کو مخلوق ماننا لازم اور اس بارے میں اگرچہ حضرت عبداللہ بن مسعود و عبداللہ بن عباس و جابر بن عبداللہ و ابودردا و حذیفہ بن الیمان و عمران بن حصین و رافع بن خدیج

وابوحکیم[۵۱] شامی وانس[۵۲] بن مالک وابوہریرہ[۵۳] دس اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی حدیثوں سے مروی ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے مخلوق کہنے والے کو کافر بتایا مگر انکا کہ ائمہ محدثین کو ان احادیث[۵۴] میں کلام شدید ہے لہذا آثار واقوال صحابہ کرام وتابعین عظام وائمہ اعلام علیہم رضا المنعام استماع کیجیے (ارشاد اتا ۱۰) امام لالکائی کتاب السنہ میں بسند صحیح روایت کرتے ہیں انبانا الشیخ ابو حامد احمد بن ابی طاہر الفقیہ انبانا عمر بن احمد الواعظ حدثنا محمد بن ہرون الحضرمی حدثنا القاسم بن العباس الشیبانی حدثنا سفین بن عیینۃ عن عمرو بن دینار قال ادرکت تسعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقولون من قال القرآن مخلوق فہو کافر یعنی حضرت عمرو بن دینار فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نو صحابہ کو پایا کہ فرماتے تھے جو قرآن کو مخلوق بتائے کافر ہے (۱۱) بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن آبائہ الکرام سے راوی کہ مخلوقیت قرآن ماننے والے کی نسبت فرماتے انہ یقتل ولا یستتاب قتل کیا جائے اور اوس سے توبہ نہ لیں (۱۲) اوسیمیں امام علی بن مدینی سے منقول انہ کافر (۱۳) اوسیمیں امام مالک سے مروی کافر فاقتلوہ کافر ہے اوسے قتل کرو (۱۴) حرز الفیل میں یحیی بن ابی طالب کے روایت من زعم ان القرآن مخلوق فہو کافر جو قرآن کو مخلوق کہے کافر ہے ذکر ہذہ الاربع الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ (۱۵) امام احمد کتاب السنہ میں فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو عندنا کافر لان القرآن من علم اللہ قرآن کو مخلوق کہنے والا ہمارے نزدیک کافر ہے کہ قرآن خدا کی صفت ہے (۱۶) امام عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو زندیق جو کہے قرآن مخلوق ہے وہ بے دین ہے (۱۷) امام سفین بن عیینہ فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ من قال مخلوق فہو کافر قرآن کلام الٰہی ہے جو اوسے مخلوق کہے کافر ہے (۱۸) عبد اللہ بن ادریس کے سامنے خلق قرآن ماننے والوں کا ذکر ہوا کہ اپنے آپ کو موحد کہتے ہیں فرمایا کذبوا لیس ہؤلاء بموحدین ہؤلاء زنادقۃ من زعم ان القرآن مخلوق فقد زعم ان اللہ مخلوق ومن زعم ان اللہ مخلوق فقد کفر ہؤلاء زنادقۃ جھوٹے ہیں وہ موحد نہیں زندیق ہیں جسنے قرآن مخلوق کہا اوسنے خدا کو مخلوق کہا اور جسنے خدا کو مخلوق کہا کافر ہوا یہ بے دین ہیں (۱۹) امام

وکیع بن الجراح و معاذ بن معاذ و یحیی بن معین فرماتے ہیں من قال القرآن مخلوق فہو کافر (۲۲) ابن
ابی مریم نے فرمایا من زعم ان القرآن مخلوق فہو کافر (۲۳ و ۲۴) شبابہ بن سوار و عبید اللہ
بن ابان قرشی فرماتے ہیں القرآن کلام اللہ ومن زعم انہ مخلوق فہو کافر قرآن کلام اللہ ہے جو اوسے
مخلوق مانے کافر ہے (۲۵) امام یزید بن ہارون نے فرمایا واللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم
عالم الغیب والشہادۃ من قال القرآن مخلوق فہو زندیق قسم اللہ کی جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں
بڑا مہربان رحمت والا حاضر غائب سب کا خبردار کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے زندیق ہے اور رد
ہذہ الاواخر فی الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ للعلامۃ النابلسی (۲۶) سیدنا امام اعظم رضی
اللہ تعالی عنہ وصایا میں فرماتے ہیں من قال ان کلام اللہ مخلوق فہو کافر باللہ العظیم جو قرآن کو مخلوق
کہے اوسنے عظمت والے خدا کے ساتھ کفر کیا (۲۷) امام فخر الاسلام فرماتے ہیں قد صح عن
ابی یوسف انہ قال ناظرت ابا حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی فی مسئلۃ خلق القرآن فاتفق رایی ورایہ علی ان من
قال بخلق القرآن فہو کافر امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی سے بروایت صحیحہ ثابت ہوا کہ اونہوں نے
فرمایا میں نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مسئلہ خلق قرآن میں مناظرہ کیا بالآخر
میری اور اونکی رائے متفق ہوئی کہ خلق قرآن ماننے والا کافر ہے (۲۸) مولینا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں اسے نقل کرکے فرماتے ہیں صح ہذا القول ایضا عن محمد یہہ قول امام محمد رحمہ اللہ تعالی
سے بھی بسند صحیح مروی ہوا (۲۹ و ۳۰) فصول عمادی پھر فتاوی عالمگیری میں ہے من قال بخلق
القرآن فہو کافر (۳۱) خلاصہ میں ہے لو قال قرآن آفریدہ شدہ است یعنی ہیچ شئی نہادہ شدہ
یکفر الخ (۳۲) خزانۃ المفتین میں ہے من قال بخلق القرآن فہو کافر فص سئل نجم الدین
النسفی عن معلمۃ قالت قرآن آفریدہ شدہ است یعنی ہیچ شئی استاد نہادہ شدہ است ہل تقع
فی نکاحہا شبہۃ قال نعم لانہا قالت بخلق القرآن ایہا المسلمون امام وہابیہ کے صرف اس ایک
قول کے متعلق صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے دین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے
یہہ **بتیس فتوے** ہیں جنکی رو سے اوسپر کفر لازم اور اوسکے بہت اقوال کہ اس کے
مثل یا اس سے بھی شنیع تر ہیں اونکا کہنا ہی کیا ہے ع قیاس کن زگلستان او بہارش را
اللہم انا نسالک الختام علی الایمان والسنۃ آمین آمین یا عظیم المنۃ **یہہ چار تازیانے**

خاص اس امر کے اظہار مین تھے کہ مولائے مجددیہ نے اس ایک قول مین کتنی کتنی بد ہذیان کین بتقریر لیت
کرامیت وغیرہا کس کس طرح کی ضلالتین لین کیسا کیسا عقائد اجماعیہ اہلسنت کو جھٹلایا اللہ عزوجل
کی جناب مین گستاخی و بے ادبی کو کس نہایت تک پہونچایا جب بحمد اللہ تفضیلی مستدل سے فراغت
پائی اب بتوفیقہ تعالی تذلیل دلیل کیطرف چلیے یعنی اس ہذیان دوم مین جو اوسنے امکان
کذب باری پر ایک فریبی مغالطہ دیا اوسکا ردبلیغ سنیے ذرا اوسکی تقریر مغالطہ پر پھر ایک نظر
ڈال لیجیے کہ تازہ ہو جائے حاصل اس کلام پریشان کا یہ تھا کہ عدم کذب باری تعالی کے
صفات کمال سے ہی جس سے اوسکی مدح کیجاتی ہے اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ کذب پر
قادر ہو کر اوس سے بچے سرے سے قدرت ہی نہوئی تو عدم کذب مین کیا خوبی ہے پتھر کی کوئی
تعریف نکریگا کہ جھوٹ نہین بولتا یونہین جو کذب کا ارادہ کرے مگر کسی مانع کے سبب بول
نسکے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے **اب** بتوفیق اللہ تعالی پہلے نقوض اجمالی لیجیے پھر حل
مغالطہ کا مزہ دیکھیے واللہ الہادی و ولی الایادی **تازیانہ ۵** - رب عزوجل
فرماتا ہے ما انا بظلام للعبید ٥ مین بندون کے حق مین ستمگر نہین) اور فرماتا ہے
لا یظلم ربک احدا ٥ تیرا رب کسی پر ظلم نہین کرتا) اور فرمایا ہے ان اللہ لا یظلم
مثقال ذرۃ بیشک اللہ تعالی ایک ذرہ برابر ظلم نہین فرماتا) **اقول** ان آیات مین مولی
عزوجل نے عدم ظلم سے اپنی مدح فرمائی کیوں صاحبو بھلا جو ظلم پر قدرت ہی نرکھے اوسکی بے ظلمی
کی کیا تعریف یون تو پتھر کی بھی ثنا کیجیے کہ ظلم نہین کرتا اسیطرح جو صوبہ ظلم چاہے مگر حاکم بالا کا
خوف مانع آئے عقلا اوسکی بھی مدح نکرینگے تو لاجرم باری عزوعلا کو ظلم پر قادر کہیے گا سبحن اللہ
تمسے کیا دور جب کذب وغیرہ ہر عیب و آلائش پر قدرت مان چکے تو ظلم مین کیا ستم رکھا اگر اتنا سمجھ

لیجیے کہ ظلم کہتے ہین ملک غیر مین تصرف بیجا کو جب باری سبحنہ وتعالی کو اسپر قادر مانیے گا تو پہلے بعض اشیا کو
اوسکے ملک سے خارج اور غیر کی ملک مستقل مان لیجیے مسلمانون کو تو بزور زبان و زور و بہتان
مشرک کہتے ہو خود ہی پکے کافر مشرک بنجا ئیے قال تعالی للہ مافی السموات ومافی الارض
اللہ ہی کا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ زمین مین) وقال تعالی قل لمن مافی السموات و
الارض قل للہ تو فرما کسکا ہی جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے تو فرما اللہ کا ہی) وقال تعالی ام لہم شرک فی السموات
والارض کیا اونکا ساجھا ہی آسمانون اور زمین مین) ولہذا اہلسنت وجماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری جل مجدہ کے
ظلم ممکن ہی نہین شرح فقہ اکبر مین ہے لا یوصف اللہ تعالی بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ
وعند المعتزلہ انہ یقدر ولا یفعل باری تعالی کو ظلم پر قادر نہ کہا جائیگا کہ محال زیر قدرت نہیں
آتا اور معتزلہ کے نزدیک قادر ہی اور کرتا نہیں) بیضاوی و عمادی وغیرہما تفاسیر مین ہے الظلم
یستحیل صدورہ عنہ تعالی اھ ملخصا اللہ تعالی سے ظلم صادر ہونا محال ہے) تفسیر روح البیان مین ہے
الظلم محال منہ تعالی اللہ تعالی سے ظلم محال ہے) تفسیر کبیر مین ہے الذی یدل علی ان الظلم محال
من اللہ تعالی ان الظلم عبارۃ عن التصرف فی ملک الغیر والحق سبحنہ لا یتصرف الا فی ملک نفسہ
فیمتنع کونہ ظالما وایضا الظالم لا یکون الٰہا والشیٔ لا یصح الا اذا کانت لوازمہ صحیحۃ فلو صح منہ الظلم
لکان زوال الالٰہیۃ صحیحا وذلک محال اھ ملخصا ظلم الٰہی محال ہونے کی دلیل یہہ ہے کہ ظلم ملک
غیر مین تصرف سے ہوتا ہے اور حق تعالی جو تصرف کرے اپنی ہی ملک مین کرتا ہی تو اوسکا
ظالم ہونا محال اور نیز ظالم خدا نہیں ہوتا اور شی جبھی ممکن ہوتی ہے کہ اوسکے سب لوازم
ممکن ہون تو اگر ظلم الٰہی ممکن ہوتا تو لازم ظلم یعنی زوال الوہیت بھی ممکن ہو یہہ محال ہے) دیکھین
زیر قولہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ الآیۃ لکھتے ہین الظالم سفیہ
خارج عن الالٰہیۃ فلو صح منہ الظلم لصح خروجہ عن الالٰہیۃ ظالم بے وقوف ہی خدائی سے خارج تو
اگر خدا سے ظلم ممکن ہو تو اوسکا خدائی سے نکل جانا ممکن ہو) یہہ تفسیر کبیر کی وہی عبارت
ہے جسکا ہم تازیانہ اول مین وعدہ کر آئے تھے **تازیانہ۔ ۶** - قال ربنا تبارک
وتعالی وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا تو کہہ سب تعریفین اوس خدا کو جسنے
اپنے لیے بیٹا نہ بنایا) وقال تعالی حاکیا عن الجن وانہ تعلی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ

ولا ولداً) بیشک بڑی شان ہے ہمارے رب کی جسنے اپنے لیے نہ عورت اختیار کی نہ بچہ **اقول**
ان آیات مین سبوح قدوس جل جلالہ نے یون اپنی تعریف فرمائی اب بھلا میانجی ہمین
اپنی دلیل سے جو کہتے ہین ضرور کہین گے کہ اونکا خدای موہوم چاہے تو بیاہ کرے بچے
جنائے مگر عیب و لوث سے بچنے کو فرد رہتا ہے جب تو صفت مدح ٹھہری ورنہ یہی سے
قدرت ہی نہو تو خوبی ہی کیا ہے یحیی علیہ الصلاۃ والسلام کو فرمایا گیا سیداً و حصوراً (
سردار اور عورتون سے پرہیز رکھنے والا) حیز نامرد کی کون تعریف کریگا کہ عورتون سے
بچتا ہے **تازیانہ ۷** ۔ قال المولی سبحنہ تعالی وما کان ربک نسیاً (تیرا رب
بھولنے والا نہین) **اقول** اب دہلوی ملا اپنی ہذیانی دلیل کو آیہ کریمہ مین جاری کر دیکھے
رب تعالی ذکرہ نے عدم نسیان سے اپنی مدح فرمائی اور صفت کمال و قابل مدح یہی ہے کہ
باوجود امکانِ نسیان عیب لوث سے بچنے کو اپنے علوم حاضر رکھے پتھر کی کوئی تعریف
نکریگا کہ یہہ بات نہین بھولتا حالانکہ عدم نسیان قطعاً اوسے بھی حاصل ہوہین اگر ایک شخص
بالقصد کسی مسئلہ کا بھلا دینا چاہتا اور عمداً اپنی دل کو اوسکے یاد سے پھیرتا ہی مگر جب بھولنے پر
آتا ہے کوئی یاد دلا دیتا ہے یون بھلانے پر قدرت نہین پاتا عقلا ایسے شخص کو بھی عدم نسیان
سے مدح نکرینگے تو لاجرم واجب کہ باری سبحنہ کا نسیان ممکن ہو اور وہ اپنے علوم کو بھلا دینے پر
قادر تعالی عن ذلک علواً کبیراً **تازیانہ ۸** ۔ آیہ کریمہ لا یضل ربی ولا ینسی ۵ (میرا
رب نہ بہکے نہ بھولے) **اقول** موسی کلیم علی سیدہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم نے عدم ضلال سے
اپنے رب کی ثنا کی اگر دہلوی میانجی کی دلیل سچی ہو تو لازم کہ باری عزوجل کا بہکنا ممکن ہو کر مدح
اسمین ہے کہ باوصف امکان عیب و لوث سے بچنے کو ضلال مین نہ پڑے اگر ضلالت پر قدرت
ہی نپائی تو مجبوری کی بات مین تعریف کا ہے کی پتھر کو کوئی نہ کہیگا کہ یہہ راہ نہین بھولتا
یا جب پھینکتے ہین تو سیدھا زمین ہی پر آتا ہے کبھی بہک کر آسمان کو نہین چلا جاتا اسیطرح
جب کوئی شخص بہکنے کو ہو تو راہ بتا دی جائے یون بہکنے نپائے اسمین بھی کوئی تعریف نہین
یہہ چار تازیانے نقض کے لیے بس ہین اور جو شخص طرز تقریر سمجھ لیا وہ سیر اور نقوض
کثیرہ کا استخراج آسان مگر انصاف یہہ ہی کہ جو گستاخ دہن دریدہ حیا پریدہ اپنے رب کے لیے

دنیا بھر کے عیب و آلائش روا کر چکا اوس سے ان استحالون کا ذکر بیحاصل کہ وہ سہو و ضلالت
و جماع و ولادت سب کچھ گوارا کر لیگا ۵ تیر بر جاہ انبیا انداز ✤ طعن در حضرت الہی کن
بے ادب نری دانچہ دانی گوی ✤ بیحیا باش وہرچہ خواہی کن ✤ **تازیانہ - ۹ - اقول**
عیب ہا جملہ بگفتی ہنرش نیز بگوی ✤ جامعیت اوصاف عجب چیز ہے اور مجموعہ کا فضل
تھا دیر ظاہر دہلوی ملا کو بھی اللہ عز و جل نے جامعیت اصناف بدعت عطا فرمائی تھی دنیا بھر مین
کم کوئی طائفہ ارباب ضلالت نکلیگا جس سے ان حضرت نے کچھ تعلیم نہ لی ہو پھر ایجاد بندہ اوس پر
علاوہ تو اس نئے فتنے کو چاہے عطر فتنہ کہیے یا ضلالت کی گھاٹیون کا عطر مجموعہ - اب یہ نفیس
دلیل جو حضرت نے امکان کذب باری عز و جل پر قائم کی حاشا اونکی اپنی تراشی نہین کہ وہ دین
مین نئی بات نکالنے کو بہت برا جانتے تھے بلکہ اپنے اساتذہ کاملہ حضرات معتزلہ خذلہم اللہ
تعالی سے سیکھ کر لکھی ہے اون خبثیون نے بعینہ حرف بحرف اسی دلیل سے مولی تعالی کا امکان
ظلم نکالا تھا اور جو نقض فقیر نے ان حضرت پر کیے بعینہ ایسی ہی نقضون سے ائمہ اہلسنت نے
اون نا پاکون کا رد فرمایا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین زیر قولہ عز و جل ان اللہ لا
یظلم مثقال ذرۃ فرماتے ہین قالت المعتزلۃ الآیۃ تدل علی انہ قادر علی الظلم لانہ تمدح بترکہ
ومن تمدح بترک فعل قبیح لم یصح منہ ذلک التمدح الا اذا کان ہو قادرا علیہ الاتری ان الزمن لا یصح
منہ ان یتمدح بانہ لا یذہب فی اللیالی الی السرقۃ والجواب انہ تعالی تمدح بانہ لا تاخذہ سنۃ
ولا نوم ولم یلزم ان یصح ذلک علیہ وتمدح بانہ لا تدرکہ الابصار ولم یدل ذلک عند
المعتزلۃ علی انہ یصح ان تدرکہ الابصار یعنی معتزلہ نے کہا آیت مذکورہ دلالت فرماتی ہے کہ اللہ
تعالی ظلم پر قادر ہے اسلیے کہ رب عز و جل نے اوسمین ترک ظلم سے اپنی مدح فرمائی اور کسی فعل
قبیح کے ترک پر مدح جبھی صحیح ہوگی کہ اوسے اوسکے کرنے پر قدرت ہو آخر نہ دیکھا کہ لنجھا اپنی تعریف
نہین کر سکتا کہ مین راتون کو چوری کے لیے نہین جاتا (مسلمان دیکھین کہ معتزلی ذلیل کی یہہ
بہو وہ دلیل بعینہ وہی ہذیان ملائے ضلیل ہے یا نہین فرق یہہ ہے کہ اونہون نے اوس
قدیم العدل پر تہمت ظلم رکھی انہون نے اوس واجب الصدق پر افترائے کذب اوٹھایا
اونہون نے بر تقدیر تنزہ اپنے رب کو لنجھے سے تشبیہ دی انھون نے گونگے اور پتھر سے

علایا وفی ذلک **اقول** ۵ ہم امنوا ظلما بظلم ملبکھم + ذا قائل لذا بالکذب الٰہہ +

لاغرو فیہ اذا القلوب تشابہت   فاشبہ نزاع الی اشباہہ   آب ائمہ اہلسنت کا جواب سنیئے
امام ممدوح فرماتے ہین) اس دلیل سے جواب یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی تعریف فرمائی
کہ اوسے غنودگی و خواب نہین آتی اس سے یہہ لازم نہ آیا کہ معاذ اللہ یہہ چیزین اوسکے لیے ممکن
کبھی ہون اور اوسنے اپنی تعریف فرمائی کہ نگاہین اوسے نہین پاتین اس سے معتزلہ کے نزدیک
اوسپر نظر ہو سکنے کا امکان نہ نکلا انتہی کیون ہم نہ کہتے تھے ع انچہ شوخان ہمہ دارند تو
تنہا داری + **تازیانہ - ۱۰ - وہوالحل** **اقول** وباللہ التوفیق صفات مدائح کی درجا ت
متفاوت ہین بعض مدائح اولی ہوتے ہین یعنی اعلی درجہ کمال اور بعض تنزلی یعنی فائت
الکمال کو مبلغ کمال پر یہہ اوسکے حقمین مدح ہونگی جو مدائح اولی نہین رکھتا صاحب کمال تام کا
اسپر قیاس جہل و سواس مثلا عبادت و تذلل و خشوع و خضوع و انکسار و تواضع انسان کے
مدائح جلیلہ سے ہین اور باری جلشانہ پر محال کہ اونکا مدح ہونا فوت کمال حقیقی یعنی معبود ی پ
مبنی تھا معبود عالم عز مجدہ کے حق مین عیب و منقصت ہین یا کہ اوسکے لئے مدح تعالی و تکبر
ہے جل و علا و سبحنہ و تعالی یوہین ترک نقائص و معائب مین مخلوق کی مدح بالقصد باز رہنے پر
مبنی ہونا بھی اوسکے نقصان ذاتی پر مبنی کہ وہ اپنی ذات مین سبوح و قدوس و واجب
الکمال و مستحیل النقصان نہین بلکہ جائز العیوب والقبوح ہی اور بنظر نفس ذات کے عیوب
و نقائص سے منافات نہین رکھتا تو غایت مدح اوسکے لیے یہہ ہی کہ جہانتک بنے اس مکّز
سے بچے اور تلوث سے بھاگے ولہذا جہان بوجہ فقدان اسباب و آلات بعض معائب
و فواحش کی استطاعت نہ رہی وہان مدح بھی نہوگی جیسے نامرد لنجھے اپاہج گونگے کا زنا نکرنا
چوری کو نجانا جھوٹ نہ بولنا کہ مناط مدح کہ دور بھاگنا اور اپنے نفس کو باز رکھنا تھا یہان
مفقود اور جب امکان ہے تو کیا معلوم کہ عصمت بی بی از بیچادری نہین شاید اسباب سالم
ہوتے تو مرتکب ہوتا سفیہ جاہل نے اپنے رب جل و علا کو بھی انہین گونگون لنجھون بلکہ انہیں سے بدتر
پتھرون پر قیاس کیا اور جبتک عیب و نقصان سے متصف نہو سکے عدم عیب کو مدح نسمجھا
حالانکہ یہہ مدح اولی و کمال حقیقی تھا کہ وہ اپنی نفس ذات مین متعالی و قدوس و سبوح و واجب

له
کرد و دیانی
ان النعوت
بالامکان
قول بالوقوع
بل بالوجوب
وازینسلسلہ
ف
حل شبہا لطفین
شکستیں نفیس

الکمالات و مستحیل القبول ہے تعالیٰ و تقدس تو یہان عیب ممکن ہے باز رہنی اور بطور ترفع
بالقصد بچنے کی صورت ہی متصور نہیں نہ حاشا للہ یہہ اوسکے حق مین مدح بلکہ کمال مذمت و قدح
ہے وللہ العزۃ جمیعا و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تنبیہ نفیس** ایہا المسلمون
ایک عام فہم بات عرض کرون سفیہ جاہل کی ساری مبلغ سعی یہہ ہے کہ کذب پر قدرت پاکری
اوس سے بچنا صفت کمال ہے نہ کہ کذب ممکن ہی نہوا **اقول** جب کذب ممکن ہوا تو صدق ضروری
نرہا اور جو ضروری نہیں وہ ممکن الزوال تو حاصل یہہ ہوا کہ کمال وہی ہے جسے زوال ہوسکے اور
جو ایسا کمال ہو جسکا زوال محال تو کمال ہی کیا ہے سبحٰن اللہ یہہ بھی ایک ہی ہوئی او احمق کمال
حقیقی وہی ہے جسکا زوال امکان ہی نرکھے ہر کمال قابل زوال عارضی کمال ہے نہ ذاتی کمال مسلمانو
للہ انصاف باری عزوجل کا صدق یون مانا گیا ہی تو سچا گر جھوٹا بھی ہوسکتا ہی یہہ کمال ہوا
یا یون کہ وہ سبوح قدوس تبارک و تعالیٰ ایسا سچا ہے جسکا جھوٹا ہونا قطعا محال اہل اسلام
ان دونون باتون کو میزان ایمان مین تول کر دیکھین کہ کون گستاخ بے ادب اپنی ربکی
تنزیہ کو بدعت و ضلالت جاننے والا جبلہ مدح اوسکی مذمت و تنقیص پر اوترتا ہے اور کون سچا
مسلمان صحیح الایمان اپنے مولیٰ کی تقدیس کو اصل دین ماننے والا اوسکے صدق و نزاہت و جملہ
کمالات کو علی وجہ الکمال ثابت کرتا ہے والحمد للہ رب العلمین ۝ و قیل بعدا للقوم
الظلمین ۝ للہ الحمد اس **عشرہ کاملہ** نے ہذیان ناپاک گستاخ بیباک کی دھجیان اڑادین
مگر ہنوز اونکی نزاکتون کو تو بس نہیں ع صد سال می توان سخن از زلف یار گفت + ابھی حضرت
کی اس چارسطری چاردیواری مین شواہد و زوائد وغیرہا مفاسد سے بہت ابکار افکار ستم کشتہ
عیار آہوان مردم شکار کی چھلبل نظر آتی ہے جنھین بے خدمت کامل و تسکین بالغ ناشاد
نامراد بسسکتا بلکتا چھوڑ جانا خلاف مروت و فتوت ذاتی ہے لہذا اپنی سمند رہوار غضنفر خونخوار
صاعقہ برق بار کی دوبارہ عنان لیتا اور خامہ پختہ کار شہر در شہسوار شیر گیر ضیغم شکار کو +
از سر نو رخصت جولان دیتا ہون و باللہ التوفیق **تازیانہ ۱۱** - **قولہ** عدم کذب را از کمالات
حضرت حق بجنہ می شمارند **اقول** اس ہوشیار عیار کی چالاکی دیدنی صدق کو چھوڑا عدم کذب پر نباحشم
پیہ جمراتا کہ جماد وغیرہ کی نظیرین جماسکے ظاہر ہے کہ پتھر کو سچا نہیں کہہ سکتے مگر یہہ ٹھیک ہے کہ جھوٹا نہیں جانتا

فا — نکتہ بدیعہ — سلب شی کا صفت کمال نہین

قلب حاضر اور عقل ناظر ہو تو فقیر ایک نکتہ بدیعہ القا کرے سلب کسی شی کا بنفسہ ہرگز صفت کمال نہین ورنہ
لازم آئے کہ معدومات کروڑون اوصاف کمال سے موصوف اور اعلی درجہ مدح کے مستحق بلکہ باری
تعالی کی تنزیہ و تقدیس ہین اوسکے شریک ہون کہ بحالت عدم موضوع سب سالبے سچے ہین
جو کسی موجود ہی نہین وہ جسم بھی نہین جہت مین بھی نہین زمان مین بھی نہین مکان مین بھی
نہین مصور بھی نہین محدود بھی نہین مرکب بھی نہین متجزی بھی نہین حادث بھی نہین متناہی بھی نہین
کاذب بھی نہین ظالم بھی نہین مخلوق بھی نہین فانی بھی نہین ذی زوجہ بھی نہین ذی ولد بھی نہین
اوسے خواب بھی نہین اونگھ بھی نہین بہکنا بھی نہین بھول بھی نہین غش بھی نہین اور ان جیسے صدہا
اور سب صادق ہین مگر کوئی مجنون ہی ان سلوب کو اوس مسلوب کے لیے صفت مدح و کمال
جانیگا ہان عیوب و نقائص کا سلب اوسوقت معرض مدح و بیان کمال مین آتا ہے جب کسی صفت
کمال کے ثبوت پر مبنی اور وصف مدح سے منبی ہو و لہذا قضایای مذکورہ باری عزوجل کے
مدائح سے ہین کہ ان چیزون کا سلب اعظم صفات کمال یعنی وجوب وجود کے ثبوت سے
ناشی اور اوسکے بیان سے اوسکا سبوح و غنی و قدوس و متعالی ہونا ظاہر باری عزوجل کو
کہنا کہ متجزی نہین بیشک مدح ہے کہ اس سے اوسکا غنا سمجھا گیا اور نقطہ کو کہتے ہین کچھ تعریف
نہین کہ اوسکے لیے خوبی نہ نکلی کہ وہان غنا درکنار متجزی محتاج کے محتاج المحتاج کی محتاجی
ہے وعلی ہذا القیاس جب یہ امر ممہد ہولیا تو ظاہر ہوگیا کہ حقیقۃً صدق صفت کمال ہے نہ مجرد
عدم کذب جو معدومات بلکہ محالات کے بارے مین بھی صادق البتہ سلب کذب وہان مفید
مدح جہان اوسکا سلب ثبوت صدق کو مستلزم ہو مثلاً زید عاقل ناطق کی تعریف کیجیے کہ
جھوٹا نہین بیشک تعریف ہوئی کہ جھوٹا نہین تو آپ ہی سچا ہوگا اور سچا ہونا صفت کمال تو
اس سلب نے ایک صفت کمال کا ثبوت بتایا لہذا محل مدح مین آیا جہان ایسا نہو وہان
زنہار نہ مفید مدح نہ مظہر کمال یہہ نکتہ بدیعہ ملحوظ رکھیے پھر دیکھیے کہ عیار بہادر کی دہی ہوئی نظیر
کیا گل کیے کو پہونچتی ہین واللہ الموفق + **تازیانہ ۱۲ و ۱۳ - قولہ** اخرس و جماد
کہ کسے الشان را بعدم کذب مدح میکند **اقول** دونون نظیرون پر پتھر پڑے ہین گنگ
و سنگ کی کیون مدح کرین کہ وہان سلب کذب ثبوت صدق سے ناشی نہین گونگا یا پتھر اگر

جھوٹا نہوا تو کیا خوبی کہ سچا بھی تو نہین تو وہ استلزام صفت کمال جو مبنائے مدح تھا یہان
منتفی سر یہہ ہے کہ منفصلہ حقیقیہ کے مقدم و تالی مین جب دو صفت مدح و ذم محمول ہون تو
جس فرد موضوع سے ذمیہ کو سلب کیجیے مدحیہ ثابت ہوگی کہ یہان ہر ایک کا رفع دوسرے
کی وضع کو منتج بخلاف اون چیزون کے جو زیر موضوع مندرج ہی نہین کہ اونسے دونون محمول کا
ارتفاع معقول پھر سلب ذم ثبوت مدح پر کیونکر محمول یہان قضیہ کل متکلم مخبر اما صادق واما کاذب
تھا اخرس و جماد پر کسی وصف عنوانی ہی صادق نہین پھر عدم کذب انکے لیے کیا باعث مدح ہو
دیکھو او ذیہوش یہہ فارق ہے نہ وہ کہ جبتک عیب ممکن نہو کمال حاصل ہی نہین ولاحول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تکمیل جمیل - اقول** او جھوٹی نظرون سے بیچاری عوام کو چھلنے والے
اس تفرقہ کی سچی نظیر دیکھ مسلمانکو اہل بدعت کے بہتر فرقے پوری گنا کر کہیے رافضی وہابی خارجی
معتزلی جبری قدری ناصبی وغیرہ نہین تو بیشک اوسکی بڑی تعریف ہوئی اور بعینہ یہی کلمات کسی
کافر کے حقمین کہیے تو کچھ تعریف نہین حالانکہ یہہ سالبہ قضیے دونون جگہ قطعاً صادق تو کیا اسکی
وجہ یہہ ہے کہ وہ مسلمان باوجود قدرت رافضی وہابی ہونے سے بچا لہذا محمود ہوا اور اس کافر کو
رافضی وہابی ہونے پر قدرت ہی نتھی لہذا مدح نہ ٹھہرا کوئی جاہل سا جاہل یہہ فرق نہ سمجھیگا بلکہ
تفرقہ وہی ہے کہ جب یہہ فرقے اہل قبلہ کے ہین تو مسلمان کے حقمین اون بہتر کی نفی سنی ہونے کا
اثبات کریگی لہذا اعظم مدائح سے ہوا اور کافر سرے سے مقسم یعنی کلمہ گوئی سے خارج تو انکی نفی سے
کسی وصف محمود کا اوسکے لیے اثبات نہ نکلا و لہذا مفید مدح نہ ٹھہرا والحمد للہ علی اتمام الحجۃ و وضوح
الحجۃ **تازیانہ - ۱۴ - قولہ** بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ باشد و تکلم بکلام کاذب نمی
تواند کرد **اقول** - اچھا ہوا کہ تم بھی اوسی کس کے مثل ہوئے کہ ایسے کاذب کلاموں کے بس تو نہ
بولتے اے عقلمند وہ ماؤف اللسان تکلم بکلام صادق بھی نکر سکیگا تو عدم مدح کی وہی وجہ کہ سلب کذب
سے ثبوت صدق نہین **تازیانہ - ۱۵ - قولہ** یا قوت متفکرہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قضیہ
غیر مطابق للواقع نمی تواند کرد - **اقول** تمسے بڑھکر فاسد المتفکرہ کون ہوگا یہ کتنے قضایائے
باطلہ کا عقد کر رہے ہو بھلا حضرت کیا فساد متفکرہ صرف قضایائے کاذبہ ہی کے لیے ہوگا اور
جب مطلقا ہے تو عقد قضیہ مطابقہ پر بھی قدرت نہوگی تو صراحۃً وہی فارق صادق اور وہم زاہق

ہان جس تام العقل سالم النطق کو لطف الہی صدق محض کی استطاعت دی کہ بوجہ مانع غیبی اصدار
کذب سے ممنوع ومصروف ہو تو یہہ عدم کذب بیشک مدح عظیم ہوگا اسوجہ سے کہ اب ثبوت
صادقیت کبری سے مبنی اور کمال جلیل یعنی عصمت من اللہ پر مبنی خلاصہ یہہ کہ شخص مذکور اس
طور پر زیر موضوع مندرج اور بطور فساد تفکر خارج فظہر التفرقہ وذہب الوسوسہ **تازیانہ ۱۶**

تا ۱۹- قولہ با شخصے کہ کلام صادق ازو صادر گردد و ہرگاہ ارادہ کاذب نماید آواز بند یا
زبان ماؤف شود یا کسے دہن او بند یا حلقوم خفہ کند **اقول** ایسا تو کیا کہوں جو آپکی طبع نازک کو
بالکل خفہ کند ہاں اتنا کہونگا کہ آپکی تو اوسی گتاری ہی توڑ لائے یہہ چار نظیریں وہ منتظر دیہائیں
کہ باید و شاید او عقل کی پڑیا جب وہ عزم تکلم بکذب کر چکا تو کلام نفسی میں کاذب ہوچکا اگرچہ بوجہ
مانع صادر نہو سکا تو اوسکے عدم سے حکم کذب کیونکر گیا کذب حقیقۃً صفت معانی ہے نہ وصف
الفاظ پھر اوسکی مدح کیا معنی قطعاً مذموم ہوگا بھلا ایسے و بڑا اگلے نظیروں میں عدم کذب کی صورت تو
تھی یہاں اللہ کی عنایت سے وہ بھی نرہی مگر کذب متحقق وموجود اور عدم کذب کی نظیروں میں
معدود حیف جبھی تو کہتے ہیں کہ اللہ تعالی جب گمراہ کرتا ہے عقل پہلے لے لیتا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین

تازیانہ ۲۰- قولہ یا کسے کہ چند قضایای صادقہ یاد گرفتہ و اصلا ترکیب قضایای دیگر
قدرت ندارد و بنا بر علیہ تکلم بکاذب ازو صادر نگردد **اقول** یہہ صورت بھی وہی فساد عقل کی ہے
جسمیں فقط حفظ صوادق کا شعبدہ بڑھایا مگر کام نہ آیا قطع نظر اس سے کہ یہہ تصویر کیسی اور ایسے
شخص سے حفظ قضایا معقول بھی ہے یا نہیں **اولا** انسان مرتبہ عقل بالملکہ میں بالبداہۃ ترکیب
قضایا پر قادر تو سرے سے تصویر ہی باطل اور عقل ہیولانی میں کہ تعقل انطباعی نہیں ہوتا اگر تعقل
نسبت خبریہ معقول بھی ہوتا ہم حکایت و قصد افادت قطعاً غیر معقول اور صدق وکذب باعتبار حکایت
ہی ہیں نہ باعتبار مجرد علم ورنہ معاذ اللہ عالم کو اذب کاذب ٹھہرے تو یہاں بھی سلب کذب سے ثبوت
صدق لازم نہوا اور وہی فلاق پیش آیا **ثانیا** جو اصلا کسی قضیہ سے قضایای وہمیہ واحکام حسیہ
بدیہیہ حسیہ پر بھی قادر نہو قطعاً مجانین بلکہ حیوانات سے بھی بدتر اور جماد سے ملحق تو اوسکا کلام
کلام نہوگا صوت بے صورت ہوگا اور صدق وکذب اولاً و بالذات صفت معانی ہے نہ صفت
عبارات تو بات اگرچہ بامعنی سچی ہو کہ سامع اوس سے ادراک معنی مطابق للواقع کرے مگر اس سے

اوس جمادی آواز کرنے والے کا صدق لازم نہین کہ معنی متصف بالصدق اوسکے نفس سے قائم نہین حتے کہ علمانے کلام مجنون کو بھی خبریت سے خارج کیا اور ظاہر کہ صدق و کذب اوصاف خبر ہین نہ شامل مطلق آواز مولنا بحر العلوم قدس سرہ فواتح مین فرماتے ہین الکلام الصادر عن المجنون لایکون مقصودا بالافادۃ فلایکون حکایۃ عن امر حتے یکون خبرا **تنبیہ دائرہ سائرہ** تسفیہ جملہ نظائر **اقول** ایہا المسلمون سفیہ جاہل نے حتی الامکان اپنے رب مین راہ کذب کھولنے کو نظیرین دین مگر بحمد اللہ رب ہمعنی ہمنے اسوقت تک اونکے رد مین اس امر کو بنائے کار رکھے کہ عدم کذب نفسہ کمال نہین جبتک ثبوت کمال پر مبنی نہوا اور یہان ایسا نہین اوسکی سزا کو اسیقدر بس تھا مگر غور کیجیے تو معاملہ اور بھی بالکل معکوس اور عقل مستشہد کا کاسہ منکوس اور تمام نظائر رد در قفا ہین یعنی یہان عدم قدرت علی الکذب کا بر بنائے کمال ہونا بالائے طاق اولٹا بر بنائے عیوب و نقائص ہے کہین عدم عقل کہین عجز آلات کہین لحوق مغلوبی کہین عروض آفات پھر ایسا عدم کذب اگر ہوگا تو مورث ذم ہوگا نہ باعث مدح یہہ وجہ ہے کہ ان صورین سلب کذب سے تعریف نہین کرتے نہ وہ جاہلانہ و سفیہانہ خیال کہ عیب پر قدرت نہونا مانع کمال آب ختم الٰہی کا ثمرہ کہ سفیہ جاہل کو خدا و جماد مین فرق نہ سوجھا اوسکا عدم کذب اوسکے کمال عالی یعنی سبوحیت و قدوسیت بلکہ نفس الوہیت سے ناشی کہ الوہیت اپنی حد ذات مین ہر کمال کی مقتضی اور ہر نقص کی منافی اور انکا عدم کذب عیوب و نقائص پر مبنی پھر کیسی بڑے سرکی کوری یا سینہ زوری کہ عین کمال کو کمال نقص پر قیاس کرے اور اینٹون پتھرون کے عیوب و نقائص باری جل مجدہ کے ذمے دھرے جاہل پر ایسی نظیر دینی لازم تھی جسمین عدم کذب باآنکہ کمال سے ناشی ہوتا پھر بھی بحالت عدم امکان مدح نہ سمجھا جاتا وانی لہ ذلک اب جواد سکا حامی ہے سبکو دعوت عام دیجیے کہ ایسی نظیر ڈھونڈھ کر لاؤ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا الآیۃ **تنبیہ دوم۔ اقول** اس سے زائد قہر یہہ ہے کہ اپنا لکھا خود نہین سمجھتا نظیرین دیکر بالجملہ کہکر آپ ہی خلاصہ مطلب یہہ نکالتا ہے کہ عدم کذب اگر بربنائے عجز ہو تو مورث مدح نہین معلوم ہوا کہ ان نظائر مین تحقق عجز و قصور پر مطلع ہے پھر باری عزوجل کے عدم کذب کو ان سے ملاتا ہے حالانکہ وہان عیب و منقصت پر عدم قدرت زنہار عجز نہین بلکہ عین کمال و مدحت لہ معاذ اللہ داخل قدرت ماننا ہی صریح نقص و مذمت یہہ تقریر کافی و وافی

طور پر مقدمہ رسالہ و نیز دَ تازیانۂ ثالث ہذیان اول مین گزری اور وہین یہہ بھی بیان ہوا کہ عجز جب ہے
کہ جانب فاعل تصور کلی ہو جیسے سفیہ ان تیری نظرون مین کہ گونگ و سنگ اپنے نقصان کے
باعث جھوٹ سچ کچھہ نہین بول سکتے نہ یہہ کہ جانب قابل نالائقی ہو کہ تعلق قدرت کی قابلیت
نہین رکھتا جسطرح جناب باری عزوجل کا کذب وغیرہ تمام عیوب سے منزہ ہونا اسے ہرگز کوئی مسلم
عاقل عجز گمان نکریگا مگر ابن حزم سا کوئی ضال اجہل یا ان حضرت سا جاہل اضل وباللہ العصمہ
عن مواقع الزلل والحمد للہ الاعز الاجل بحمد اللہ یہہ صرف نظائر پر تازیانون کا دوسرا **عشرہ کاملہ** تھا
بلکہ خیال کیجیے تو یہانتک اسی مسئلہ کے متعلق سفاہات شریفہ پر شمات تازیانے اور گزرے
تازیانہ اول مین دوسرا ثم اقول جسنے حضرت کا تناقض بتایا اور دوم و سوم و پنجم کے بعد
کی تنبیہات اور ششم کا تتمہ اور اوسکے بعد کی دو تنبیہین یہہ ساتون جداگانہ تازیانے تھے
تو حقیقۃً عشرہ اولی مین چوداہ اور ثانیہ مین تیرہ کل **ستائیس تازیانے** یہانتک ہو
چلتے وقت کے تین اور لیتے جایئے کہ تیس کا عدد جو دونون تنزیہ سابق مین بھی ملحوظ رہا ہے
پورا ہو جائے خصوصاً انمین ایک تو ایسا شدید و کامل جس سے جان بچانی مشکل جواب کا خلاصہ
مطلب کھولے اصل مذہب سرچڑھکر بولے وباللہ التوفیق وافاضۃ التحقیق **تازیانہ**

۲۸ - اقول وباللہ التوفیق شاطر عیار نے اگرچہ بظاہر اغوای جہال کو کہ عوام اہل
اسلام اپنے رب ذوالجلال والاکرام کے حق مین صریح دشنام سنکر بھڑک نجائین مطلب کی
کے روی زشت پر پردہ ڈالنے کو براہ تقیہ کہ روافض سے بڑھکر اصل اصیل مذہب نجدیہ ہے
یہہ کلمات بڑھا دیے کہ کذب مذکور ازینجا منافی حکمت اوست پس ممتنع بالغیر ست مگر اسکی ساتھہ ہی
جو مذہب خفیہ جوش پر آیا اور نظیرین دینے کا شوق گرمایا تو کھلے بندون علانیہ بتا یا کہ کذب الہی
مین اصلا امتناع بالغیر کی بو بھی نہین قطعاً جزماً جائز و وقوعی ہے جسکے وقوع مین استحالہ عقلی
و شرعی درکنار استبعاد عادی کا بھی نام و نشان نہین ثبوت لیجیے اگر اسکے مذہب مین
کذب الہی ممکن بالذات و ممتنع بالغیر ہوتا تو نظیرین وہ دیتا جنمین کذب ممتنع بالذات ہو کہ دیکھو
جہان امتناع ذاتی ہوتا ہی عدم کذب باعث مدح نہین ہوتا اور باری عزوجل کے لیے مدح
ہے تو اوسکے حق مین امتناع ذاتی نہین مگر برخلاف اسکے مثالین وہ دین جنمین امتناع

ذاتی کا پتا نہیں مثلاً جسکا موںھہ بند کرلین یا گلا گھونٹ دین اور اس وجہ سے وہ جھوٹ نہ بول سکے
تو ظاہر کہ بولنے پر یقیناً قادر اگر بالفرض امتناع ہے تو اس عارض کے وجہ سے تو ہو اگر امتناع
بالغیر امام نجدیہ اسی بھی مانع مدح جان کر باری عزوجل سے صراحۃً سلب کرتا ہے پھر کیون منافقانہ
کہا تھا ممتنع بالغیر صاف صاف کہا ہوتا اصلاً از امتناع بالغیر ہم بہرہ ندارد ای حضرت دور کیون
جایئے سہل بسم اللہ اخرس وجماد ہی کی نظر نہ لیجیے بھلا اخرس تو انسان ہے جماد کے
لیے بھی کلام محال شرعی تک نہیں صرف محال عادی ہے کتب حدیث دیکھیے بطور خرق عادات
ہزارہا بار پتھرون جمادون سے کلام واقع ہوا اور ہزارہا بار ہوگا قریب قیامت آدمی سے
اوسکا کوڑا باتین کریگا جب اہل اسلام یہود عنود کو قتل کرینگے اور وہ پتھرون درختون کی
آڑ لینگے شجر وحجر مسلمان سے کہینگے ای مسلمان آ یہہ میری پیچھے یہودی ہے اسیطرح
سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے گونگے کا کلام کرنا احادیث مین وارد اللہ عزوجل فرماتا ہے

وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء

(کافر اپنی کھالون سے بولے تمنے کیون ہمپر گواہی دی وہ بولین ہمین اوس اللہ نے بلوایا
جسنے ہر چیز کو گویائی بخشی) اگر کلام جماد واخرس ممتنع بالغیر یا محال شرعی ہوتا زنہار وقوع کا
نام نہ پاتا کہ ہر ممتنع بالغیر کا وقوع اوس غیر یعنی ممتنع بالذات کے وقوع کو مستلزم تو وقوع
نے ظاہر کر دیا کہ صرف خلاف عادت ہی جب وقوع کلام ثابت اور اونکے استحالہ کذب پر
ہرگز کوئی دلیل عقلی نہ شرعی تو یقیناً اونکے لیے بھی جواز وقوعی جو امتناع بالغیر کا منافی قطعی اب
جھوٹ بہادر استدلال کرتا ہے کہ ایسا عدم کذب مفید مدح نہیں ہوتا اور باری عزوجل میں
مدح تو لاجرم وہان ایسا عدم بھی نہوگا اتنا تو اونکے کلام کا منطوق صریح ہے آگے خود دیکھ لیجیے
کہ اخرس وجماد مین کیسا عدم تھا جسکو باری عزوجل مین نہیں مانتا زنہار نہ امتناع عقلی تھا نہ استحالہ
شرعی بلکہ صرف استبعاد عادی تو بالضرور بلاتی بیباک اپنی رب مین کذب کو مستبعد بھی نہیں جانتا
العظمۃ للہ اگر لازم قول قول ٹھہرے تو اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہے مگر یہہ حسن احتیاط اللہ
عزوجل نے ہم اہلسنت ہی کو عطا فرمایا اہل بدعت خصوصاً نجدیہ کہ یہہ شخص جنکا معلم وامام ہے

کفر وشرک کو ہلکے سیر کیے ہوئے ہین بات پیچھے اور کفر وشرک پہلے اگر جزاء سیئۃ

سیئۃ مثلہا کی ٹھہرے تو کیا ہم انکے ایسے صریح کفریات پر بھی فتوای کفر نہ دیتے
مگر الحمد للہ یہاں ادفع بالتی ھی احسن پر عمل اور کلمۂ طیبہ کا ادب پیش نظر ہے کہ لا الٰہ
الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہنے والے کو حتی الامکان کفر سے بچاتے ہین
والحمد للہ رب العلمین **تازیانہ ۲۹ - اقول** منافات حکمت کے سبب کذب کو
زبانی ممتنع بالغیر کہنا اس سفیہ کا صریح تناقض ہے شی ممتنع بالغیر جب ہو سکتی ہے کہ کسی محال
بالذات کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن کا ممکن کو ناممکن کر نا ناممکن اور انتفای حکمت اگرچہ ہم اہلسنت
کے نزدیک ممتنع بالذات مگر ان حضرت کے مذہب مین بالیقین ممکن کہ آخر سلب حکمت ایک عیب
ومنقصت ہے اور وہ تمام عیوب ونقائص کو ممکن مان چکا پھر کس منہ سے کہتا ہے کہ منافات حکمت
باعث امتناع بالغیر ہوئی الحمد للہ اہل بدعت کے بارے مین اسیطرح سنت باری تعالی ہے
کہ اونہین کے کلام سے اونھین کے کلام پر حجت والزام قائم فرماتا ہے ع ومنہا علی بطلانہا
لشواہد + سچ کہا ہے دروغگورا حافظہ نباشد **تازیانہ ۳۰ - اقول** سبحن اللہ ہم
یہہ ثابت کر رہے ہین کہ امام الطائفہ نے امتناع بالغیر محض تقیۃً مانا حقیقۃً اوسکا مذہب
جواز ووقوعی ہے مگر غور کیجیے تو وہان کچھ اور ہی گل کھلا ہے امام و ماموم خادم ومخدوم سارا
طائفہ ملوم کذب الٰہی کو واقع وموجود گا رہا ہے صراحۃً کہتے ہین کذب مقدور اور بلاشبہہ مقدوریت
کذب مقدوریت صدق کو مستلزم کما دللنا علیہ فی الدلیل السادس والعشرین اور امام الطائفہ
نے تو صاف بتایا کہ برعایت مصلحت صدق اختیار فرمایا اب کتب عقائد ملاحظہ کیجیے ہزار در
ہزار قاہر تصریحین ملینگی کہ جو کچھ باختیار صادر ہو قدیم نہین تو لاجرم صدق الٰہی حادث ٹھہرا اور
ہر حادث ازل مین معدوم اور ازل کے لیے نہایت نہین تو بالیقین لازم کہ ازل غیر متناہی
مین مولی تعالی سچا نہ رہا ہو اور جب سچا نتھا تو معاذ اللہ ضرور جھوٹا تھا للّا الضلال الحقیقی بہنہا پھر
ضلال بلشت کا چہرۂ زشت چھپانے کو کیون کہتے ہو کہ کذب الٰہی ممکن ہے کیون نہین کہتے
کہ خدای موہوم طائفہ ملوم کروڑون برس تک جھوٹا رہ چکا ہے پھر اب بھی اپنی پرانی آن پر آئی
تو کیا ہے تعلی اللہ عما یقولون علوا کبیرا ○ **تازیانہ ۳۱** - مین نے بارہا قصد
کیا کہ تازیانون مین دس بیس تیس پر بس کرون مگر جب اون حضرت کی شوخیان بھی مانین

وہان تو ع ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم ÷ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا انیجاست ÷ اسی
رسالۂ یکروزی مین عبارت مذکورہ سے دو سطر اوپر جو نظر کرون تو وہان تو خوب ہی سانچے مین
ڈھلے ہین یہان عروس مذہب کے جمال مطلب پر پردۂ نقیہ تھا وہان حضرت بے نقاب جلی مین
اعتراض تھا کہ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام اوصاف کمالیہ مین حضور کا
شریک من حیث ہو شریک ممکن ہو تو خبر الہی کا کذب لازم آئے کہ وہ فرماتا ہی ولکن رسول
اللہ وخاتم النبیین اور وصف خاتمیت مین شرکت ناممکن حضرت اسکا ایک جواب
یون دیتے ہین بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود
مثل اصلاً منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست داخل
تحت قدرت الٰہیہ کما قال اللہ تعالی ولئن شئنا لنذھبن بالذی اوحینا
الیک ثم لا تجد لک بہ علینا وکیلا ۝ حاصل یہہ کہ امکان شریک ماننا تکذیب
قرآن کو اوسصورت مین مستلزم کہ آیات قرآن محفوظ بھی رہین حالانکہ ممکن کہ اللہ تعالی قرآن ہی کو
فنا کر دے پہر تکذیب کاہے کی لازم آئے **اقول** ایہا المؤمنون دیکھو صاف صریح مان لیا
کہ خدا کی بات واقع مین جھوٹی ہوجائے تو ہوجائے اسمین کچھ حرج نہین حرج تو اسمین ہے
کہ بندے اوسے جھوٹا جانین یہہ اوسی تقدیر پر ہوگا کہ آیات باقی رہین جنکے ذریعہ سے ہم جان لین
کہ خدا کی فلانی بات جھوٹی ہوئی اور جب قرآن ہی محو ہوگیا پھر جھوٹی پڑے بھی تو کسیکو جھوٹ کی خبر
بھی ہنوگی تکذیب کون کریگا غرض سارا ڈر اسکا ہی کہ بندون کے سامنے کہین جھوٹا نہ پڑے
واقع مین جھوٹا ہوجائے تو کیا پرواہ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ ای سفیہ بلوم
یہہ تیرا خدائی موہوم ہوگا جو بندون کے طعنے سے ڈر کر جھوٹ سے بچے اور اونسے خبر چھپا
بہلا بہلا کر خوب پیٹ بھر کر بولے ہمارا سچا خدا بالذات ہر عیب و منقصت سے پاک ہے کہ کذب
وغیرہ کسی نقصان کو اوسکے سراپردۂ عزت تک بار ممکن نہین اور جو افعال اوسکے ہین حاشا
وہ اونمین کسی سے نہین ڈرتا یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید ۝ اوس کے
شان سے اور لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ۝ اوسکے جلال عظیم کا بیان ÷
لہ الکبریاء فی السموات والارض سبحنہ وتعالی عما یصفون ۝ تازیانہ

۳۲ — رب جلیل کو خلق کا خوف ماننا حضرت کا قدیمی مسلک ہی تقویۃ الایمان مین بھی بحث شفاعت مین فرما گئے آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب در گزر نہین کرتا کہ کہین لوگونکی دلونمین اس آئین کی قدر گھٹ نجاوے العظمۃ للہ سبحٰنہ جھول نے خدا کو بھی دارا و سکندر یا ہمایون و اکبر سمجھا ہے کہ اپنی مرضی پوری کرتے لوگون کے لحاظ سے حیلے ڈھونڈھتا ہے الا لعنۃ اللہ علی القوم الظلمین ٥

تازیانہ ۳۳ — قولہ — سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہت

اقول ای طرفہ معجون جملہ بدعات قرآن مجید اللہ عزوجل کی صفت قدیمہ ازلیہ ابدیہ ممتنع الزوال ہے نہ اوسکا وجود اللہ عزوعلا کے ارادہ و اختیار و خلق و ایجاد سے نہ اوسکا سلب و اعدام اللہ تبارک و تعالی کی قدرت مین ورنہ اپنی ذات کریم کو بھی سلب کر سکے کہ مقتضائے ذات بے اقتضائے ذات منتفی نہین ہو سکتا

تازیانہ ۳۴ — قولہ کما قال اللہ تعالی **اقول** کیا خوب کہان ذاہب کہان مسلوب مگر آپ کو تحریف معنوی مرغوب **تنبیہ** ہیہات یہہ گمان نکرنا کہ سلب سے مراد قلب سی زوال ہے اولا جبکہ ضرورت سی اسطرف جائیے وہ حضرت کی بالکل خلاف مذہب کہ یہہ شخص صفات باری کو علانیہ مخلوق و اختیاری مانتا ہے جیسا کہ علم الٰہی و صدق ربانی کے بارہ مین اوسکی تصریحین ہمنے اوپر نقل کین اور بیشک جو چیز مخلوق و معدوم ہو سکے اوسکی ذات کا سلب بھی ممکن تو برخلاف مسلک قائل تاویل قول غلط و باطل **ثانیا** ہمنے تنزیہ دوم مین بدلائل ثابت کر دیا کہ صدق کو اختیاری ماننے والا قطعا قرآن عظیم کو حادث ماننا ہے اور بیشک ہر حادث قابل فنا پھر اوسکے نزدیک فنائے قرآن یقینا جائز **ثالثا** خاص یہان بھی حضرت کا مطلب اونکے جاہلانہ نظر مین جبھی نکلیگا کہ قرآن مجید فی نفسہ معدوم ہو سکے کہ جب خبر ہی نرہی تو کاذب کیا ہوگی ورنہ مجرد سہو ہو جانا ہرگز منافی کذب نہین ہو سکتا کما لایخفی فاعرف

تازیانہ ۳۵ — اقول بفرض محال اگر سلب قرآن ممکن بھی ہوتا ہم جناب سفاہت مآب کا جواب مجاب قطعا ناصواب معترض نے لزوم کذب سے استحالہ قائم کیا تھا نہ لزوم تکذیب سے اور بیشک اس تقدیر پر لزوم کذب سے اصلا مفر نہین کہ خبر جب خلاف واقع ہو تو اوسکا صفحۂ عالم سے انعدام مانع کذب قائل نہوگا مانا کہ خبر معدوم ہو گئی اوسکے بعد اوسکا خلاف واقع ہوا تو غایت یہہ کہ ظہور کذب کا یہہ وقت تھا نہ کہ کذب اسوقت اوسی عارض ہوتا جسکے لیے وجود معروض درکار تھا ؛

جسوقت موجود تھی اوسیوقت بوجہ مخالف واقع کاذب تھی گو ظہور کذب بعد کو ہوا کبھی ہنوا ب انسان ہی
ہین دیکھیے اوسکا کلام کہ عرض ہے اور عرض علمائے متکلمین کے نزدیک صالح بقا نہین فورا موجود ہوتے
ہی معدوم ہوجاتا ہے باانہمہ جب اوسکا خلاف واقع ہوتا ہے کہتے ہین فلان کی بات جھوٹی تھی غرض
اس نفیس جواب ملائے عجاب اور اون دو ہذیان تباہ وخراب کی قدر اونکے مثل محا نہین ہی جانتے ہونگے
یا معاذ اللہ عفو الٰہی بشرط صلاحیت کام نفرمائے تو اوسکی سچی قدر اوسدن کھلیگی یوم یقوم الناس
لرب العٰلمین ۰ الحمد للہ یہہ حضرت کی چند سطری تحریر بالفعل پینتیس ۳۵ کوڑے ہین اور پانچ
ہذیان اول پر گزرے تو **پورے چالیس تازیانے ہوئے** واقعی معلم طائفہ نے
بغلامی معلم الملکوت ہماری مولے پر کذب وعیوب کا افترائے ممقوت کیا اور شرع مین افترا کی سزا
اسی کوڑے مگر غلام کے حقمین آدہی حد فعلیہن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب تو
یہہ چالیس کوڑے نہایت بجا واقع ہوئے اللہ عزوجل سے آرزو کہ قبول فرمائے اور ان تازیانون کو
مستوجب کے حقمین نکال وعقوبت تابع کیلیے ہدایت وعبرت اہلسنت کے واسطے قوت واستقامت
بنائے آمین یا ارحم الراحمین بیشک ہمارے طرف کے علما شکر اللہ مساعیہم الجمیلہ نے حضرت کے
ہذیان دوم کی بھی ضرور دھجیان لی ہونگی مگر اسوقت تک فقیر کی نظر سے اس بارے مین کوئی تحریر نگزری
جو کچھہ حاضر کیا بحمد اللہ سب القائے ربانی ہے کہ عبد ضعیف پر فیض لطیف سے فائض ہوا امید کرتا ہون
کہ انشاء اللہ العزیز اس بسط جلیل ووجہ جمیل فقد جزیل حصہ خاص فقیر ذلیل ہے فللہ المنۃ فی کل آن
وحین والحمد للہ رب العٰلمین والصلاۃ والسلام علے سید المرسلین **محمد** والہ وصحبہ اجمعین آمین

تنزیہ چہارم ۴ – علاج جہالات جدیدہ مین

اقول وبحول اللہ اصول ایہا المسلمون امکان کذب الٰہی کو خلف وعید کی فرع جاننا اور اوسمین اختلاف

ائمہ کی وجہ سے امکان کذب کو مختلف فیہ ماننا ایک تو افترا دوسرے گناہ ہے بیشک مسئلۂ خلف وعید میں
بعض علما جانب جواز گئے اور محققین نے منع و انکار فرمایا مگر حاشا نہ اس سے امکان کذب ثابت نہ یہہ علمائے
مجوزین کا مسلک بلکہ وہ اس سے بہزار زبان تبری وتحاشی کرتے ہیں پھر اونکی طرف امکان کذب کی
نسبت سخت کذب ستم جسارت جسکے بہتان واضح البطلان ہونے پر حجج قاہرہ قائم **حجت اولے**
یہی نصوص قاطعہ کہ تنزیہ اول میں گزرے جنسے واضح کہ کذب باری محال ہونے پر اجماع قطعی
منعقد تمام کتب کلامیہ میں جہاں اس مسئلہ کا ذکر آیا ہے صاف تصریح فرمادی کہ اسپر اجماع و اتفاق
علما ہے یلبے حکایت خلاف اوسپر جزم فرمایا ہے **حجت ثانیہ - اقول** طرفہ یہہ کہ جو علما
مسئلہ خلف وعید میں خلاف بتاتے ہیں وہی استحالہ کذب پر اجماع نقل فرماتے ہیں جس شرح
مقاصد میں ہے ان المتأخرین منہم یجوزون الخلف فی الوعید (ونکے متاخرین خلف وعید جائز
مانتے ہیں) اوسی شرح مقاصد میں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء
وہو علی اللہ تعالی محال (کذب الہی باجماع علما محال ہے کہ وہ باتفاق عقلا عیب ہے اور عیب وسے پاک
لے عیب پر قطعاً محال) مگر علما کو خبر نتھی کہ امکان کذب جواز خلف وعید پر متفرع تو ہم اوسی مختلف
فیہ لکھکر اسے کیونکر اجماعی تبا لیتے ہیں اب چودہوین صدی میں اگر ان حضرات کو اس تفریع کی خبر
ہوئی **حجت ثالثہ - اقول** طرفہ یہہ کہ جو علما خلف وعید کا جواز مانتے ہیں خود وہی کذب
الہی کو محال و اجماعی محال جانتے ہیں جس مواقف میں ہے لایعد الخلف فی الوعید نقصا (خلف وعید
نقص نہیں گنا جاتا) اوسی مواقف میں ہے انہ تعالی یمتنع علیہ الکذب اتفاقا (کذب باری بالاتفاق محال
ہے) جس شرح طوالع میں ہے الخلف فی الوعید حسن اوسی میں ہے الکذب علی اللہ تعالی محال)
جن علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد میں لکھا ذہب بعض العلماء الی ان الخلف فی الوعید جائز علی
اللہ تعالی لا فی الوعد وبہذا وردت السنۃ (بعض علما سطرف گئے کہ وعید میں خلف اللہ تعالی پر جائز ہے
نہ وعدہ میں اور یہی مضمون حدیث میں آیا) پھر بعد ذکر حدیث اوسی عرف و کلام عرب سے موید کیا کما نقل
افندی اسمعیل حقی فی روح البیان وہی علامہ جلال فرما چکے الکذب علیہ تعالی محال لا تشملہ القدرۃ (اللہ
تعالی کا کذب محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں) مگر یہہ علما خود اپنا لکھا نہ سمجھے تھے کہ ہم متلازم
چیزوں میں ایک کا جواز دوسرے کا استحالہ کیونکر مانے لیتے اور اپنے کلام سے آپہی تناقض کرتے ہیں

اب صدہا سال کے بعد ان حضرات کو کشف ہوا کہ مذہب کے معنی وہ تھے جو خود اہل مذہب کی فہم مین
نتھے **حجت رابعہ - اقول** افسوس ان ذی ہوشون نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ علما سلک جواز کا محصل
و مبنی کیا ٹھہراتے اور اس تقریر شنیع یعنی امکان کذب کو کیونکر طرح طرح سے دفع فرماتے ہین مین بیان
اونسے بعض وجوہ نقل کرتا ہون **(وجہ ۱)** وعید سے مقصود انشائے تخویف و تہدید ہے نہ اخبار تو جو
سے احتمال کذب کا محل ہی نہ رہا مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت مین ہے الخلف فی الوعید جائز فان

اہل العقول السلیمۃ یعدونہ فضلا لا نقصا دون الوعد فان الخلف فیہ نقص یحیل علیہ بخبہ و روبان

ایعاد اللہ تعالی خبر فہو صادق قطعا لاستحالۃ الکذب ہناک و اعتذر بان کونہ خبرا ممنوع بل ہو انشاء

للتخویف فلا باس ح فی الخلف یعنی وعید مین خلف جائز ہے کہ سلیم عقلین اوسے خوبی گنتی ہین
نہ عیب اور وعدہ مین جائز نہین کہ اوسمین خلف عیب ہو اور عیب اللہ عز و جل پر محال اسپر اعتراض
ہوا کہ اللہ تعالی کی وعید بھی ایک خبر ہے تو یقیناً سچی کہ باری جل و علا کا کذب محال آدر عذر کیا گیا
کہ ہم اوسے خبر نہین مانتے بلکہ انشائے تخویف ہی تو اب خلف مین حرج نہین) دیکھو خلف وعید جائز
ماننے والون نے استحالۂ کذب الہی کا صراحۃً اقرار اور اوسکے امکان سے بہزار زبان اجتناب و انکار
کیا اور اپنے مذہب کی وہ توجیہ فرمائی جس سے اس احتمال باطل کی گنجائش ہی نہ رکھی پھر معاذ اللہ امکان
کذب ماننے کو اون کے سر باندھنا کیسی وقاحت و شوخ چشمی ہے **(وجہ ۲)** فرماتے ہین
آیات وعید آیات عفو سے مخصوص و مقید ہین یعنی جب کہ عفو و وعید دونون مین وارد تو اونکے ملانے
سے آیات وعید کے یہہ معنی ٹھہرے کہ جنھین معاف نفرمائیگا وہ سزا پائینگے جب یہہ معنی خود
قرآن عظیم ہی نے ارشاد فرمائے تو جواز خلف کو معاذ اللہ امکان کذب سے کیا علاقہ رہا امکان
کذب تو جب نکلتا کہ خبر حتماً وعید فرمائی جاتی اور جب خود متکلم جل و علا نے اوسے مقید بعدم عفو
فرما دیا ہے تو چاہے وعید واقع ہو یا نہو ہر طرح اوسکا کلام یقیناً صادق جسمین احتمال کذب کو
اصلا دخل نہین یہہ توجیہ اکثر کتب علما مثل تفسیر بیضاوی انوار التنزیل و تفسیر عمادی ارشاد العقل
السلیم و تفسیر حقی روح البیان و شرح مقاصد وغیرہا مین اختیار فرمائی - لطف یہہ ہی کہ خود ہی
رد المحتار جس کے مدعی جدید غیر مہتدی و رشید نے مسئلہ خلف مین خلاف نقل کیا اوسی رد المحتار

مین اسی جگہ اسی قول جواز کے بیان مین فرمایا حاصل ہذا القول جواز التخصیص لما دل علیہ اللفظ

بوضعہ اللغوی من العموم نے نصوص الوعید اس قول کا حاصل یہہ ہے کہ نصوص وعید مین جو ظاہر لفظ اپنے
معنی لغوی کی رو سے عموم پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص ایسا کریگا یہہ سزا پائیگا اوسمین تخصیص جائز ہے
یعنی عام مراد نہو بلکہ اون لوگون کے ساتھہ خاص ہو جنھین مولی تعالی عذاب فرمانا چاہے ایمان
سے کہنا اوسی رد المحتار مین یہین یہین یہہ تصریح صریح تو نتھی جسنے اوس تفریع خبیث و قبیح کی
صاف بیخ کنی کردی آجتک کسی عاقل نے بھی عام مخصوص منہ البعض کو کذب کہا ہے ایسے عام تو
قرآن عظیم مین اسوقت بکثرت موجود پھر امکان کذب کیون مانو صاف نہ کہدو کہ قرآن مجید مین
(خاک بدہان گستاخان) جابجا کذب موجود ہے واہ شاباش رد المحتار کی عبارت سے اچھا استناد کیا
کہ آدھی نقل اور آدھی نقل پھر بھی دعوی رشد و دیانت باقی ہے ذرا آدمی خدا سے تو حیا کرے
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (**وجہ ۳**) اگر بالفرض کوئی نص مفید تخصیص و تقیید وعید
نہ بھی آتا تاہم کریم کی شان یہی ہے کہ غیر متمرد غلامون کے حق مین وعید بنظر تہدید فرمائے اور اس
سے یہی مراد لے کہ اگر ہم معاف نفرمائین تو یہہ سزا ہے خلاصہ یہہ کہ قرینہ کرم تخصیص و تقیید وعید کے
لیے بس ہے اگرچہ مخصص قولی نہو **اقول** وبہ یحصل قران المخصص بالمخصص بخلاف ما سبق فھو
خاص بمذہب من یجیز التراخی والانفصال وہذا جار علی مذہب الکل یہہ وجہ وجیہ فقیر غفر اللہ تعالی لہ
کے خیال مین آئی تھی یہان تک کہ علامہ خیالی رحمہ اللہ تعالی کو دیکھا کہ حاشیہ شرح عقائد مین اسکی
تصریح فرمائی حیث قال لعل مرادہم ان الکریم اذا اخبر بالوعید فاللائق لشانہ ان یبنی اخبارہ
علی المشیۃ وان لم یصرح بذلک بخلاف الوعد فلا کذب ولا تبدیل یعنی امید ہے کہ خلف وعید
جائز ماننے والے یہہ مراد لیتے ہین کہ کریم جب وعید کی خبر دے تو اوسکی شان کے لائق یہی ہے
کہ اپنی خبر کو مشیت پر مبنی رکھے اگرچہ کلام مین اسکی تصریح نفرمائے بخلاف وعدہ کے تو خلف
وعید مین نہ کذب ہے نہ بات بدلنا) مسلمانو دیکھا کہ خلف وعید جائز ماننے والے اس تفریع ناپاک
سے جو مدعی بیباک نے گڑھی کسقدر دور بھاگتے اور کس کس وجہ سے اوسے علانیہ رد کرتے ہین
پھر اپنی جھوٹی بات بنانے کے لیے ناکردہ گناہ اونکے سر ایسا الزام شدید باندھنا کسقدر جبر
جرأت و بیحیائی ہے قال اللہ سبحنہ وتعالی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ
بریئا فقد احتمل بہتانا واثما مبینا ۝ **حجت خامسہ - اقول** مجوزین

خلف وعید اپنی مذہب پر بڑی دلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ باری عز اسمہ نے فرمایا ان اللّٰہ لا
یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء (بیشک اللہ تعالی کفر کو معاف
نہین فرماتا اور کفر سے نیچے جتنے گناہ ہین جسے چاہیگا بخشدیگا) اسی ردالمحتار ہین اسی مقام پر اسی
مسئلہ کے بیان مین آپکی منقولہ عبارت سے چارہی سطر بعد فرمایا ادلۃ المتنبہین التی من اقعدہا
قولہ تعالی ان اللّٰہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک اور یونہین اوسکی
ماخذ حلبیہ شرح منیہ امام محقق ابن امیر الحاج مین ہے اور ہر ظاہر کہ دعوی دلیل پر متفرع اور اوسکی
مفاد کا تابع ہوتا ہی سبحن اللہ جب جواز خلف خود ارشاد متکلم بالوعید جل مجدہ کیطرف مستند کہ اوسنے
فرمادیا ہم جسے چاہینگے بخشدینگے تو دلیل امکان کذب کو اصلا راہ نہین دیتی مگر مدلول ہین
زبردستی خدا واسطے کو مان لیا جائیگا اس جہالت کی کوئی حد ہے آپکی نزدیک یہہ علما اپنے
دعوی و دلیل کی بھی سمجھ نرکھتے تھے کہ خلف تو اوس معنی پر جائز مانین جسے امکان کذب لازم
اور دلیل وہ پیش کرین جو اس معنے کی بالکل قاطع و حاسم - خدارا اپنی جہالتین سفاہتین علما
کے سر کیون باندہتے ہو ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ ٭ لِلّٰہ انصاف
اگر بادشاہ حکم نافذ کرے کہ جو یہہ جرم کریگا یہہ سزا پائیگا اور ساتھ ہی اوسی فرمان مین یہہ بھی ارشاد
فرمائے کہ ہم جسے چاہینگے معاف فرمادینگے تو کیا اگر وہ بعض مجرمون سے در گزر کرے تو اپنے پہلے حکم ہین
جھوٹا پڑیگا یا اوس آئین کی قدر لوگون کے دلون سے گھٹ جائیگی جیساکہ وہ احمق جاہل دعوی
کرتا ہے یا اگر کوئی شخص بدلیل اس دوسرے ارشاد کے ثابت کرے کہ بادشاہ نے جو سزا مقرر فرمائی
ہے کچھہ ضرور نہین کہ ہو ہی کر رہے بلکہ ٹل بھی سکتی ہے تو کیا اوسکے قول کا حاصل یہہ ہوگا کہ وہ
بادشاہ کا کذب محتمل مانتا ہی ذرا آدمی سمجھ سوچ کر تو بات مونہہ سے نکالے سبحن اللہ جس ردالمحتار سے
سند لائے اوسی مین وہین وہین اوسی بیان مین اوسی صفحہ مین وہ صاف و روشن تصریحین موجود
جنسے اس تفریع ناپاک کی پوری قلعی کھلتی ہے حضرت ایک ذرا سا ٹکڑا نقل کر لائین اور باقی بالکل
ہضم گویا دیکھا ہی نہین اسی کا نام دین و دیانت ہی اسی پر دعوی رشد و ہدایت ہی مگر حضرت وہابیہ عادت
سے مجبور ہین نقل عبارت مین قطع برید ان صاحبون کا داب قدیم رہا ہے یہانتک کہ انکے متکلمین نے
رسالے کے رسالے جی سے گڑھکر علمائے سابقین کیطرف نسبت کردیے انتہا یہہ کہ عالم و امام دل سے

تراشے کہ باوجود تکرر مطالبہ تمام عالم مین اونکے وجود کا پتا نہ دے سکے فقیر کے بعض احباب سلمہم اللہ
۱۲۹۹ھ
تعالی نے رسالہ سیف المصطفی علی ادیان الافترا اسی باب مین لکھا اور اوسمین ان حضرات کے عقائد
واکاذیب کی ڈیڑھ سو سے زیادہ ایسی ہی عیاریون بددیانتیون کا ثبوت دیا واقعی حضرات نجدیہ نے ایک
حدیث صحیح عمر بھر کے عمل کو بس سمجھی ہے کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت ع بیحیا باش وانچہ خواہی کن ٭ **حجت سادسہ - اقول**
امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر مین فرماتے ہین قال ابو عمرو بن العلاء لعمرو بن عبید ما تقول فی اصحاب
الکبائر قال اقول ان اللہ منجز وعیدہ کما ہو منجز وعدہ قال ابو عمرو انک رجل اعجم لا اقول اعجم
اللسان ولکن اعجم القلب ان العرب تعد الرجوع عن الوعد لؤما وعن الایعاد کرما والمعتزلۃ حکوا ان
ابا عمرو بن العلاء لما قال ہذا الکلام قال لہ عمرو بن عبید یا ابا عمرو فہل یسمی اللہ مکذب نفسہ قال لا قال
فقد سقطت حجتک قالوا فانقطع ابو عمرو بن العلاء وعندی انہ کان لابی عمرو ان یجیب عن ہذا السوال
ان ہذا انما یلزم لو کان الوعید ثابتا جزما من غیر شرط وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو
فلا یلزم من ترکہ دخول الکذب فی کلام اللہ تعالی اھ ملخصا یعنی امام ابو عمرو ابن العلاء رحمہ اللہ تعالی
نے عمرو بن عبید پیشوائے معتزلہ سے فرمایا اہل کبائر کے بارے مین تیرا کیا عقیدہ ہے کہا مین
کہتا ہون اللہ تعالی اپنی وعید پوری کریگا جیسا کہ اپنا وعدہ بیشک پورا فرمائیگا امام نے
فرمایا تو عجمی ہے مین نہین کہتا کہ زبان کا عجمی بلکہ دل کا عجمی ہے عرب وعدہ سے رجوع کو نالائقی
جانتے ہین اور وعید سے درگزر کو کرم - معتزلہ حکایت کرتے ہین اسپر عمرو نے جواب دیا کہ خدا کو
اپنی ذات کا جھٹلانے والا ٹھہرائیے گا امام نے فرمایا نہ عمرو نے کہا تو آپکی حجت ساقط ہوئی اسپر
امام بند ہوگئے - اب امام رازی فرماتے ہین میرے نزدیک امام یہہ جواب دے سکتے تھے کہ اعتراض
تو جب لازم آئے کہ وعید یقینی بلا شرط ہو اور میرے مذہب مین تو سب وعیدین عدم عفو سے مشروط
ہین تو خلف وعید سے معاذ اللہ کلام الہی مین کذب کہان سے لازم آیا اب عاقل بنظر انصاف
غور کرے **اولا** اگر تجویز خلف امکان کذب مانتا ہوتی تو بر تقدیر صدق حکایت امام کا بند ہونا
کیا معنی اونہین صاف کہنا تھا ہان جواز خلف مانتا ہون تو امکان کذب میرا عین مذہب اور
بر تقدیر کذب معتزلہ علمائے اہلسنت کیون نہین فرماتے کہ تم نے وہ حکایت گڑھی جو آپہی اپنے

کذب کی دلیل ہے مجوزین خلف تو امکان کذب مانتے ہی ہین پھر امام اس الزام پر بند کیون
ہوجائے **ثانیا** آگے چلکر امام رازی امام ابن العلاء کیطرف سے اچھا جواب دیتے ہین
کہ ہمارے مذہب مین سب وعیدین مقید ہین حسن اللہ جب وعیدین مقید ہونگی تو امکان کذب
کدہر جائیگا کیون نہین کہتے کہ ہمارے مذہب مین کذب ممکن تو الزام ساقط غرض بیشمار وجوہ سے
ثابت کہ مدعی جدید غیر مہتدی ورشید نے علمای کرام پر جیتا طوفان باندھا **حجت سابعہ**-
اقول - آپکی یہی رد المحتار جس سے آدھا فقرہ نقل کرکے ائمہ دین پر پوری تہمت کردی اس
مبحث مین حلیہ امام علامہ ابن امیر الحاج سے ناقل ہے شروع عبارت یون ہے وافقہ علی الاول
صاحب الحاوية المحقق ابن امیر الحاج وخالفه فی الثانی وحقق بانه مبنی علی مسئلة شهيرة وهی انه هل
یجوز الخلف فی الوعید فظاهر ما فی المواقف الخ اور ختم یون ہذا خلاصته ما اطال به فی الحلیة اور یہہ
صاحب حلیہ خود مسلمانون کے حقمین جواز خلف کو ترجیح دیتے ہین اسی رد المحتار مین اونسے منقول
الاشبه ترجح جواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصة دون الکفار اب ملاحظہ ہو کہ یہی امام
علام قائل جواز خود آپ کی اوس تفریع شنیع یعنی امکان کذب سے کیسی سخت تحاشی فرماتے ہین
اسی حلیہ مین بعد ختم بحث کے فرمایا وحاش للہ ان یراد بجواز الخلف فی الوعید ان لا یقع عذاب
من اراد اللہ الاخبار بعذابه فانه محال على اللہ تعالى قطعا کما ان عدم وقوع نعیم من اراد اللہ
الاخبار عنه بالنعیم محال علیه قطعا کیف لا وقد قال تعالے ومن اصدق من اللہ قیلا ٥ ومن
اصدق من اللہ حدیثا ٥ وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل
لکلمته ج یعنی حاش للہ خلف وعید جائز ہونے کے یہہ معنی نہین کہ اللہ عزوجل نے جسکے عذاب
کی خبر دینی چاہی اوسکا عذاب واقع نہو یہہ تو اللہ تعالی پر قطعا محال ہے جسطرح یہہ بالیقین ممکن نہین
کہ اوسے جسکی نعیم کی خبر دینی چاہی اوسکے لیے نعیم واقع نہو اور کیونکر اوسکی خبر کا کذب محال نہو گا حالانکہ
وہ خود فرماتا ہے اللہ سے زیادہ کسکا قول سچا ہے اللہ سے زیادہ کسکی بات سچی ہے تیرے رب کی باتین
سچ اور عدل مین کامل ہین کوئی اوسکی باتونکا بدلنے والا نہین) کیون ایمان سے کہنا یہہ وہی علما ہین
جنپر تم امکان کذب ماننے کا بہتان کرتے ہو اللہ حیا دے **حجت ثامنہ لقطع عرق**
ضلالت ضامنہ - **اقول** - وباللہ التوفیق وبہ الوصول الی ذری التحقیق علمای مجوزین کے

ج خلف وعید بمعنی عفو ہے نہ بمعنی کذب جیسا کہ اس جاہل نے گمان کیا +

طرق استدلال ومناظرہ وجدال شاہد عدل ہین کہ اونکے نزدیک خلف وعید وعفو ومغفرت مین نسبت
تساوی اور دونون جانب سے ترافق کلی ہے ثبوت سننے قریب گزرا کہ انھون نے اپنے دعوی پر آیۂ
ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے استدلال کیا اور حلیہ بھر ردالمحتار مین جس نے
آپ ہمیشہ کے لیے اپنے پیچھے ایک آفت لگانے کو ذرا سا ٹکڑا نقل کرلائے اس دلیل کو انص
واظہر دلائل مجوزین کہا اور پر ظاہر کہ آیت صرف جواز مغفرت ارشاد فرماتی ہی اسکو انہون نے
جواز خلف پر دلیل ٹھہرایا تو اونکا یہہ استدلال برہان قاطع کہ وہ مغفرت کو خلف سے عام نہین
مانتے کہ جواز اعم ہرگز جواز اخص کا مثبت نہین ہوسکتا اور عنقریب آتا ہی کہ معتزلہ نے امتناع عفو پر
آیات وعید سے تمسک کیا اسپر ان علما نے جواب دیا کہ خلف جائز ہے تو لاجرم جواز خلف کو امتناع عفو کا
رد مانا اور زنہار جواز اعم امتناع اخص کا نافی نہین ہوسکتا تو اونکا یہہ جواب دلیل ساطع کہ وہ خلف کو
مغفرت سے عام نہین مانتے رہا تباین وہ بالبداہتہ اور خود اسی رد واثبات سے بین البطلان
پس تساوی متعین اور مراد تبیین یعنی ظاہر ہوگیا کہ وہ صرف عدم وقوع وعید بوجہ عفو کو خلف سے
تعبیر فرماتے اور جائز ٹھہراتے ہین کہ یہی مغفرت سے مساوی ہی نہ کہ معاذ اللہ تبدیل قول وتکذیب
خبر کہ عفو سے عموم وخصوص من وجہ رکھتی ہے مثلاً در گزر بربنای تخصیص نصوص وتقیید وعید واقع ہوئی
تو عفو موجود اور تبدیل مفقود اور کسی جرم پر ایک سزائے شدید کی وعید حتمی اور لاالیقاع کیوقت اوسمین
کمی کی تو عفو مفقود اور تبدیل موجود اور اگر عفو تخفیف کو شامل لیجیے تو عام مطلقا سہی بہر حال خلف
اوسکا مساوی ہے کذب سے قطعاً عام مطلقا یا من وجہ اب تو اپنی جہالت فاحشہ پر متنبہ ہوئے
کہ جواز اعم کو امکان اخص کا مستلزم مان رہے ہو فالحمد للہ علی اتمام الحجۃ وایضاح المحجۃ تحجت
تاسعہ قاہرہ قالعہ قاتلہ قارعہ بازغۃ التبیین وامغۃ الکذابین

اقول — وباللہ التوفیق ایہا المسلمون ذرا قلب حاضر درکار اس مدعی جدید غیر مہتدی ورشید
نے کذب باری عزوجل کا صرف امکان عقلی ہی ائمہ دین کیطرف نسبت نکیا بلکہ معاذ اللہ اونھین
خبر صریح کا قائل قرار دیا پھر بحمد اللہ اونکا دامن سنت مامن تو کفر وضلالت کے ناپاک دھبون
سے پاک ومنزہ مگر یہہ حضرت خود ہی اپنے ایمان کی خیر منائین یون نمانین تو مفصل جانین
اصل امر یہہ ہے کہ خلف بایمعنی کہ متکلم ایک بات کہکر پلٹ جائے اور جو خبر دی تھی اوسکی

خلاف عمل مین لاے بلاشبہہ اقسام کذب ہی ہے کہ کذب نہین مگر خلاف واقع خبر دینا تو اس
معنی پر خلف کو ممکن یا سائغ یا واقع یا واجب جو کچھہ مانیے بعینہ وہی حکم کذب کے لیئے ثابت ہوگا
کہ یہہ جانب وجود ہی اور جانب وجود مین قسم مقسم کو مستلزم اور عقل احکام قسم سے مقسم پر حاکم
کہ اسکا وجود بے اوسکے محال و ناممکن تو لاجرم اوسکا امکان اسکے جواز اور اوسکا وجود اسکے وقوع
اور اوسکا وجوب اسکی ضرورت کو لازم حضرت مدعی جدید نے اپنی جہالت و ضلالت سے کلام علماء مین
خلف کے یہی معنے سمجھے کہ باری تعالی عیاذا باللہ بات کہکر پلٹ جائے خبر دیکر غلط کر دے لہذا جواز
خلف پر امکان کذب کو متفرع کیا حالانکہ حاش للہ عالم مین کوئی عالم اسکا قائل نہین بلکہ وہ حضرات
اس معنی مردود مخترع عنود کا رد بلیغ فرماتے اور جواز خلف کو تخصیص نصوص و تقیید وعید وغیرہا
ایسے امور پر بنا کرتے ہین جنکے بعد نہ معاذ اللہ کہکر پلٹنا نہ بات کا بدلنا اس امر پر دلائل قاہرہ
و تصریحات باہرہ سن ہی چکے مگر ان حضرت کو یہہ مسلم نہین خواہی نخواہی خلف کو اوسی معنی پر
ڈھالتے ہین جو ایک قسم کذب ہی تاکہ اوسکے جواز سے امکان کذب کی راہ نکالین بہت اچھا
اگر یہی معنی مراد ہون تو اب انظر کیجیے کہ جواز خلف کے کیا معنی ہین اور وہ اہنکس معنی پر ائمہ
مین مختلف فیہ حاشا جواز صرف بمعنی امکان عقلی محل خلاف نہین بلکہ قطعاً جواز شرعی و امکان
وقوعی مین نزاع ہے جسکے بعد امتناع بالغیر بھی نہین رہتا دلائل سنیے (اولا) اہلسنت بالاجماع
اور معتزلہ کا ایک فرقہ مغفرت عاصیان کبائر گردگان و بے توبہ مردگان کے امکان عقلی پر متفق
ہین یعنی کچھہ عقل محال نہین جانتی کہ اللہ تعالے اونسے مواخذہ نفرمائے مگر امکان شرعی
مین اختلاف پڑا اہلسنت بالاجماع شرعاً بھی جائز بلکہ واقع اور یہہ فرقہ وعیدیہ سمعاً ناجائز اور عذاب
واجب مانتے ہین انھون نے آیات وعید سے استناد کیا اوسکے جواب مین جواز خلف کا مسئلہ
پیش ہوا یعنی ای معتزلہ تمہارا استدلال تو جب تمام ہو کہ ہم وقوع وعید شرعاً واجب مانین

قوله فالحق نعم [illegible]

[illegible]

وہ خود ہمارے نزدیک جائز الخلف ہے تو عفو بھی جائز کا جائز ہی رہا اور شبہۂ وجوب عذاب کہ تمہارا دعوی تھا
ثابت نہوا امام علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں فرماتے ہیں البحث الثانی عشر اتفقت الامۃ و نطق
الکتاب والسنۃ بان اللہ تعالی عفو غفور یعفو عن الصغائر مطلقا و عن الکبائر بعد التوبۃ ولا یعفو عن
الکفر قطعا واختلفوا فی العفو عن الکبائر بدون التوبۃ فجوزہ الاصحاب بل اثبتوہ خلافا للمعتزلۃ تمسک
القائلون بجواز العفو عقلا وامتناعہ سمعا وہم البصریون من المعتزلۃ وبعض البغدادیۃ بالنصوص الواردۃ
فی وعید الفساق واصحاب الکبائر واجیب بانہم داخلون تحت عمومات الوعد بالثواب ودخول الجنۃ علی
ما مر والخلف فی الوعد لؤم لا یلیق بالکرم وفاقا بخلاف الخلف فی الوعید فانہ ربما یعد کرما اھ ملتقطا
دیکھو علما اس جواز خلف سے عذاب کے وجوب شرعی کو دفع فرماتے ہیں اور وجوب شرعی کا
مقابل نہیں مگر جواز شرعی اگر صرف امکان عقلی مراد ہو تو وہ ان معتزلہ کے مذہب کیا منافی اور
اونکی دلیل کا کیونکر نافی ہوگا وہ کب کہتے تھے کہ واجب عقلی ہے جو تم امکان عقلی کا قصہ پیش کرو
تو ثابت ہوا کہ یہ علما بالیقین خلف وعید کو شرعا جائز مانتے ہیں **ثانیا** محققین کہ جواز خلف نہیں
مانتے آیہ کریمہ ما یبدل القول لدی سے استدلال کرتے ہیں کما فی شرح عقائد النسفی وشرح
الفقہ الاکبر وغیرہما اور پر ظاہر کہ آیت میں نفی وقوع صرف استحالہ شرعی پر دلیل ہوگی نہ امتناع عقلی
تو لازم کہ وہ علما جواز شرعی مانتے ہوں ورنہ محققین کی دلیل محل نزاع سے محض اجنبی اور امر نزاعی
کی نافہمی پر مبنی ہوگی وہ نہ کہہ سکیں گے کہ اس سے صرف استحالہ شرعی ثابت ہوا وہ امکان عقلی کے کب
خلاف ہے جسکے ہم قائل ہیں **ثالثا** واحدی نے بسیط میں آیہ کریمہ انک لا تخلف المیعاد
سے صرف وعد مراد لیا اور وعید پر حمل کرنے سے انکار کیا کہ اوسمیں تو خلف جائز ہے تفسیر کبیر میں
فرمایا احتج الجبائی بہذہ الآیۃ علی القطع بوعید الفساق (ثم ذکر احتجاجہ والاجوبۃ عنہ الی ان قال)
وذکر الواحدی فی البسیط طریقۃ اخری فقال لم لا یجوز ان یحمل ہذا علی میعاد الاولیاء دون وعید الاعداء
لان خلف الوعید کرم عند العرب الخ ظاہر ہے کہ علمائے مجوزین اگر صرف امکان عقلی مانتے تو آیت میں
اس حمل کی اونھیں کیا حاجت تھی کہ انتفائے شرعی جواز عقلی کے کچھ منافی نہیں **رابعا** قائلان
جواز کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ خلف وعید صرف بحق مسلمین جائز ہے نہ بحق کفار عبارت حلبیہ
الاشباہ ترجح القول بجواز الخلف فی الوعید فی حق المسلمین خاصۃ دون الکفار اھ بحوالہ رد المحتار

گزری مگر ہین اوسکی جگہ اور تحفے پیش کرون مختصر العقائد مین ہے الملک للہ والناس عبیدہ ولہ

ان یفعل بہم ما یرید ولکن وعد ان لا یعذب احد الغیر ذنب وان لا یخلد المومن المذنب فی النار وتجیل

ان یخلف فی میعادہ وکذا اوعد ان یعذب المومن المذنب زمانا والکافر مؤبدا ولکن قد یعفو عن المومن

المذنب ولا یعذبہ لانہ تکرم وتفضل فیترک الوعید اما فی حق الکفار فلا یکون العفو وان کان تکرما

وتفضلا قال اللہ تعالی ولو شئنا لاٰتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی الآیۃ

اخبر انہ لا یفعل مع الکفار الا بطریق العدل روح البیان مین ہے اللہ تعالی لا یغفر ان یشرک

بہ فینجز وعیدہ فی حق المشرکین ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیجوز ان یخلف وعیدہ فی حق المومنین

سبحن اللہ اگر صرف امکان عقلی مین کلام ہوتا تو وہ تو باجماع اشاعرہ بلکہ جماہیر اہلسنت حق کفار

مین بھی حاصل وہو التحقیق یفعل اللہ مایشاء ویحکم ما یرید شرح مقاصد الطالبین

فی علم اصول الدین مین ہے اتفقت الامۃ ان اللہ تعالی لا یعفو عن الکفر قطعا وان جاز

عقلا ومنع بعضہم الجواز العقلی ایضا لانہ مخالف للحکمۃ التفرقۃ بین من احسن غایۃ الاحسان ومن

اساء غایۃ الاساءۃ وضعفہ ظاہر اھ ملخصا اسمین تصریح ہے کہ لا یجوزون العفو عنہم فی الحکمۃ لاجرم

بدلائل قاطعہ ثابت ہوا کہ قائلین جواز جواز شرعی لیتے اور خلف کے امتناع بالغیر سے بھی انکار

رکھتے ہین اب تمنے خلف کے وہ معنے لیے جو ایک قسم کذب ہی تو قطعا لازم کہ تمہارے زعم

باطل مین ان علماکے نزدیک کذب الہی نہ صرف عقلا بلکہ شرعا بھی جائز ہو جسے امتناع بالغیر سے

بھی بہرہ نہین یہہ صریح کفر ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہ شفا

شریف مین فرماتے ہین من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمہ ام لم یدعہا فہو کافر باجماع

جو اللہ تعالی کی وحدانیت اور نبوت کی حقانیت اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی

نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر اون باتون مین کہ وہ

اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اسمین کسی مصلحت کا ادعا

کرے یا نکرے ہر طرح بالاجماع کافر ہے) سبحن اللہ حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا

پر کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا جناب باری عزوجل کا جواز کذب ماننے والا کیونکر

بالاجماع کافر و مرتد نہو گا اب تو جانا کہ تمنے اپنی جہالت و وقاحت سے کفر و اسلام مین تمیز
نکی اور کفر خالص پر معاذ اللہ ائمہ دین مین نزاع ٹھہرادی سبحن اللہ یہہ فہم و فقاہت یہہ دین
و دیانت اور اسپر عالم رشید بلکہ شیخ مرید بننے کی ہمت ع آدمیان گم شدند ملک خرافت
گرفت ۞ ذرا یہہ مقام یاد رکھیے کہ آپکو خاتمہ مین اس سے کام پڑتا ہے واللہ المستعان
علی ما تصفون ۞ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **تحقیق عاشر قاطعہ**
باہرہ زاہرہ قاہرہ آخرہ و اذ ہی من قرینتہا الاولے - اقول
و باللہ التوفیق ہنوز بس نہین اگرچہ علما اس مسئلہ خلف مین بلفظ جواز تعبیر کرتے ہین مگر عقل
صافی و نظر وافی نصیب ہو تو کھل جائے کہ وہ جس معنے پر خلف جائز کہتے ہین اوس معنی
نہ صرف جائز بلکہ بالیقین واقع مانتے ہین تو تمہاری زعم خبیث پر قطعا لازم کہ ائمہ دین کذب
الہی کو یقینًا واقع و موجود بالفعل جانتے ہین اس سے بڑھکر کفر جلی اور کیا ہوگا دلائل لیجیے
اولا ہم ثابت کر آئے کہ خلف و عفو انکے نزدیک متساوی ہین اور ایک مساوی کا وقوع
وقوع مساوی دیگر کو قطعا مستلزم خواہ تساوی فی التحقق ہو یا فی الصدق کہ اول کا تو عین
منطوق تلازم فی الوجود اور ثانی اوس سے بھی زیادہ ادخل فی المقصود فان الانفکاک فی
الوجود انفکاک فی الصدق مع شئے زائد لیکن عفو بالیقین واقع ابھی شرح مقاصد سے گزرا
جوزہ الاصحاب بل اثبتوہ تو ثابت ہوا کہ وہ علما جسے خلف وعید کہتے ہین یقینًا واقع اب تم خلف کو
اوس معنی ناپاک پر حمل کرتے ہو تو معاذ اللہ کذب الہی کے بالیقین واقع و موجود ہونے مین
کیا کلام رہا صدق اللہ تعالی فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی
الصدور بیشک آنکھین اندھی نہین ہوتین وہ دل اندھے ہوتے ہین جو سینون مین ہین
والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالی **ثانیا** تعیین تساوی سے قطع نظر بھی کیجیے تاہم آیہ کریمہ و یغفر ما
دون ذلک سے اونکا استدلال دلیل قاطع کہ خلف عفو سے خاص یا مباین نہین لاجرم
مساوی نہی تو عام ہوگا بہرحال وقوع مغفرت وقوع خلف اور تمہارے طور پر وقوع خلف
وقوع کذب کو مستلزم ہو کر کذب الہی یقینی الوقوع ٹھہریگا اور کیا گمراہون کے سر پر سینگ
ہوتے ہین **ثالثا** مختصر العقائد کی عبارت گزری کچھ دیر نہوئی جسمین خلف وعد کو محال لکھکر

وعید مسلمین کے بارے مین دیکھ لیجئے کیا لفظ لکھا یجوز ان تیرک الوعید نکھا بلکہ صاف صاف تیرک
الوعید مرقوم کیا پھر ثبوت مدعا مین کیا کلام رہا ر العا اون دلائل قاطعہ عقلیہ کے بعد
تمہاری سمجھ کے لائق قاطع نزاع ودافع شغب یہہ ہے کہ امام محمد محمد محمد ابن امیر الحاج حلبی
رحمہ اللہ تعالی انے اوسی حلیہ مین جواسی ردالمختار کی جس سے آپ ناقل اسمقام مین
ماخذ ہے صاف بتادیا کہ خلف وعید صرف عفو سے عبارت ہی اب آپ ہی بولیے آپکے
مذہب مین عفو بالیقین واقع ہے یا نہین اگر ہے تو وہی خلف ہی اور تم خلف کو اصل
کذب سمجھے تو اپنے خدا کو یقینا کاذب کہہ چکے یا نہین حلیہ کی وہ عبارت یہہ ہی الدعاء المذکور
یستلزم انہ یجوز الخلف فی الوعید وظاہر المواقف والمقاصد ان الاشاعرۃ قائلۃ بہ لانہ لا یعد
نقصا بل جودا وکرما ولہذا مدح بہ کعب بن زہیر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم حیث قال نبئت ان رسول اللہ اوعدنی ✣ والعفو عند رسول اللہ مامول ✣
دیکھو صراحۃً مدح بالعفو کو مدح بخلف الوعید قرار دیا اسیطرح ختم بحث مین قول ابن نباتہ مصری
الحمد للہ الذی اذا وعد وفا واذا اوعد عفا کو اسی باب سے ٹھہرایا اب بھی وضوح حق مین کچھ
باقی رہا یہہ دوسرا مقام یاد رکھنے کا ہی کہ تمنے صراحۃً وقوع ووجود کذب الہی کو ائمہ
اہلسنت کا مذہب جانا اور ایسی کفر شنیع وارتداد فظیع کو اہلحق کا ایک اختلافی مسئلہ مانا
کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ۝ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ الواحد
القہار **بالجملہ** بحمد اللہ بحجج قاہرہ وبینات باہرہ شمس وامس سے زیادہ روشن وابین ہوگیا
کہ علما جس معنے پر خلف جائز مانتے ہین حاش للہ اوسے امکان کذب سے اصلا علاقہ نہین
اونکے نزدیک خلف بمعنی عدم ایقاع وعید بوجہ تجاوز وکرم ہے کہ عین عفو یا عفو کا مساوی
وملازم اور یہہ معنی نہ صرف جائز بلکہ باجماع اہلسنت بلاشبہہ واقع - رہا خلف بمعنی تبدیل
قول وتکذیب خبر جسکے جواز پر امکان کذب متفرع ہوسکے ہرگز ہرگز ان علما کی مراد نہ
عالم مین کوئی عالم اوسکا قائل بلکہ وہ بالاتفاق بیکزبان ویکدل اوس سے تبری وتحاشی
کامل کرتے اور کذب الہی کے استحالہ قطعی وامتناع عقلی پر اجماع تام رکھتے ہین اول سے
آخر تک اونکے تمام کلمات ومحاورات ووجوہ مناظرہ وطرق رد واثبات ہزار در ہزار طور سے

اس امر پر شاہد عدل و ناطق فصل کما قد ظہر علی کل ذی عقل اور امام ابن امیر الحاج نے توجیہ اللہ
یہہ امر باتم وجوہ منجلی کر دیا کہ خود جواز خلف کو راجح مانکر اس معنے ناپاک تراشیدہ مدعی بیباک کی وہ
تحکنی فرمائی جسکی غرب سے شرق تک خبر آئی یونہین امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین بانکہ
کلام امام ابو عمرو ابن العلاء قائل جواز خلف کی وہ کچھ تائید کی جو اوپر گزر چکی جب معنی تبدیل کی
نوبت آئی جسپر ان حضرت نے تفریع کی ٹھہرائی اوسپر وہ شدید و عظیم نکیر فرمائی کہ کج فہمی جاہلان پر
قیامت دکھائی اسی تفسیر مین فرماتے ہین الخبر اذا جوز علی اللہ الخلف فیہ فقد جوز الکذب علی
اللہ تعالی وہذا خطاء عظیم بل یقرب من ان یکون کفرا فان العقلاء اجمعوا علی انہ تعالی منزہ عن
الکذب ومعلوم ان فتح ہذا الباب یفضی الی الطعن فی القرآن وکل الشریعۃ اھ ملخصا یعنی جب خبر
خلف اللہ تعالی پر جائز رکھا جائے تو بیشک کذب الہی کو جائز ماننا ہوگا اور یہہ سخت خطا ہے بلکہ
قریب ہے کہ کفر ہو جائے اسلیے کہ تمام عقلا یعنی نہ صرف اہل اسلام بلکہ سمجھ وال کافر بھی اتفاق
کیے ہوئے ہین کہ باری تعالی کذب سے منزہ ہے اور معلوم ہے کہ اس دروازے کا کھولنا قرآن مجید
اور تمام شریعت مین طعن تک لیجائیگا) بس خدا کی شان ہی شان نظر آتی ہے کہ واضح روشن
ایمانی اجماعی مسائل مین مدعیان علم و دیانت و رشد و مشیخت اغوای عوام و تلبیس مرام کو یون
دیدہ و دانستہ کور مُفتری بنجاتے اور خوف خالق و شرم خلائق سبکو بالیدست سلام کرکے ائمہ
دین پر یون کھلے بہتان جیتے طوفان اوٹھاتے ہین ع چشم بازو گوش بازو این دکا
خیرہ ام در چشم بندی خدا ؎ ع فان کنت لا تدری فتلک مصیبۃ ؎ وان کنت تدری
فالمصیبۃ اعظم ؎ بس زیادہ کیا کہون سوا اسکے کہ اللہ ہدایت دے آمین **تتمہ تنبیہ** الحمد للہ
تحقیق ذروہ علیا کو پہونچی اور عیارون طرارون کی افترا بندی اپنی سزا کو اب صرف یہہ امر قابل
تنقیح رہا کہ جب خلف بمعنی تبدیل کے استحالہ پر اجماع قطعی قائم اور بمعنی مساوی عفو بالاجماع
جائز بلکہ واقع تو علمای مجوزین و محققین مانعین مین نزاع کس امر پر ہے **اقول** وباللہ التوفیق
وبہ العروج علے اوج التحقیق علی الخبیر سقطت ہان منشا نزاع اس اطلاق خلف کی تجویز ہے
مجوزین نے خیال کیا کہ خلف وعید معاذ اللہ کسی عیب و منقصت کا نشان نہین دیتا بلکہ
عفو و کرم پر دلیل ہوتا اور محل مدح و ستائش مین بولا جاتا ہے ولہذا جا بجا عرف عرب مین

اوسپر استناد کرتے ہین قال قائلہم ۔ وانی وان اوعدتہ او وعدتہ ۔ لمخلف ایعادی و منجز

موعدی ۔ وقال آخر ۔ اذا وعد السراء انجز وعدہ ۔ وان اوعد الضراء فالعفو مانعہ ۔

بنابران خلف وعید کی تجویز کی محققین نے دیکھا کہ یہہ لفظ معنی محال یعنی تبدیل مقال کو موہم

اور یہان ایہام محال بھی منع مین کافی کما نصوا علیہ فی مسئلۃ معقد العز ۔ اور اسکے ساتھ وقوع

نوع صرف مخلوق مین ہے خالق عزوجل کا اوسپر قیاس صحیح نہین لاجرم اس تجویز سے تحاشی کی

خلاصہ یہہ کہ آیاتِ وعید مین بنظر ظاہر عموم عدم وقوع ایک صورت خلف مین ہے اگرچہ بنظر

تخصیص و تقیید حقیقتِ خلف سے قطعًا منزہ مجوزین اسی خلف صوری کو خلف وعید سے

تعبیر کرتے اور اسی جائز رکھتے ہین کہ مفید مدح ہے اور محققین منع فرماتے ہین کہ موہم نقص

و قدح ہے ورنہ اگر خیال معنی کیجیے تو بلاشبہہ وہ جس امر کو خلف کہتے ہین قطعًا بالاجماع جائز

و واقع ولہذا علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شفای امام قاضی عیاض

مین مسئلہ خلف کو اہلسنت کا اتفاقی قرار دیا اور اوسمین خلاف صرف معتزلہ کیطرف نسبت کیا

حیث قال الوعید لایجوز تخلفہ عند المعتزلۃ لقولہم بانہ یجب علی اللہ تعالی تعذیب العاصی بظاہر کر

اس نسبت کا منشا وہی نظر معنی ہے کہ معنی مقصود مجوزین کے جواز مین واقعی اشقیای معتزلہ ہی کو

خلاف ہی اہلسنت مین کوئی اوسکا منکر نہین جسطرح معنی کذب و تبدیل کے بطلان و امتناع پر

اہلسنت بلکہ اہل اسلام بلکہ اہل ملل بلکہ اہل عقل کا اجماع ہے جسمین کسی فرقہ کا خلاف معلوم و

ظاہر نہین یہہ ہی بحمد اللہ محل نزاع کی تحریر انیق و تقریر رشیق والحمد للہ ولی التوفیق علی الہام

التحقیق وارشاد الطریق امام محقق مدقق علامہ حلبی نے اوسی حلیہ مین جواز خلف مان کر معنی

کذب و تبدیل سے وہ تحاشی عظیم فرمائی جسکی نقل بحث سابعہ مین گزری پھر تصریح مراد کی یون ارشاد

کی المراد بالوعید صورۃ العموم بالوعد من ارید بالخطاب مسئلہ جواز خلف مین وعید سے صورت

عموم مراد ہے کہ بظاہر حکم سب مخاطبون کو شامل نظر آتا ہے) یعنی تنہا الفاظ وعید پر نظر کیجیے تو

صاف یہی حکم معلوم ہوتا ہے کہ جو ایسا کرینگے سب سزا پاینگے پھر جبکہ بدلائل قاطعہ ثابت ہولا

کہ بعض کو نہوگی تو بظاہر وعید تخلف ہوئی حالانکہ وہ عموم صرف صوری تھا نہ حقیقی کہ حقیقت

مین عمومات وعید آیات مشیت سے مکتسب تقیید جنکا حاصل یہہ کہ ہم معاف نفرمائین تو سزا

ہوگی بس اسقدر محصل خلف ہی جسے معاذ اللہ کذب و تبدیل سے کچھ علاقہ نہین پھر اس مراد منصود کی تحقیق

فرما کر ارشاد کرتے ہین ثم حیث کان المراد ہذا فالوجہ ترک اطلاق جواز الخلف فی الوعد والوعید دفعا

لایہام ان یکون المراد منہ ہذا المحال یعنی جب معلوم ہولیا کہ جواز خلف سے صرف اسقدر مراد ہی نہ وہ کہ معاذ اللہ

امکان کذب کو راہ دی کہ کذب و تبدیل تو یقینا اللہ تعالے پر مستحیل تو مناسب یہی ہی کہ وعدہ

یا وعید کسیمین جواز خلف کا لفظ نہ بولین کہ اس سے کسیکو اوس معنی محال کا وہم نگزرے)

واقعی امام ممدوح کا گمان بجا تھا آخر دیکہیے نہ کہ اس چودہوین صدی مین جہال سفہا کو وہ وہم

گزرہی گیا والعیاذ باللہ سبحنہ و تعالے - پھر فرماتے ہین وانما وافقناہم علی الاطلاق لشہرۃ المسئلۃ

بینہم بہذہ الترجمۃ ونستغفر اللہ العظیم من کل ما لیس فیہ رضاہ ہمنے جو اس لفظ کے اطلاق مین علمائے

سابقین کا ساتھہ دیا اسپر باعث یہہ تھا کہ مسئلہ اونمین اسی نام سے شہرت رکھتا ہی اور ہم اللہ عزوجل

سے مغفرت چاہتے ہین ہر اوس بات کی جو اوسے پسندیدہ نہین) سفیہ جاہل دیکھے کہ اوسکے امکان

کذب کے شوشے کدہر گئے قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

فقیر غفر اللہ تعالے لہ نے بتوفیق المولے سبحنہ و تعالے اس مقام کی زیادہ تحقیق و تنقیح حواشی شرح

عقائد و شرح مقاصد و شرح مواقف پر ذکر کی اگر مخافت تطویل نہوتی اون نفائس جلیلہ کو زیور گوش

سامعین کرتا و فیما ذکرنا کفایۃ والحمد للہ ولی الہدایۃ غرض اس مقدار سے زائد کسی امر کو محل نزاع ٹھہرانا

خود اونکے مقتضائی کلام و مقال و تمسک و استدلال سے جدا پڑنا اور توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ

کرنا اور اونکے اجماعیات قاطعہ سے منکر ہونا اور ان مہالک شنیعہ و قبائح فظیعہ کا اونکے ذمے

باندھنا ہی جنسے وہ ہزار جگہ بتصریح صریح تبری کرتے ہین اور واقعی بحمد اللہ بارہا دیکھا ہے کہ ائمہ

اہلسنت مین جو مسئلہ اصول مختلف فیہ رہا ہے اگرچہ بعض ناظرین ظواہر الفاظ سے دہوکا کہا گئے

مگر عند التحقیق اوسکا حاصل نزاع لفظی یا ایسی ہی کسی ہلکی بات کیطرف راجع ہوا ہے پھر ایک فریق

کے دوسرے پر الزامات حقیقۃ اپنی معنی مراد پر الزام ہین جس سے دوسرے کا ذہن خالی نہ اوسکی

مراد سے انھین تعلق نہ اسی دیکھکر کوئی عاقل یہہ وہم کر سکتا ہی کہ وہ امر جسکا الزام دیا گیا فریقین

مین مختلف فیہ ہی بلکہ یہہ تو عامہ نزاعات حقیقیہ معنویہ مین بھی نہین ہوتا چہ جائے صوریہ و لفظیہ

الزام اوسی امر سے دیتے ہین جسکا بطلان متفق علیہ ہو مختلف فیہ سے مختلف فیہ پر احتجاج یعنی چہ خصوصا

جبکہ ایک امر مین اختلاف دوسرے مین تنازع کی فرع ہو کہ اس تقدیر پر فرع سے الزام صادرہ علی المطلوب ہے
یہہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل کہ طرف مقابل سخت ابلد وجاہل۔ خیر بات دور پہونچی نظائر لیجیے مثلاً
ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق امام عارف باللہ حارث محاسبی و جعفر بن حرب و عبد اللہ بن کلاب
و امام المتکلمین عبد العزیز مکی و ائمہ سمرقند اول کے قائل اور اسیطرف امام ہمام ابو الحسن اشعری قدس
سرہ مائل بلکہ اسی پر امام الائمہ سراج الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نص شریف دلیل کامل
اور امام عماد السنہ احمد بن حنبل وغیرہ جماعت محدثین سے قول ثانی منقول اور یہی ائمہ بخارا و من وافقہم
کے نزدیک مختار و منصور و معتمد و مقبول اسپر ائمہ سمرقند و بخارا مین نزاع کو جو طول ہوا مخفی نہین انہون
نے اونپر مخلوقیت قرآن کا الزام رکھا اونہون نے انپر نامخلوقیت افعال عباد کا طعن کیا
اور حقیقت دیکھیے تو بات کچھ بھی نہین اپنی اپنی مراد پر دونون سچ فرماتے ہین ایمانِ مخلوق
بیشک مخلوق کہ مخلوق و صفاتِ مخلوق سب مخلوق اور ایمان کہ صفت خالق عزوجل ہے
جسے اسمائے حسنےٰ سے اسم پاک مؤمن دلیل یعنی اوس ملک جلیل جل جلالہ کا ازل مین اپنے
کلام کی تصدیق فرمانا وہ قطعاً غیر مخلوق کہ خالق و صفات خالق مخلوقیت سے منزہ بلکہ اقرہ
الفاضل العلامۃ کمال الدین بن ابی شریف القدسی فی المسامرۃ شرح المسایرۃ اب کیا کوئی احمق
جاہل اس نزاع کو دیکھکر یہہ گمان کریگا کہ بعض صفات خالق کا مخلوق یا بعض افعال مخلوق کا
نامخلوق ہونا ائمہ اہلسنت مین مختلف فیہ ہے حاشا و کلا یونہین مسئلہ زیادت و نقصان ایمان
کہ قدیم سے مختلف فیہا امام رازی وغیرہ بہت محققین اسے بھی نزاع لفظی بتاتے ہین
منح الروض مین ہے و ذہب الامام الرازی و کثیر من المتکلمین الی ان ہذا الخلاف لفظی راجع الی
تفسیر الایمان پھر کہا ہذا ہو التحقیق الذی یجب ان یعول علیہ اسیطرح اور مسائل پائیے گا
اگر اسپر حمل کیجیے جب تو امر نہایت ایسر مجوزین یعنی مساوی عفو لیتے ہین اور مانعین بمعنی تبدیل قول
تو دونون سچ کہتے ہین اور دونون اجماعی باتین مگر فقیر نے بحمد اللہ جو تنقیح مناط کردی اوسپر نزاع بھی
معنوی رہی اور قول مانعین کا محقق و راجح ہونا بھی کھلگیا اور جہالت جاہلین کا علاج بھی بحمد اللہ
بروجہ کافی ہو گیا ذٰلک من فضل اللّٰہ علینا و علی الناس و لکن اکثر الناس لا یشکرون ۰
اللّٰہم لک الشکر الابدی و المن السرمدی و الحمد للّٰہ رب العٰلمین ۰ تسجیل جلیل

وتکمیل جمیل - **اقول** و باللہ التوفیق مدعی جدید بیچارے کی حالت نہایت قابل
رحم ہے غریب نے امام الطائفہ کی بات بنانے کو عقل و دیانت کو پان رخصت دیا اپنے رب کو
جیسے نبی لائق کذب کر دینے کا ذمہ لیا ائمہ امت و سادات ملت پر کھلی آنکھوں جیتا بہتان کیا
غرض لاکھ جتن کر چھوڑے مگر کال نہ کٹا یعنی امام کی پیشانی سے داغ ضلالت مٹنا تھا نہ مٹا
اگویا د ہو کہ اصل بات کاہے پر چھڑی تھی ذکر یہہ تھا کہ حضور پر نور سید المرسلین خاتم النبیین
اکرم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا مثل و ہمسر حضور کی جملہ صفات کمالیہ مین
شریک برابر محال ہے کہ اللہ تعالی حضور کو خاتم النبیین فرماتا ہے اور ختم نبوت ناقابل
شرکت تو امکان مثل مستلزم کذب الہی اور کذب الہی محال عقلی ﴿ منزہ عن شریک فی
محاسنہ ۞ فجوہر الحسن فیہ غیر منقسم ۞ اسپر اوس سفیہ نے جواب دیا کہ کذب الہی محال نہین
ممکن ہے کہ خدا کی بات جھوٹی ہو جائے اور اسپر جو ہذیانات بکے اونکی خدمتگزاری تو آپ
سن ہی چکے اب یہہ حضرت اوسکی حمایت مین خلف وعید کا مسئلہ پیش کرتے ہین یعنی اونکے
امام سے نئی نکلی بلکہ اوسکا قول ایک گروہ ائمہ کے موافق ہے ای سبحن اللہ ﴿ امامے چنین
مقتدیے چنان ۞ جہان چون نہ بیند بدیے چنان ۞ ای حضرت سب کچھہ جانے دیجیے مگر
یہہ آیہ کریمہ **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** بھی معاذ اللہ کوئی وعید ہے جسکے امکان
کذب کو جواز خلف پر متفرع کیجیے گا یہہ تو وعدہ ہے یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بشارت عظیمہ
کہ تمہین اس فضل جلیل سے مشرف کیا کہ تمہاری شریعت مطہرہ کو شرف ابدیت بخشا تم ناسخ ادیان
ہوئے تمہارے دین متین کا ناسخ کافی نہ آئیگا تم سب سے بلند و برتر ہی تم سے بالا کوئی ہوا
نہوگا اسمین خلف تو ہر طرح بالاجماع محال ہے پھر تمہارے امام کا کیا کام نکلا اور مخالفت اجماع
مسلمین و احداث بدعت منکرہ فی الدین کا داغ کیونکر مٹا ہان یہہ کہ اوسکی اور ساتھہ لگے تمہاری
عقل و دیانت کا کام تمام ہوا اسے کام نکلنا سمجھیے تو سمجھیے چاہے کام ہو جانا قسمت کا بدا کہ دین و
دیانت سے یون گئی گذری کیجیے اور امام بیچارے کی بات بھی نہ بنی نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم جبتک
الشئ یعمی و یصم ﴿ ذلیل و خوار و خراب و خستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ۞ جھک گئے
دین حق کا رستہ نہ اوس سے ملتے نہ ایسے ہوتے ۞ صدق القائل ﴿ اذا کان الغراب

دیں قوم کیا ۞ سہید بہم طریق الہالکینا ۞ الحمد للہ یہ بظاہر دس حجج باہرہ اور حقیقۃً **اکیس ۲۱**
دلائل قاہرہ ہیں کہ حجت رابعہ میں وجہ ۲ اور وجہ ۳ حجت سادسہ میں ثانیاً ثالثاً حجت تاسعہ و
عاشرہ دونوں میں ثانیاً ثالثاً ثالثاً رابعاً بالجملہ کے بعد عبارت امام رازی تنبیہ نبیہ میں
کلام امام حلبی یہ گیارہ مستقل حجتیں تھیں انہیں مدعی جدید پر اکیس کوڑے سمجھیے تو **بائیسواں**
تازیانہ یہ تسجیل جلیل کا ہوا اور سر کے سنو ملا کر **اکیس و بائیس کوڑے**
انہیں جمع رکھیے اور آگے چلیے کہ سائل کے بقیہ سوال کو اظہار جواب و تحقیق صواب کا انتظار
کرتے دیر گزری اب وقت وہ آیا کہ ادھر عطف عنان کروں اور بیان حکم قائل کے لیے سمند
برید تحقیق رفیع میں قدم دھروں واللہ الہادی وولی الایادی والصلاۃ علی حبیبہ سراج النادی

خاتمہ - تحقیق حکم قائل میں

اقول وباللہ التوفیق اللہم غفرانا من الضلال والکفر اجابت برادر یہ پوچھتا ہے کہ انکا یہ عقیدہ کیسا اور انکے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے یہ پوچھ کہ ان امام و ماموم پر ایک جماعت ائمہ کے نزدیک کتنی وجہ سے کفر آتا ہے حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز انکی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ انکی بدعت و ضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن و جلی نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لیے اصلا کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی نہ رہے فان الاسلام یعلو ولا یعلی مگر یہ کہتا ہوں اور بیشک کہتا ہوں کہ بلاریب ان تابع و متبوع سب پر ایک گروہ علماء کے مذاہب میں بوجوہ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ ذی الفضل الدائم غرض المقصود اس بیان سے یہ ہے کہ ان عزیزوں کو خواب غفلت سے جگاؤں اور اون کے اقوال باطلہ کی شناعت ہائلہ اونہیں جتاؤں کہ او بے پرواہ بے خبرو کس نیند سو رہے ہو گلا دور ہو نجا سورج ڈھلنے پر آیا گرگ خونخوار بظاہر دوست بنکر تمہارے کان پر تھپک رہا ہے کہ ذرا جھپٹتا ہو اور اپنا کام کرے جو پاؤں میں تمہاری بیجا ہٹ کر باعث اختلاف پڑ چکا ہے

بہت حکم لگانے چلے کہ یہہ بکریان ہماری گلے سے خارج ہین بھیڑیا کھائے شیر لیجائے ہمین کچھہ کام نہین اور جنھین ابھی تک تیر ترس باقی ہے وہ بھی تمہاری ناشائستہ حرکتون سے ناراض ہوکر اپنی خاص گلے مین تمہارا آنا نہین چاہتی ہیہات ہیہات اس بیہوشی کی نیند اندھیری رات مین جیسے چوپان سمجھہ رہی ہو واللہ وہ چوپان نہین خود بھیڑیا ہے کہ ذیاب فی ثیاب کے کپڑے پہنکر تمہین دھوکا دے رہا ہے پہلے وہ بھی تمہاری طرح اس گلہ کی بکری تھا حقیقی بھیڑیے نے جب سے اوسے شکار کیا اپنی سلطنت کا دیکر دھوکے کی ٹٹی بنالیا اب وہ بھی انکے دستگے کی خیر سناتا اور بھولی بھیڑون کو نکالکر لیجاتا ہے لبد اپنی حالت پر رحم کرو اور جہانتک دم رکھتے ہوان گرگ و نائب گرگ سے بھاگو جیسے بنے اس مبارک گلہ مین جسپر خدا کا ہاتھہ ہے کہ ید اللہ علی الجماعۃ اور اوسکے سچے راعی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہین آکر ملو کہ امن چین کا رستہ چلو اور مرغزار جنت مین بیخوف چرو ای رب میرے ہدایت فرما آمین

تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ سید العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جو کچھہ اپنی رب کے پاس سے لائے اون سب مین اونکی تصدیق کرنا اور سچے دل سے اونکی ایک ایک بات پر یقین لانا ایمان ہے ادامہ اللہ لنا حتے نلقاہ بہ یوم القیامۃ وندخل بہ بفضل رحمتہ دار السلام آمین اور معاذ اللہ اونمین کسی بات کا جھٹلانا اور اوسمین ادنی شک لانا کفر اعاذنا اللہ منہ بحفظہ العظیم ورحم عجزنا وضعفنا بلطفہ الفخیم انہ ہو الغفور الرحیم آمین آمین الہ الحق آمین پھر یہہ انکار جس سے خدا مجھے اور سب مسلمانون کو پناہ دے دو طرح ہوتا ہے لزومی و التزامی التزامی یہہ کہ ضروریات دین سے کسی شے کا تصریحًا خلاف کرے یہہ قطعًا اجماعًا کفر ہے اگرچہ نام کفر سے چڑے اور کمال اسلام کا دعوی کرے کفر التزامی کے یہی معنی نہین کہ صاف صاف اپنی کافر ہونے کا اقرار کرتا ہو جیسا کہ بعض جہال سمجھتے ہین یہہ اقرار تو بہت طوائف کفار مین بھی نہ پایا جائیگا ہمنے دیکھا ہی بہتیرے ہندو کافر کہنے سے چڑتے ہین بلکہ اوسکے یہہ معنی کہ جو انکار اس سے صادر ہوا یا جس بات کا اسنے دعوی کیا وہ بعینہ کفر و مخالف ضروریات دین ہو جیسے طائفہ تالفہ نیاچرہ کا وجود ملک وجن و شیطان و آسمان و نار و جنان و معجزات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والسلام سے اون معانی پر کہ اہل اسلام کے نزدیک حضور ہادی برحق

کفر لزومی و التزامی کا فرق

صلوات اللہ وسلامہ علیہ سے متواتر ہین انکار کرنا اور اپنی تاویلات باطلہ و توہمات عاطلہ کو لے مرنا نہ ہرگز ہرگز ان تاویلون کے تشوشے اونھین کفر سے بچائینگے نہ محبت اسلام و ہمدردی قوم کے جھوٹے دعوے کام آئینگے قاتلھم اللہ انی یؤفکون ۝ اور لزومی یہہ کہ جو بات اسنے کہی عین کفر نہین مگر منجر بکفر ہوتی ہے یعنی مآل سخن ولازم حکم کو ترتیب مقدمات و تتمیم تقریبات کرتے لے چلیے تو انجام کار اوس سے کسی ضروری دین کا انکار لازم آئے جیسے روافض کا خلافت حقہ راشدہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت جناب صدیق اکبر و امیر المؤمنین حضرت جناب فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما سے انکار کرنا کہ تضلیل جمیع صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کیطرف مؤدی اور وہ قطعا کفر مگر اونھون نے صراحۃ اس لازم کا اقرار نکیا تھا بلکہ اوس سے کمال تحاشی کرتے اور بعض صحابہ یعنی حضرات اہلبیت عظام وغیرہم چند اکابر کرام علی مولاہم وعلیہم الصلاۃ والسلام کو زبانی دعوون سے اپنا پیشوا بتاتے اور خلافت صدیقی و فاروقی پر اونکے توافق باطنی سے انکار رکھتے ہین اس قسم کے کفر مین علمائے اہلسنت مختلف ہوگئے جنھون نے مآل مقال ولازم سخن کیطرف نظر کی حکم کفر فرمایا اور تحقیق یہہ ہے کہ کفر نہین بدعت و بدمذہبی وضلالت وگمراہی ہے والعیاذ باللہ رب العلمین امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی شفا شریف مین فرماتے ہین من قال بالمآل لما یؤدی الیہ قولہ ویسوق الیہ مذہبہ کفرہ فکانہم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہم ومن لم یر اخذہم بمآل قولہم ولا الزمہم موجب مذہبہم لم یر اکفارہم قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ کفر بل نقول ان قولنا لا یؤول الیہ علی ما اصلناہ فعلی ہذین المأخذین اختلف الناس فی اکفار اہل التاویل والصواب ترک اکفارہم اھ ملخصا جب یہہ امر ممہد ہولیا تو اب ان امام و ماموم کے کفریات لزومیہ گنیے امام کے کفرون کا تو شمار ہی نہین اونے تو صرف نہین چند سطرون مین جو تنزیہ سوم مین اوس سے منقول ہوئین کفر لزومی کی سات اصلین تیار کین جنہین ہر اصل صدہا کفر کیطرف منجر اور اوسکا مذہب مان کر ہرگز ہرگز اونسے نجات نہ ملیگی والعیاذ باللہ العلی الاکبر **اصل اول** جو کچھہ انسان کرسکے خدا اپنی ذات کریم کے لیے کرسکتا ہے ورنہ قدرت انسانی بڑھ جائیگی (دیکھو بنا ہان اول) اس اصل کے کفرون کی گنتی نہین مگر ہین اوسیقدر شمار کردن

اور کُن آیا ہوں یقیناً قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے مذہب پر ۱ اوسکا معبود کھانا کھا سکتا ہے ۲
پانی پی سکتا ہے ۳ پاخانہ پھر سکتا ہے ۴ پیشاب کر سکتا ہے ۵ اپنا سمع روک سکتا ہے
۶ بصر روک سکتا ہے ۷ دریا میں ڈوب سکتا ہے ۸ آگ میں جل سکتا ہے ۹ خاک پر لیٹ سکتا ہے
۱۰ الٹا ٹونیر لوٹ سکتا ہے ۱۱ وہابی ہو سکتا ہے ۱۲ رافضی بن سکتا ہے ۱۳ اپنا نکاح
کر سکتا ہے ۱۴ اجماع کر سکتا ہے ۱۵ عورت کے رحم میں اپنا نطفہ پہونچا سکتا ہے ۱۶ اپنا بچہ
جنا سکتا ہے ۱۷ نیز اس اصل پر لازم کہ خدا خدا نہیں ۱۸ ہزاروں کروروں خدا
ممکن ہیں ۱۹ آیہ کریمہ واللہ خلقکم وما تعملون ۰ حق نہیں ان سب امور کا ثبوت
ہذیان مذکورہ کے ردوں میں ہدیہ ناظرین ہوا **اصل دوم** خدا کے لیے عیوب و
نقائص محال نہیں بلکہ مصلحت کے لیے اونسے قصداً بچتا ہے (ہذیان دوم) اس اصل کے کفر اصل
اول سے صدہا درجے فزوں جس سے لازم کہ اس بیباک کے مذہب ناپاک پر ۲۰ اہل اسلام
کے عامہ عقائد تنزیہ و تقدیس کہ اونکے نزدیک ضروریات دین سے ہیں سب باطل و بے
دلیل ۲۱ اس نامسعود کا وہمی معبود عاجز ۲۲ جاہل ۲۳ احمق ۲۴ کاہل ۲۵ اندھا
۲۶ بہرا ۲۷ ہکلا ۲۸ گونگا سب کچھ ہو سکتا ہے ۲۹ کھانا کھائے ۳۰ پانی پیے ۳۱
پاخانہ پھرے ۳۲ پیشاب کرے ۳۳ بیمار پڑے ۳۴ بچہ جنے ۳۵ اونگھے ۳۶ سوئے
۳۷ مر جائے ۳۸ مر کر پھر پیدا ہو سب کچھ روا ہے ۳۹ اللہ کی علم ۴۰ قدرت ۴۱ سمع
۴۲ بصر ۴۳ کلام ۴۴ مشیت وغیرہا صفات کمال کے ازلی ہونے کا کچھ ثبوت
نہیں ۴۵ تا ۵۰ انکے ابدی ہونے کا کچھ ثبوت نہیں ۵۱ اوسکی الوہیت قابل زوال
ان سب لزوموں کا بیان تازیانہ اول میں گزرا بلکہ ۵۲ خود اس اصل کا ماننا درحقیقت
بالفعل اللہ عزوجل کو ناقص جانتا ہے (دیکھو تازیانہ ۲) اور بیشک جو اللہ عزوجل کیطرف
نقص کی نسبت کرے قطعاً کافر۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہے من نفی او اثبت ما ہو صریح
فی النقص کفر اھ **اصل سوم** جن باتوں کی نفی سے خدا کی مدح کی گئی وہ سب خدا کے لیے
ممکن ہیں (ہذیان ۲) اسکے کفر بھی بکثرت ہیں قطعاً لازم کہ اس سفیہ کے طور پر ۵۳ اوسکے
معبود کی جورو ہو سکتی ہے ۵۴ بیٹا ہو سکتا ہے ۵۵ بھول سکتا ہے ۵۶ بہک سکتا ہے

۵۷ بعض اشیا اوسکے ملک سے خارج ہین الی غیر ذلک من الکفریات (دیکھو ت۵ تا ۸)
اصل چہارم صدق الٰہی اختیاری ہے (ت۲) اس سے لازم کہ سفیہ کے مذہب پر
۵۸ قرآن مجید مخلوق ہے جسکے کفر پر ۳۲ فتوے گزرے ۵۹ اوسکا معبود ازل مین کاذب
تھا ۶۰ اب بھی کاذب ہے ۶۱ کبھی صادق نہین ہوسکتا ۶۲ قرآن مجید کا جملہ جملہ غلط
ہے ۶۳ اللہ مخلوق ہے ۶۴ بلکہ محال ہے الی غیر ذلک وہ کفریات کثیرہ کہ مواضع متعددہ
مین جنکا الزام گزرا **اصل پنجم** علم الٰہی اختیاری ہے (تنبیہ بعد ت۳) اسپر لازم کہ
جاہل کے نزدیک ۶۵ علم الٰہی مخلوق وحادث ہے جسکے کفر پر فتواے امام اعظم رضی اللہ
تعالی عنہ گزرا ۶۶ اللہ تعالی ازل مین جاہل تھا ۶۷ جب چاہے جاہل بنجائے ۶۸ اللہ
حادث ہے ۶۹ قابل فنا ہے الی غیر ذلک **اصل ششم** کذب الٰہی ممکن ہے
اور یہہ ثابت کر آئے کہ اوسکا کلام نہ صرف امکان عقلی بلکہ امکان وقوعی بلکہ عدم استبعاد
عادی مین نص صریح ہے اور ۷۰ یہہ خود کفر ہے پھر اس تقدیر پر قطعاً یقیناً اوسکے ثبوت
سے یکسر امان مرتفع ۷۲ خدا کی خبر سے یقین مندفع ۷۳ اسلام پر وہ مطاعن جنسے جواب
ناممکن **اصل ہفتم** ۷۴ اللہ تعالی بندون سے چہرا چھپا کر بھلا بھلا کر آیات قرآنیہ جھوٹی کر
دے تو کچہہ حرج نہین (ت۳۰) ہیہات یہہ تو اوسنے صاف صریح کہا تھا مین متحیر ہون اسے
لزوم مین داخل کرون یا التزام مین پھر اسپر ۷۵ حشر نشر حساب کتاب جنت نار عذاب ثواب
کسی چیز پر ایمان نرہا کہ ہر خبر مین صاف صریح احتمال نقیض باقی تو یقین کیسا تو ایمان
کہان والعیاذ باللہ رب العلمین ہماری تقریرات سابقہ و تحریرات لاحقہ دیکھنے والا
اس امام نجدیہ کے کفریات لزومیہ کو صدہا تک پہونچا سکتا ہے بلکہ جسقدر اوپر مذکور
ہوئے وہ بھی یہان پورے نہ گنے گئے پھر بھی **معاذ اللہ پچھتر ۷۵ کفر** کیا کم ہین
پھر یہہ تو صرف ایک ہی قول پر ہین باقی کفریات تقویۃ الایمان و صراط مستقیم کی
گنتی ہی کیا ہے پھر وہ اقبالی کفر علاوہ رہے جو ایمان تقویۃ الایمان پر صراط مستقیم مین
اپنے کھلے پھر رہے ہین غرض حضرت کے کفریات لزومیہ واقبالیہ کی تفصیل کرتے فی کفر ایک
نقطہ اونکی قبر پر دیتے جایئے تو غالباً دم بھر مین ساری قبر کا مونہہ کالا ہو جائے یہہ اوسکی

سزا ہی کہ کفر و شرک دھری کرکے بیجا محض بلا وجہ سچے مسلمانون کو کافر و مشرک کہا
یہانتک کہ انکے طور پر صحابہ و تابعین سے لیکر شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب تک کوئی
کفر و شرک سے نہ بچا گویا حضرت کے نزدیک کفر امور عامہ سے تھا پھر یہہ خود اوسکے بچکر
کہان جاتے کہ گردکہ نیافت کما تدین تدان ۵ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را چندان
امان نداد کہ شب را سحر کند ۵ کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا
یعلمون ۵ اللھم احفظ لنا الایمان واعصمنا من شر الشیطان بجاہ حبیبک محمد سید الانس
والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ و شرف وکرم آمین والحمد للہ رب العالمین ج
اٰن امام صاحب پر چالیس ہی بلکہ ستر تازیانے اور پڑے گزرے تھے پچھتر یہہ ہوگئے کہ ایک جماعت
ائمہ کے نزدیک تم پچھتر وجہ سے کافر ہوا امام الطائفہ پر ایک ہی قول میں
ہوئے دو سو کوڑے یاد رکھیے اب مقتدی صاحبون کی طرف چلیے
انہین دیوبندی تقلیدنے تو دیوبندگی یعنی اوس امام غوی عوام کی پیروی سے قدم
آگے نہ بڑھایا یعنی کوئی ایسی نئی بات جسپر الزام کفر ہو انکی پیش کی جدید حصہ پایا ہو صرف نہین
احکام امام کا ترکہ پایا اور اونکی باقی خرافات لشدت اہمال قابل التفات اہل علم نہین تاہم
معرض بیان مین سکوت نامحمود لہذا بطور اجمال تعرض مقصود **قولہ** ہمارا اعتقاد یہی ہی کہ خدائی
کبھی جھوٹ بولا نہ بولے **اقول** یہہ زبانی اظہار محض بے بنیاد و ناپائدار کہ جب کذب ممکن
بلکہ جائز و وقوعی ہو جیسا کہ تمہارے امام کا مشرب تو ہرگز اس اعتقاد کیطرف کوئی راہ نہین بلکہ
صراحۃً ام تقولون علی اللہ ما لا تعلمون ۵ مین داخل ہونا ہی وہ تقریرین
کہ فقیر نے دلیل دوم تنزیہ دوم مین حاضر کین یہان بنہایت وضوح و انجلا جاری جنھین بحمد اللہ
اس اظہار باطل کی ذلت و خواری کی پوری ذمہ داری سجا ہی تو کذب الٰہی جائز رکھکر اپنے
اعتقاد پر دلیل تو قائم کرے اور جب نہ قائم کرسکے تو واضح ہو جائیگا کہ یہہ زبانی استمالت بھی صرف
خاطرداری عوام کے لیے تھی آخر اوسکا امام صراحۃً لکھ ہی چکا کہ خدا جھوٹ بول
لے تو کچھ حرج نہین اللھم انی اعوذ بک من اضلال الشیاطین والعیاذ باللہ رب العالمین
قولہ مگر بول سکتا ہی **اقول** انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب وکفی بہ

انما مبیناہ **قولہ** بہشتیون کو دوزخ اور دوزخیون کو بہشت مین بھیجدے **اقول**
قطع نظر اس سے کہ مومن مطیع کی تعذیب ہمارے ائمہ کرام ماتریدیہ اعلام قدست اسرارہم کی
نزدیک محال عقلی مسلم الثبوت اور اوسکی شرح فواتح الرحموت مین ہے امتناع تعذیب الطائع مذہبنا
معشر الماتریدیۃ فانہ نقص مستحیل علیہ سبحنہ وتعالی عقلا اہ ملخصا اور امام نسفی وغیرہ بعض علمانے
عفو کافر کو بھی عقلاً ناممکن جانا امام ابن الہمام مسایرہ مین فرماتے ہین صاحب العمدۃ اختار ان
العفو عن الکفر لایجوز عقلا اس قائل سے پوچھے انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کا جنھون نے
کبھی طاعت کے سوا کچھہ گناہ نکیا معاذ اللہ دوزخ مین جانا اور کافرون مشرکون کا جنت مین
آنا محال شرعی بھی جانتا ہے یا نہین اگر نہین تو اپنے ایمان کی فکر کرے اور علما سے اپنا حکم
پوچھہ دیکھے اور اگر ہان تو ممتنع بالغیر ہوا اور ممتنع بالغیر وہی جسکا وقوع ماننا کسی ممتنع بالذات
کیطرف منجر ہو ورنہ لزوم ممکن سے استحالہ ممکن محض ناممکن اب غیر کیا ہے یہی لزوم کذب
باری عزوجل تو اسی دلیل سے ثابت ہوا کہ کذب باری محال ذاتی ہے ای وہ بہوش ورود
نص کے سبب خلاف منصوص کو محال شرعی اسلیے کہتے ہین کہ اوسکا وقوع محال عقلی
یعنی کذب الہی کو مستلزم شرح عقائد مین ہے کو وقوع لزم کذب کلام اللہ تعالی وہو محال
شرح فقہ اکبر مین ہے قال اللہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعن ہذا النص
ذہب المحققون ممن جوزہ عقلا من الاشاعرۃ الی امتناعہ سمعا وان جاز عقلا ای والا لزم وقوع
خلاف خبرہ سبحنہ سبحن اللہ یہہ تو عقل وفہم اور الٰہیات مین بحث کا وہم **قولہ** توکسیکا اجارہ نہین
اقول یون تو تم اپنے امام کیطرف سے یہہ بھی کہہ سکتے ہو کہ اگر باری تعالی اپنے آپ کو
ناقص وملوث وعیبی بنالے توکسیکا اجارہ نہین اپنی ذات یا قدرت یا علم یا الوہیت کو فنا
کردے توکسیکا اجارہ نہین ظاہر ہے کہ ان محالات کے فرض پر بھی اوسپر کسیکا اجارہ ثابت نہوگا
کہ بے علاقہ ملازمت معقول نہین پھر اس نفی اجارہ سے ثبوت امکان کیونکر ہوا اور اگر یہہ
مقصود کہ ایسا کرے تو کچھہ حرج نہین اور بیشک عرف مین یہہ کلام اسی معنی کو مفید ہوتا ہے
تو محض غلط وباطل اور اجماع امت ونصوص قاطعہ کے خلاف بیشک کتنا بڑا حرج ہی کہ سارے
جہان کا سچا مالک معاذ اللہ جھوٹا ٹھہرے جسکے استحالے پر نصوص بیشمار سنتے آتے اور جلیہ کا

کلام تازہ گزرا اور شرح عقائد و شرح فقہ اکبر کی آوازین تو ابھی تمہارے کان مین گونجتی ہونگی
مگر ہان تمہارے نزدیک اللہ عزوجل کے جھوٹے ہونے مین کیا حرج ہوتا تمہارا امام تو صاف
کہہ چکا کہ اوس پاک بے عیب مین دنیا بھر کے عیب آسکتے ہین پھر انہیم بر علم اللہ ایمان و حیا شئ

قولہ اور یہی امکان کذب ہے۔ **اقول** محض تمہارا کذب ہے ہر ممتنع بالغیر محال بالذات کو مستلزم
اور باوجود اسکے خود ممکن بالذات ہوتا ہے اوسکا امکان ذاتی اوس محال کے امکان ذاتی کو
مستلزم ہوتا محال بالذات اور لم یہہ کہ انمین استلزام ہی عارضی تھا نہ ذاتی ورنہ محال بالذات ہوتا
نہ بالغیر یون تو لازم کہ باری تعالے و تقدس واجب الوجود نرہے یا تمام موجودات واجب بالذات
ہوجائین وجہ ملازمت سنیے زید آج موجود ہوا اوسکا اسوقت وجود علم الٰہی سبحنہ و تعالی امین تھا
یا نہین اگر نہین تو علم محیط باری جل و علا منتفی ہوا اور انتفائے علم کہ مقتضائے ذات ہی انتفائے
مقتضی کو مقتضی تو باری عزوجل معاذ اللہ معدوم ہوا اور اگر تھا تو اسوقت اوسکا عدم بھی ممکن
ذاتی تھا یا نہین اگر نہین تو زید واجب بالذات ہوا اور ہان تو اوسکا اسوقت عدم کہ ممکن
بالذات ہے عدم علم اور عدم علم عدم عالم کو مستلزم تو تمہارے طور پر عدم ذات ممکن تو باری
جل جلالہ واجب الوجود نہوا اب تو آپ کو اپنی جہالت پر یقین آیا واقعی تم بیچارے معذور ہو کہ
حقائق علوم و دقائق فہوم مین بیچاری گنگوہی تعلیم کا حصہ رکھا ہی نہ گیا ذرا کلمات علما پر نظر
کیجیے کہ آپ کو اپنی دانشمندی پر یقین کامل آئے علامہ سعد الدین تفتازانی شرح عقائد نسفی
مین فرماتے ہین ان اللہ تعالی لما اوجد العالم بقدرتہ و اختیارہ فعدمہ ممکن فی نفسہ مع انہ یلزم
من فرض وقوعہ تخلف المعلول عن علتہ التامۃ وہو محال والحاصل ان الممکن لا یلزم من فرض وقوعہ
محال بالنظر الی ذاتہ واما بالنظر الے امر زائد علی نفسہ فلا نسلم انہ لا یستلزم المحال شرح مقاصد مین
فرماتے ہین ان قیل ما علم اللہ او اخبر بوقوعہ یلزم من فرض وقوعہ محال وہو جہلہ او کذبہ تعالی
عن ذلک وکلما یلزم من فرض وقوعہ محال فہو محال ضرورۃ امتناع وجود الملزوم بدون اللازم
فجوابہ منع الکبری وانما تصدق لو کان لزوم المحال لذاتہ اما لو کان لعارض کالعلم او الخبر فیما
نحن فیہ فلا لجواز ان یکون ہو ممکنا فی نفسہ ومنشاء لزوم المحال ہو ذلک العارض غرض استحالہ
ناشیہ عن نفس الذات وعن خارج مین فرق نکرکے بعض نے استلزام عارضی مین بھی استحالہ

اقول

لازم بالذات سے استحالہ ملزوم بالذات کا حکم تو کیا جسکا محققین نے یون حل کر دیا مگر ایسی جگہ
امکان مستلزم سے امکان لازم مستحیل بالذات کا حکم آپہی کی عقل شریف کا حصہ خاصہ تھا کہ اوسکی
رد مین بھی علما کا وہ حل کافی و وافی ہوا بحمد اللہ مین اپنے علماے کیون استناد کرون آپ اپنی
ہی امام کا قول نہ سنیے اسی بحث کذب والی یکروزی مین کیا کہتا ہے اگر مقصود انیست کہ وقوع
مذکور بالفعل (جسے یہان اپنی بحث مین وقوع تعذیب مطیع و مغفرت کا فرض کیجیے) مستلزم
کذب ست پس آن مسلم ست و کسی دعوی وقوع مذکور بالفعل نکردہ واگر مقصود انیست کہ امکان
وقوع مذکور مستلزم کذب نصی ست از نصوص قرآنیہ پس آن نص را تلاوت باید کرد تا واضح گردد کہ
کدام نص بر نفی امکان وجود مذکور دلالت میکند واگر مقصود انیست کہ امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب ست پس ملازمت ممنوع ست زیرا کہ عدم وجود مذکور معلول صدق نص ست پس تحقق
عدم مذکور البتہ مستلزم تحقق امکان صدق نص مذکور ست و زوال عدم مذکور بالفعل مستلزم کذب ست
واما امکان زوال عدم مذکور پس مستلزم امکان زوال صدق نیست یعنی امکان وجود مذکور مستلزم
امکان کذب نیست چہ امکان زوال معلول مستلزم امکان زوال علت نیست والا لازم آید کہ
امکان زوال عقل اول مستلزم امکان زوال واجب باشد پس امکان زوال عقل اول ممتنع باشد
پس عقل اول واجب لذاتہ باشد حاصلش آنکہ تلازم درمیان علت و معلول در فعلیت وجود
و عدم ست نہ در امکان ذاتی والا لازم آید کہ واجب لذاتہ ممکن لذاتہ گردد چہ معلولات او ہمہ
ممکنات اند اہ ملخصا اگر اوسکی یہہ تقریر پریشان طویل الذیل جسمین اوسنے خواہی نخواہی ذراسی
بات کو بیگھون مین پھیلایا ہے تمھاری مقدس سمجھ مین نہ آئے تو اوسیکا دوسرا بیان مختصر
سنو اسی یکروزی مین لکھتا ہے اگر مقصود انیست کہ از وقوع ممکن ہیچگونہ محال ناشی نمی گردد
لا بالنظر الی ذاتہ و لا بالنظر الی الامور الخارجیۃ پس این مقدمہ ممنوع ست چہ برین تقدیر لازم می آید
کہ وجود ہر معدوم و عدم ہر موجود محال باشد زیرا کہ مستلزم محال ست یعنی کذب علم ازلی دیکھو
باوجود امکان ملزوم لازم کو محال مانتا ہے پھر تمھاری جہالت کہ تعذیب مطیع و عفو کافر کے امکان
سے امکان کذب پر استدلال کرتے ہو غرض حق یہہ ہے کہ یہہ نفیس استدلال کسی ایسی ہی مقدس
آدمی کا ہے جسے دیو جہالت کی بند و قید مین کبھی علم و فہم کی ہوا نہ لگی ہو واللہ الہادی حتیٰ یہہ تو

وہ تھے جنھون نے تقلید امام سے تجاوز نکیا تھا رہے امام عنید کے **مرید رشید**
انھون نے بیشک ہمت فرما کر دہ طرفہ ابکار افکار ہدیہ انظار فحول نظار کین یعنی یہی جواز
خلف کی تقریر نازنین جسکے باعث اونپر لزوم کفر کی تین وجہین اور بڑہین **اولا** وہ وجہ
نائل کر تمام مقلدان امام الطائفہ کو عموما شامل یعنی یہہ اوسکے قول مذکور جمیع اقوال کفریہ مین
مقلد اور بیشک جو کفریات مین تقلید کرے قطعا لزوم کفر سے حصہ پائے **ثانیا** ان حضرت نے
جواز خلف بمعنی کذب ائمہ دین کیطرف نسبت کیا اور ہم بدلائل قاطعہ مبرہن کر آئے کہ وہ جس معنی کو
خلف جائز فرماتے ہین اوسے قطعا جائز وقوعی بلکہ واقع ٹھہراتے ہین تو ان حضرت نے مولی سبحنہ و
تعالی کا کاذب بالفعل ہونا کہ قطعا اجماعا کفر خالص ہے ایک جماعت ائمہ دین کا مذہب جانا اور اوسے
اسقدر ہلکا سمجھا کہ ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ مانا اور اوسپر طعن کو بیجا بتایا اور اوس سے تعجب کا جہلا
ٹھہرایا اور بیشک جو شخص کسی عقیدہ کفر کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اعلام بقواطع الاسلام مین ہمارے
علماے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول او صدق کلام اہل الاھواء او قال عندی کلامہم کلام
معنوی او معناہ صحیح الخ فقیر نے اس مسئلہ کی قدرے تفصیل اپنے رسالہ مبارکہ قوامع الحدید علی خد المنطق
الجدید مین ذکر کی واللہ الموفق **ثالثا** الحمد للہ کہ علمائے سنت ان نئے جہلا کی جہالت فاحشہ سے
پاک نرالے اور انکے بہتانی خیالون شیطانی ضلالون پر سب سے پہلے تبرا کرنے والے مگر
انکی قوت واہمہ نے جو انہین امام الطائفہ کے ترکہ مین ملی ائمہ متقدمین مین جگہہ علما ایسے تراشے
جو کذب الہی کے جواز وقوعی بلکہ وقوع بالفعل کے قائل ہوئے تو وہ تراشیدہ علما ساختہ ائمہ
(جنکا ان جہال کے وہم وخیال کے سوا کہین وجود نہین) قطعا اجماعا کافر مرتد تھے اب انھون نے او
ذہنی موجودون یعنی مرتدون کو کافر نجانا بلکہ مشائخ دین وعلمائے معتمدین مانا تو انپر کفر وارتداد لازم
آنے مین کیا کلام رہا کہ جو کسی منکر ضروریات دین کو کافر نکہے آپ کافر ہے امام علامہ قاضی عیاض
قدس سرہ شفا شریف مین فرماتے ہین الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصارے والیہود وکل من
فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہم او شک قال القاضی ابو بکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی
کفرہم فمن وقف فی ذلک فقد کذب النص والتوقیف او شک فیہ والتکذیب والشک فیہ لا یقع الا من
کافر یعنی اجماع ہے اوسکے کفر پر جو کسی یہودی نصرانی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے

جدا ہو گیا کافر نکہے یا اوسکے کافر کہنے مین توقف کرے یا شک لائے امام قاضی ابوبکر باقلانی
نے انکی وجہ یہہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ و اجماع امت اون لوگون کے کفر پر متفق ہین تو جو انکے
کفر مین توقف کرتا ہے وہ نص شریعت کی تکذیب کرتا یا اوسمین شک رکھتا ہے اور یہہ امر کافر ہی سے
صادر ہوتا ہے) اوسمین ہے نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک او صحح
مذہبہم وان اظہر الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اظہر من خلاف
ذلک اہ ملخصا یعنی کافر ہے جو کافر نکہے اون لوگون کو کہ غیر ملت اسلام کا اعتقاد رکھتے ہین
یا اونکے کفر مین شک لائے یا اونکے مذہب کو ٹھیک بتائے اگرچہ اپنی آپکو مسلمان کہتا اور
مذہب اسلام کی حقانیت اور اوسکے سوا سب مذہبون کے بطلان کا اعتقاد ظاہر کرتا ہو کہ اوسنے
بعض منکر ضروریات دین کو جبکہ کافر نجانا تو اپنی اس اظہار کے خلاف اظہار کر چکا) آپکو یاد ہوگا
ان مدعیان جدید نا مہتدی ورشید پر اکسو بائیس کوڑے اور جوڑے آور انکے امام کا وبال
انہین کب چھوڑے کہ آخر یہہ اوسکے مقلد آور اوسکے اقوال کے پورے معتقد متعہد اجب ضرب
الغلام اہانۃ المولی تو ضرب المولی اہانۃ الغلام بدرجہ اولے بہرحال یہہ چھتر کوڑے جو امام الطائفہ
تازے پڑے آنکے حصے مین بھی یقینا جڑے ایکسو ستانوے ۱۹۷ ہوئے آور یہین خاص انکے دم پر سوا
تو اس مختصر رسالے سو جڑ جائے مین مدعیان جدید پر پورے دو سو ۲۰۰
کوڑون کی کامل بوچھار کذلک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون
مین جسطرح اس رسالے کا تاریخی نام سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح
رکھا یونہین ان تازیانون کا عدد درخواست کرتا ہے کہ اسکا تاریخی لقب دو صد
تازیانہ بر فرق جہول زمانہ رکھون بالجملہ آفتاب روشن کیطرح واضح
ہو گیا کہ ایک مذہب علمائے دین پر یہہ امام و مقتدی سب کے سب نہ ایک دو کفر بلکہ
صدہا کفر سراپا کفر مین ڈوبے ہوئے ہین وفی ذلک اقول ۵ فلکفر فوق کفر
فوق کفر ٭ کان الکفر من کثر و وفر ٭ کرومۃ فی نتن دفر ٭ تتابع قطرۃ من قعب کفر
معاذ اللہ اسقدر انکے خسار و بوار کو کیا کم ہے اگرچہ ائمہ محققین و علمائے محتاطین انہین کافر
نکہین اور یہی صواب ہے وہو الجواب وبہ یفتی وعلیہ الفتوی وہو المذہب وعلیہ الاعتماد وفیہ السلامۃ

وفیہ السداد امام ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی اعلام مین اعلام فرماتے ہین انہ یصیر مرتدا علی
قول جماعۃ وکفی بہذا خسارا (وہ ایک جماعت علما کے قول پر مرتد ہو گیا اور اسقدر خسران
وزیان مین بس ہے) والعیاذ باللہ خیر الحافظین پھر جبکہ ائمہ دین انکے کفر مین مختلف
ہوگئے تو راہ یہہ ہی کہ اگر اپنا بھلا چاہین جلد از سر نو کلمہ اسلام پڑھین اور اپنے مذہب نامہذب
کی تکذیب صریح اور اوسکے رد و تقبیح کی صاف تصریح کرین ورنہ بطور عادت کلمہ شہادت کافی
نہین کہ یہہ تو وہ اب بھی پڑھتے ہین اور اوسے اپنے مذہب کا رد نہین سمجھتے بحر الرائق
مین بزازیہ و جامع الفصولین سے ہی لو اتی بالشہادتین علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم
یرجع عما قال اور جسطرح اس مذہب خبیث کا اعلان کیا ہے ویسے ہی توبہ و رجوع کا صاف
اعلان کرین کہ توبہ نہان کی نہان ہے اور عیان کی عیان حضور پر نور سید یوم النشور
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین اذا عملت سیئۃ فاحدث عندہا توبۃ السر بالسر والعلانیۃ
بالعلانیۃ جب تو کوئی گناہ کرے تو فورا توبہ کر پوشیدہ کی پوشیدہ اور ظاہر کی ظاہر رواہ الامام
احمد فی کتاب الزہد والطبرانی فی المعجم الکبیر بسند حسن علی اصولنا عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ
اس سب کے بعد اپنی عورتون سے تجدید نکاح کرین کہ کفر خلافی کا حکم یہی ہے علامہ حسن شرنبلالی
شرح وہبانیہ پھر علامہ علائی شرح تنویر مین فرماتے ہین ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و
اولادہ اولاد زنا وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح پس اگر مولی سبحنہ
و تعالی ہدایت فرمائے اور اوسکے کرم سے کچھ دور نہین یعنی یہہ حضرات اپنے مذہب مردود سے
باز آئین اور علانیہ رب العلمین کیطرف توبہ لائین فاخوانکم فی الدین تمہارے دینی بھائی
ہین ورنہ اہلسنت پر لازم کہ اون سے الگ ہو جائین اونکی صحبت کو آگ سمجھین اونکے پیچھے
نماز ہرگز نہ پڑھین اگر نادانستہ پڑھ لی ہو اعادہ کرلین کہ نماز اعظم عبادات رب بے نیاز ہے
اور تقدیم و امامت ایک اعلی اعزاز اور فاسق مجاہر واجب التوہین نہ کہ بدعتی گمراہ فاسق فی الدین
والعیاذ باللہ رب العلمین فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے ان مسائل کی قدرے تحقیق و تفصیل اپنے رسالہ
النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید (۱۳۰۵ھ) مین ذکر کی علامہ ابرہیم حلبی غنیہ شرح منیہ مین فرماتے
ہین یکرہ تقدیم الفاسق کراہۃ تحریم وکذا المبتدع اہ ملخصا یعنی فاسق و بدمذہب کی امامت

مکروہ تحریمی قریب بحرام ہے جسکے سبب نماز کا پھیرنا واجب ہے یہہ حکم ہے و للہ الحکم والیہ
ترجعون ٥ والحمد للہ رب العلمین ٥ **التماس ہدایت اساس** ہے جاننا چاہیے
کہ فقیر کے اس رسالے پر حسب معمول سخن پروری و بحکم دستور تعصب و خود سری اگر بعض سلیم
خاطر ہیں شرمائینگی قبول و انصاف کو کام فرمائینگی تو بہت عنادی طبیعتین گرمائینگی جسکی
نزاکتین غصہ لائینگی جاہلی حمیتین جوش دکھائینگی تعصبی حمایتین ہمت پر آئینگی و حسبنا
اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم الکفیل یہہ سب کچھ قبول کہ کھسیانا عاجزونکا قدیمی معمول مگر
انما اعظکم بواحدۃ حق اسلام یاد دلاکر اتنا مامول کہ چند ساعت کے لیے تعصب و
نفسانیت کو راہ نہ دیں مثنی و فرادی تنہا یا دو دو صاحب بیٹھکر غور فرمائین اگر کلام خصم
حق و صواب ہو تو للہ حق سے کیون اجتناب ہو کیا قرآن نے نہ سنایا کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا
سیذکر من یخشی ٥ ویتجنبھا الاشقی ٥ اے میرے پیارے بھائیو کلمہ اسلام کے
ہمراہیو اگرچہ نفس امارہ رہزن عیارہ اور شیطان لعین اوسکا معین ولہذا خطا کا اقرار آدمی کو
ناگوار مگر واللہ واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم کی آفت سخت شدید
الیس منکم رجل رشید ٥ خدارا ذرا انصاف کو کام فرماؤ خلق کا کیا پاس خالق سے شرماؤ
کچھ دیکھا بھی کسپر امکان کذب کی تہمت دھرتے ہو کس پاک بے عیب میں عیب آسکنے کا
احتمال کرتے ہو الحکمۃ للہ ارے وہ خدا ہے سب خوبیون والا ہر عیب و نقصان سے پاک نرالا
ذرا اپنے گریبان میں مونھہ ڈالو جسنے زبان عطا فرمائی اوسکے بارے میں تو زبان سنبھالو اے
بے انصافو تمہین کوئی جھوٹا کہے تو آپے میں نہ رہو اور ملک جبار واحد قہار کا جھوٹا ہونا یون
ممکن کہو یہہ کون دیانت ہے کیا انصاف ہے اور پھر یہہ تہرا اصرار یہہ بلا اعتساف ہے اے
طائفہ حائفہ اے قوم مفتونو مانو تو ایک سہل تدبیر تمہین بتاؤن میرا رسالہ تنہائی میں بیٹھکر بغور
دیکھو اون **دو سو دلائل و اعتراضات** کو ایک ایک کرکے انصاف سے
پرکھو فرض کردم کہ دو سو میں استحالہ کذب الٰہی پر صرف ایک دلیل اور تمہارے خیال اور
تمہارے امام کے ہذیانی اقوال پر فقط ایک ایک اعتراض قاطع ہر قال و قیل باقی رہ گیا باقی
سب نے تمہین جواب دیدیا تو جان برادر احقاق حق کو ایک دلیل کافی اور ابطال باطل کو ایک

اعتراض وافی نہ کہ دلائل باہرہ اعتراضات قاہرہ صدہا سنو اور ایک نہ گنو دیکھین جانتی
بجاؤ کہ دلائل باصواب اور اعتراض لاجواب مگر یا تیری کی قسم توبہ کی آن بلکہ اولٰی تائید باطل کے
سکہ سامان تہہ تو حق پرستی نہوئی یا دبدستی ہوئی نشۂ تعصب مین سیاہ مستی ہولی پہر قیامت
تو آئیگی حساب تو نہو گا خدا کے حضور سوال و جواب تو نہو گا ای رب کبیر ہدایت فرما اور ان بجلی
آنکھون کو کچہہ تو شرما ؎ می توانی کہ دہی اشک مرا حسن قبول + ای کہ دُر ساختہ قطرۂ
بارانی را + اور یہین سے ظاہر کہ جو صاحب قصد جواب کی ہمت رکھین ایک ایک دلیل
ایک ایک اعتراض کا تفصیلی جواب سمجھکر لکھین تہہ نہو کہ ابقائی شیخت ترفع ندامت و تحریر
عوام جواب کے نام کو کہین کچہہ اعتراض باقی ہی اعراض تہہ کلام خصم کا رد نکریگا اور لنا
نہین پر صاعقہ بنکر گریگا کہ جب حجت خصم مٹا نسکے مذہب سے اعتراض ہٹا نسکے تو ناحق تکلیف
خامہ اوٹھائی تقویت سیاہی نامہ اوٹھائی اپنی ہی عجز کا اظہار کیا بطلان مذہب کا اقرار کیا
للہ کچہہ دیر تو حق و انصاف کی قدر سمجھو زنجیر تعصب کی قید سے سلجھو خار زار تکبر مین اتنا
نہ اولجھو افسوس کہ حق کا چاند جلوہ نما اور تمہارے نصیب کی وہی کالی گھٹا ہما نجی ہمایون
سایہ افگن اور تمہارا ناج وہی بال زغن ای سچے خدا سچ سے موصوف جھوٹ سے نرالے سچی رسول کی
سچی کتاب اوتارنے والے اپنے سچے حبیب کی سچی وجاہت کا صدقہ امت مصطفٰے کو سچی ہدایت
عنایت فرما صلی اللہ تعالیٰ علی الحبیب وسلم وعلی آلہ وصحبہ شرف وکرم بالحق الصادق و ملک
الکاذب ونہی الصدق عن تعاطی الکواذب قولک الحق وعدک الصدق ولک الحمد والیک
المصیر انک علی کل شیٔ قدیر وصلی اللہ تعالیٰ علی سید الصادقین محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین آمین امین الٰہ الحق آمین الحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ جو جز عجالہ باوجود کثرت
اشغال تحریر مسائل و ترتیب رسائل تیرہ دن کے متفرق جلسون مین مسودہ او تبییض دیکر
صاف و مبیضہ ہوکر دوازدہم ماہ مبارک و فاخر شہر ربیع الآخر روز ہمایون جمعہ ۱۳۰[illegible]ھ
ہجریہ علی صاحبہا الصلاۃ والتحیہ کو بہمہ وجہہ بدر سمای تمام و شمع بزم ہدایت انام ہوا
للہ الحمد والمنہ کہ آج اس مبارک رسالے سنت کے قبالے زنگ صدق جمانی
والے زنگ کذب گمانے والے سے علوم دینیہ مین تصانیف فقیر سے سنو کا عدد کامل

یا یا والحمد للہ وہاب العطایا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۰ ق

الحمد للہ رب العلمین ۰ والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد والہ وصحبہ

اجمعین سبحن ربک رب العزۃ عما یصفون ۰ وسلم علی المرسلین ج

ق الحمد للہ رب العلمین ۰

تمت وبالخیر عمت بعون من قال وقولہ الحق وتمت

کلمت ربک صدقا وعدلا لا مبدل لکلمتہ ج وھو السمیع العلیم ۰

الحمد للہ الذی بنعمتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلاۃ والسلام علی سیدنا ومولنا محمد سید

الکائنات وآلہ وصحبہ وامتہ ذمزہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین ۰

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری

عبد المصطفے احمد رضا خان

جلد ثانی سبحن السبوح کا مژدہ جانفزا اور دلاثانی رسالہ تقدیس کا ذکر دلکشا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وعلے آلہ وصحبہ اولے الفضل والجاہ فقیر سید عبد الکریم قادری

غفرلہ برادران دین ومحمد خان کلام رب العلمین کو گردن زنی بدعت و بطالت وتکبر شکنی اہل ضلالت کا مژدہ

[illegible]

تازہ سناتا اور قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا کے جلوہ مکرر کا منتظر بناتا ہے حضرت
عالم محقق فاضل مدقق حامی السنن ماحی الفتن فخر الاکابر وارث العلم کابرا عن کابر آستاذ استاذی
وملاذ ملاذی یا محمد و الرضا ایدہ اللہ و بالتقی و العلی ایدہ اللہ نے کہ رسالہ ابرائۃ و عجالہ بارعہ
بحول و قوت اللہ الصمد مطابق عدد اسم پاک احد صرف تیرہ روز مین تصنیف فرمایا اور دوازدہم
ربیع الآخر ۱۳۰۷ھ کو ماہ تمام سمای اتمام بنایا از انجا کہ رسالہ حقیقۃ ایک فتوی تھا کہ بجواب سوال مولنا بدر الحق
مکمل ہوا لہذا میرٹھ مین اونکے پاس مرسل ہوا اسکے بعد بھی مدت تک براہین ویکروزی کے سوا جنہین اس
رسالہ مین برا کہین دن روزی ہوا نہ کوئی تحریر مخالف یہان آئی نہ تبادل بحث کی خبر پائی مدام ممدوح
نے بنظر نفع ہر بزرگ و خرد کہ حلوا بتنہا نبایست خورد طبع رسالہ مین کلفت سعی سہی کہ بوجہ
عوائق ناکام رہی تسوا برس بعد وہ نافع بر ایا باستدعائی طبع واپس آیا ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ سے انوار محمدیہ مین
چھپنا شروع ہوا انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا چاند طلوع ہوا ادہر بذریعہ بعض احباب تمام الوہاب
رسالہ تلبیس الکبیر بغلط مسمی تقدیس القدیر نام زنگی کا فور کی سچی تصویر زیر نظر انور حضرت مولنا آیا جنکا
دین ارشاد فرمایا یہہ تہافت تحریر تناقض تقریر بشدت اضطراب و تقلب و انقلاب الہی ایکی رد و جواب
اور باکثار مکابرات و انکار بدیہیات و کمال سفاہات و جمال بلاہات کیا لائق توجہ و قابل خطاب حضرت
مولنا نے ساعت واحدہ مین اس رسالہ عجیبہ کے کمالات غریبہ وہ ظاہر فرمائی جنکے مشاہدون نے یقین دلائی
کہ مولف صاحب تمام تحریر کا ذب ہوش سے دور تھے یا نشہ مین چور رہا ہوائی ابنہبطہ کے زور مین معذور رہا تاہم مولانا
الہی بخش گنگوہی کے منظور ایک سہل سی بات تھی کافی اثبات و کاشف حالات کہ ذہوش بخاری
گھبراہٹ کی ماری بیت الحق سے گورکناری ص ۹ پر یون انکھی پکاری کہ جسکے امکان مین یہان گفتگو ہی یہہ
کذب ہرگز نہین اور ص ۱۰ پر یون تصریح مبین کہ سنیئو ہم پر ناحق تہمت ہی کذب باری کو ممکن ہی کون کہتا ہی چلیے
تم چھانولی مین سب گاؤ خورد سارا دفتر ہی دریا برد ہ نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہین سے + پسینہ پونچھیے
اپنی جبین سے + انصاف کیجیے ایسے زبون ناتوان عاجز پریشان سراسیمہ و حیران ترس کے مستحق
یا حملہ شیرانہ و نعرہ دلیرانہ سی قتل کے لائق پھر لطف یہہ کہ خود اسی رسالہ مین انھین لفظون کے جابجا
متصل کہ اسکے نزدیک کذب باری ممکن ص ۲ سائل نے سوال کیا کذب الباری کیسا ہی بعض کملا، (یعنی
میان رشید) نے فرمایا موجود بالامکان ص ۳ اسکا قول انکا امکان کذب باری تعالی بالاجماع محال ہے

اسمین کسکو کلام ہے گفتگو بالغیر و بالذات مین ہے دیکھی امتناع بالغیر مین امکان ذاتی کذب باری نہین بلفظ کی
تصریح وافی نیز مبلغ علم دیکھنی کو دیگ حضرات کا بھی چاول کافی جن عزیزون کو اتنی تمیز نہو کہ امکان
کذب محال ہان کر کذب محال بالغیر جانا کھلا قول بالمتناقضین وہ مقدس صورتین کیا قابل کلام و
خطاب عقلا مین پھر یہہ تقدیسیا تو ادنی درجہ کی اس سے اونچی چوٹی کی رسالہ شریفہ مین جا بجا ترشح ہوا ان
دانش والا مین ہے ۵ از فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ۔ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست + سستم
و فاحت بھری سر سے پاؤن تک سارا رسالہ اس تازہ اعجوبہ نو خیز کا پالا کہ کلام نفسی مین ہم بھی
کذب محال بالذات جانتے ہین حالانکہ کل تک کلام یقینا عام تھا ظ ۵ یہہ گر اب بھی عالم مانتے ہین ان
رسالہ مین بخوف الحق استحالہ ذاتی کذب نفسی کے بیشمار اقرار اور پردہ اوٹھا کر دیکھیے تو وہی ہینا
بازار جو دلیل جلوہ دکھاتی آئی نفسی ہی مین امکان سناتی آئی مذہب حق پر جو اعتراض
ڈھلا نفسی ہی مین امتناع رد کر چلا مزہ یہہ کہ براہ تقیہ کہتے یون جاتے ہین کہ کذب لفظی ممتنع بالغیر اور
ایک نہین دس نہین بیسون جگہ صاف جھلک دکھا جاتے ہین کہ وہ بھی بخیر ہے ۵ عیار ہو طرار ہو جو آج ہو
تم ہو ۔ بندی ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے + قسمت کی بدی قسمت مین بدی کہ جا بجا اپنی مو
اپنی ہی موٹھ لکھدی بحث السبوح مین حاجت اقامت دلائل ہوئی تھی کہ مجوزان خلف کا مذہب جواز
و قوعی تو اونکے کلام مین خلف بمعنی کذب لیکر اوسے سند بنانا اور اوسپر طعن بیجا بتانا اور رشید و خلیل کو
لزوم کفر آنا آب حضرت نے سب دقت اوٹھا دی ص ۱۴۵ پر قول مجوزین مین خلف نوع کذب بتا کر ص ۱۲۷
تصریح فرمادی کہ بعض یعنی مجوزان خلف جواز وقوعی کا اثبات کرتے ہین اور ص ۱۳۸ پر شرح مقاصد سی
اس مقصد پر سند بھی سنادی غرض کفر و ضلیل رشید و خلیل کی نیو جما دی پردہ حمایت مین اچھی سزا دی
سچ ہے ۵ اگر خصم جان تو عاقل بود + بہ از دوستداری کہ پاگل بود + گر قیامت ادا
دل چھینی والی تھی ص ۱۲۷ کی نئی زالی کہ خلف وعید مین دو احتمال مقدوریت و جواز وقوعی جواز وقوعی کا
بعض اثبات کرتے ہین پس سند زید (یعنی رشید و خلیل) کی مقدوریت ہے نہ جواز وقوعی کیا کہنا ہے اس
اونکی پس کا جھٹ نقیض کو نقیض پر ہوئی ٹھیکا بیان تو یہہ کہ زید بیچارے کا جس قول سے استناد اوسپر
جواز وقوعی مراد اور اوسپر یہہ پھڑکتی چمکتی تفریع نازنین کہ پس سند زید کی جواز وقوعی نہین سچ ہے
آدمی ہین ہی کیا جو اس ہی تو ہین سارا رسالہ ایسی ہی سفاہتون بلاتون سے جوش زن رسالہ

نہ کہیئے بلا و بلادت کی پنجلی بہن تناقض وہ نہیں کہ گنتی میں آئیں ہزار ہزار جگہ ہو جائیں
شتر ہائیں آپ ہی ٹھنڈے ہوں آپ ہی گر ہائیں پھر یہ نہیں کہ تناقض کرکے اوسی جگہ جم
جائیں۔ نہیں۔ موقع پائیں تو اوس سے بھی رم جائیں ؏ تناقض کے پیچھے تعارض کا
شور * تعارض کی رسم میں تناقض کی دُو * ہاں گنگوہی کے فوج میں تھمنا کہاں گنگا کی
سوج میں جمنا کہاں افترا کی شدت وہ گندہ بہار کہ ایک ہی سطر میں چار چار کی بوچھار آنا
کہ تنزیہ الرحمن پر افترا تھی کہ ائمہ ذیشان پر افترا ہے یہ کیسا ظلم کہ قرآن پر افترا ملک جبار
دیان پر افترا نہ اختلافی ہی مسائل میں اجماع کے دعوے کہ اختلافی تر کتوں میں اس ادعا کے
جلوے تحکم کا وہ جوش کہ ایک ہی قاعدہ خود وضع فرمائیں جب خصم کا داؤں آئے آنکھیں
دکھائیں خود مختل سفر کو سند بنائیں مفید خصم کو نامفید بتائیں تحریف کی حرفت وہ خرافہ
خصلت کہ جس کتاب کا جواب ہے اوسیکی عبارت میں قطع برید کا داب کج فہمی اور آپ کیا
سمجھے کیسی کج فہمی این نہ آن باشد کہ تو می فہمی قرو کج فہمی لقبوت وہمی کہیئے کو وہ تو
سنیں گنگوہ حسنین گنگوہ تو سمجھیں اندوہ سمجھیں اندوہ تو کہیں انبوہ کہیں انبوہ تو لکھیں
کنبوہ لکھیں کنبوہ تو پڑھیں کنکوا پڑھیں کنکوا تو یاد کریں کوا میرے قلم سے حاشا و کلا کوئی
کلمہ ہنسی سے نہ نکلا ایک بات دلیل سے کبھی ثابت ہو جائے جب تو سہی۔ تعنتات الٰہی
نہ اپنا کہا سمجھیں نہ خصم کا لکھا نہ اپنی دلیل نہ خصم کا مدعا نہ اپنا امام بیچارے کا کلام اور
بحث الٰہیات کا شوق مدام اس قطع مبارک پر علاقہ بندی کا ہے یہ صورت اور اتنے لمبے
دام ؏ ترا گفت کہ ای نازنین زپردہ برآ * بغمزہ برصف مردان شیر افگن زن * اور
شوخی و عیاری تو رگ رگ میں ساری کہ گر بدل جائیں چل کر مچل جائیں وقت بر
قبول ہو قع بر عدول کہیں دلیل میں پیوند لگا گئے کہیں دعوی میں رفو فرما گئے بات بنانے کو بدیہیات
سے بگڑ گئے ثبوت نہ بن پڑا تو چوکڑی بھر گئے جو دکھتی دیکھی اوس سے آنکھیں بند ایک ایک
فن میں سو سو فند اعتراض خصم سے طرز جواب نرالی عجاب انوکھی لاجواب صاف اعتراض قبول
فرمائیں قبول صریح کو جواب ٹھہرائیں جوش مکابرہ گزارش ہو چکا کہ مطلب کا پتا جب لدائیں
کا انکار بدیہیات کے ہاں چڑھی عقل کے بیل فی الحال ٹھہے کفریات کا جوش غارتگر ہوش

ایک ایک قول میں دس دس کفر قطار در قطار کہ جہاں تہ صفر صریح گستاخیوں سے پچھوڑا قرآن کو نہ
جبار قہار شدید السلطان کو نہ عرب کے چاند ملک دیان کو صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وعلی آلہ
وصحبہ وبارک وکرم غرض ع ای تو مجموعہ شرہا زکدامت گویم * رشد عزیز وعقل وتمیز و دین و
دیانت وصدق وصیانت سب سے جی بھر کر کٹی چھنی واہ جی رشیدی تو خوب ہی بنی اگر یہ خوف
ضلالت بے رایان ہوتو ایسوں سے کلام کیا شایان ہوتا صاحبو میری دراز نفسی پر غصہ نکیجیے جو کچھ
کہا ہی ایک ایک حرف کا ثبوت لے لیجیے ہان وہ کہان ہان وہ جلد ثانی سبحٰن السبوح ہے
ردو لاثانی تقدیس سبوح ہے جسکے بحمد اللہ طیار ہو جانیکا یہین آپ صاحبون کو مژدہ ورسا اسمین
یکم ان حضرات اور انکے اکابر کے بیس اقراروں سے ثبوت دیا ہی کہ آجتک کلام عام رہا ہی تخصیص حادث
نفسی حادث دبا و بڑی پر قول مردہ کی وارث دوم بدلائل ساطعہ ثابت کیا ہی کہ آب بھی حضرات کا دی
مدعا ہی سوم بحجج کثیرہ اثبات واظہار کہ امتناع بالغیر بھی انہیں ناگوار انکے مذہب پر لفظی ونفسی دونوں
کلام میں کذب باری نہ صرف ممکن ذاتی بلکہ وقوعی بلکہ واقع بلکہ دائم بلکہ واجب تعالی اللہ عن تقدیس
کاذب چہارم واضح کیا ہی کہ انکے مذہب پر کذب لفظی کا وقوع وقوع کذب نفسی کو مستلزم ہونا ممنوع دعوی
استلزام مغالطہ عوام نری عیاری ثبوت سے عاری پنجم انہیں کے اقراروں سے ثبوت دیا ہی کہ
کذب لفظی محال ہو یا ممکن مگر انکے طور پر کلام اللہ نفسی کا صدق ہر طرح ناممکن ششم چالیس دلیلوں سے
اس نزاکت تازہ کار دہ بین کہ معانی قائم بنفس باری نہیں ہفتم اکیس حجتوں سے اس زعم شنیع کا ابطال
مبین کہ صدق وکذب لفظی کا نفسی پر مدار نہیں ساری رسالہ حضرات کا منتہای خرافات یہی دو مقدمے تھے
کہ اکسٹھ دلیلوں سے اٹ ہوئے ہشتم بینات بینہ سے مبین کیا کہ امکان کذب لفظی مان کر
نفسی میں استحالہ محال ہا نہم مبینات بینہ سے مبین کیا کہ امتناع کذب نفسی جان کر لفظی میں امکان کی
کیا مجال دہم امکان پر ان صاحبون نے جو نئی برہان دی خلیلی رشیدی قدیمی جدیدی ایک ایک
اتہی تار یارے جڑ کے کہ محاسب کو گنتی مشکل پڑے یازدہم ابکار افکار تہ کار پر کار مذہب حق پر
جو اعتراض لیکر آئیں اونکی صد ہا سوال قطرات زلال رد وابطال سے جھلکتی تو ثائیں دوازدہم
ان حضرات نے بکمال حیا امکان پر جو ادعای اتفاق کیا اوسکی وہ گت بنائی کہ رو رو دیا سیزدہم بہر
خود استحالہ ذاتی کذب لفظی پر اجماع بتایا اور اوسی قاہر تقریروں نزاہر تنویروں سے ظاہر کر دکھایا

چاردہم خاص امتناع ذاتی کذب لفظی پر بکثرت دلائل ساطعہ دیے اور اجماعی تحقیقی الزامی تین قسموں پر
منقسم کیے پانزدہم ہر جگہ تحقیقات جلیلہ و تدقیقات جمیلہ و افادات عالیہ و ارشادات غالیہ کا وفور نور و نور
وفور ایسا نہیں کہ بیان مین سما سکے یا سننے سے اوسکا لطف آسکے ع ذوق این مے نشناسی بخدا تا نچشی ؛ باجملہ
بحول و قوت باری دعوی کیا جاتا ہے کہ طوائف وہابیہ خصوصا طائفہ مکذبہ کے رد مین
اس رنگ کی کتاب نفیس لاجواب دوسری نظر نہ آئیگی مگر آنکھین ہاں چشم دو بین مین ع گر مثل تو ہست ہم تو باشی
الحمد للہ جو بیان اوٹھانا نہایت کو پہونچانا جو نعرہ ہو جگر گداز جو حملہ ہو کوہ انداز مخالف بیچارے کی وہ حالت
کرنی جیسے شیر ژیان کے حضور ہاتھی ہرنی نہ شاخ و تاب کہ سامنا کرے نہ توان و تاب کہ چوکڑی بھرے ۵ رحم اوس ساعد
نازک پہ جسے اوسکے نصیب ؛ لائے ہون پنجہ مردان مین لچکنے کے لیے ؛ ذلک فضل اللہ یوتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ٥ والحمد للہ رب العلمین ٥ قصد یہہ تھا کہ رد نفیس رسالہ
تقدیس سبحن السبوح کا ذیل نافع اور اوسکے ساتھ چھپکر شائع ہو جب بحر زخار قلم موج خیز ہوا اور ابر دریا بار
قدم گہر ریز رسالہ پندرہ جز سے تجاوز کر چلا اور ہنوز لہر کو بس کا حکم نہ ملا نہ ابر محیط برس کر کھلا اودہر
طالبان حق و محبان اسلام خواص و عوام و علمائے کرام سبحن السبوح کے مشتاق قدوم نزدیک و دور سے
تقاضون کی دہوم لہذا رائے یہہ ہوئی کہ اس رسالہ کو جلد اول کیجیے اور جلد دوم کا مژدہ دیجیے الہی
جلد انتظار کو اوٹھا دے رفع دے اور دونون جلد سے مومنین کو نفع آمین آمین الہ العلمین وصلی اللہ تعالی
علی سید المرسلین محمد و آلہ و صحبہ اجمعین **التماس آخرین بخدمت مخالفین** حضرات اگر جواب
جلد اول کی جلد ہمت فرمائین بیکارات تقدیس کو رخصت فرمائین تخصیص حادث سے رجعت فرمائین
ہمت ہوش سے ملت فرمائین غیر شرزہ سے شکار چھینتے دریں پارہ شدہ نزاکتین پھر نہ پیش کرین
ورنہ کیا لطف ہوا کیا ہی محنت بھی جھیلی خرچ بھی کیا اور مضمون وہی کہ جلد دوم مین قبل ہو لیا تا کہ تقدیس
بیچاری اکیلی نہ رہے اوسکی دوسری بہن تلبیس بھی ہے جب بعون المولی سبحنہ و تعالی یہہ اسد اغبر گونجتا
آئیگا جب اسکا نعرہ جگر ہو بلا ئیگا یک گزدہ فاختہ کا مضمون دکھائیگا اب ایک شکار ہے جب دو پائیگا
یا ابناء الانہیتہ یا اہل الگنگوہ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ انشاء اللہ جلد دوم کا عہد بھی جلد آتا ہے
پھر یہی شیر کو وہی کیا ہی آگاہ کر دینا ہمارا کام آگے تم جانو تمہارا کام و ما علینا الا البلاغ فقد اعذر والحمد للہ العلی الاکبر وصلی اللہ تعالی
علی السید الاطہر نبینا الکریم الطیب الطاہر محمد و آلہ و صحبہ الغر آمین آمین والحمد للہ رب العلمین سلخ محرم الحرام [illegible]

تقریظ و تاریخ انطباع از نتائج افکار گہر بار مولنا مولوی محمد صادق صاحب مداح سلمہ الفتاح شاگرد غالب دہلوی

ای سچے خدا تیری سچی خدائی کی سچی تعریف زبان راست بیان کا راست کام ای میرے سچے مولی تیری سچی بھلائی کی
سچی توصیف قلم حق رقم کا حق ارقام تو سچا تیرا حبیب سچا تیرا دین سچا تیرے علما سچے تیرے بندے سچے اسکی
مخالف ملت کے سچائی میں جھوٹے مذہب کی نگاہ میں کچے جھوٹا وہ جو تیرا جھوٹ بولنا ممکن جانے
جھوٹا وہ جو تیرے حبیب کو جھوٹا مانے۔ جھوٹا وہ جو تیرے دین کو جھٹلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے
عالموں کو جھوٹا بتلائے۔ جھوٹا وہ جو تیرے بندوں کو جھوٹا کہے۔ ایسا جھوٹا سچے اسلام میں
کب داخل رہے تیری سچائی ومن اصدق من اللہ قیلا سے شہرہ آفاق۔ اوسکی جھوٹائی لعنۃ اللہ
علی الکاذبین کا مصداق ہر چند کاذبوں نے تجھے امکان کذب کا دھبا لگایا۔ مگر صادقوں نے
تجھے اصدق ہی ثابت کر دکھایا۔ جھوٹے نگونسار اور سچے سربلند۔ جھوٹے خوار اور سچے ارجمند

تیری سچائی کے قائل تیرے سچے بندے	تیری سچائی پہ مائل تیرے سچے بندے
جھوٹ ممکن جو ترا کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں آپ	ایسے جھوٹوں کو تو پن کا بھی ہے پھل ملتا پاپ

جھوٹوں نے جب تیری جھوٹائی کی جھوٹی باتوں سے جھوٹی راہ باندھی تیرے سچے بندے صادق سچے مداح
محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے تیری سچائی کی سچی غرض سے سچے مخبر صادق کے بہروسے تیری سچی توفیق کے
ساتھ سچی کمر ہمت باندھی جسکا سچا نتیجہ سچے عالم حقانی سچے فاضل ربانی سچے صاحب عرفان سچے
مولنا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب رضا بریلوی کے سچے رسالہ عجالہ **سبحن السبوح عن**
عیب کذب مقبوح سے حاصل جسکے ایک ایک سچے فقرے ایک ایک سچے جملے میں تیری
سچی ذات حق صفات کے سچائی شامل آب میں اوس سچی تالیف بیمثال کا قطعہ سال ختم کرتا
اور اپنے سچے خدا کی سچی خدائی کا سچا دم بھرتا ہوں

مولنا مولوی رضا صاحب نے	کیا ہی بطلان کذب باری لکھا
مصرع سال تو بھی لکھدے مداح	رد امکان کذب باری لکھا

۱۳ ھ

تمت

اخباریہ کی خبرگیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قول الطائفہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۶	گیا کیا	کیا گیا
〃	۱۷	کافی	کوئی
〃	۲۱	جہنی	چھینی
〃	۲۳	کاسنہ	کارستہ
۸۰	۱۹	مذاہب	مذہب
۸۲	۱۹	کعزریات	کعزیات
〃	۲۳	کردن	کردن جو
۸۶	۱۰	غیر	وہ غیر
۹۰	۲۱	کمر دو اس کی من	[illegible]
〃	۲۲	یوار	بوار
۹۷	۴	گنگوہی	گنگوہ

تمت

صحت نامۂ حواشی

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱	۱۴	ہوئے	بھی ہوئے
۹	۱	۱۲	تخفیق	تحقیق
۷	۲	۱	الناقض الوجود	المناقض الوجود
۱۰	۱	۵	بلبس خبا	بالبس فیہا
۳۳	۳	۲	او	ام
〃	۳	۳	کرو	کردو
۳۳	۲	۱	آن فر	اِنّ فرّ
〃	۸۵	۶	عندا	عند یا
〃	-	۷	مل	من
۳۱	۱	۵۹	[illegible]	[illegible]
۳۵	۲	۲۳	بچہ جنی ہوئی	بچہ بھی جنی ہوئی
۳۶	۱	۴	مفتری	مُفتری

صفحہ	حاشیہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۵	۱۱	سادالصمد وفات	[illegible]
۵۰	۱	۵	الاحاحۃ	الاحاطۃ
۵۲	۱	۲	وشی	وحشی
۶۳	۲	۵	فرادول	فسادول
〃	۳	۴	ریسان	عروسان
۴۶	۱	۳	تعوبت	تقویت
۸۵	۱	۳۰	ہوکا	ہوکلام
۸۷	۲	۹	لاجبلہ	لاجلہ
〃	〃	۱۱	لبثنا	لتستبشنا
۹۶	۲	۸	ضرورن	ضرورت